رجسٹرڈ نمبر ۳۷۷۔ جی

ماہنامہ خلافت راشدہ

شمارہ نمبر ۴ رمضان، شعبان، اپریل ۱۹۹۲ء جلد نمبر ۳

بیاد

شہید ناموس صحابہؓ مولانا حق نواز جھنگوی
بانی سپاہ صحابہؓ پاکستان

نگران اعلیٰ
ابو ریحان ضیاء الرحمن فاروقی

معاون ایڈیٹر
خالد عمران

سرکولیشن مینجر
عبدالغفار سلیم اعوان

مدیر معاون
مولانا محمد اعظم طارق

مدیر معاون
خطیب الرحمن شاکر

مجلس ادارت

○ مولانا رفیق الخلیل کراچی	○ محمد یوسف مجاہد و ڈاکٹر یٰسین چوہدری
○ قاری ملک محمد علی کراچی	○ مولانا محمد انور کلیم فیصل آباد
○ ایم آئی صدیقی	○ مولانا علی شیر حیدری خیرپور سندھ
○ مولانا سلطان محمود ضیاء	○ قاری شیر محمد منیر... و پیر محمد شاہ مظفر گڑھ
○ بشیر الحق پشاور	○ پروفیسر طاہر ہاشمی
○ جہانگیر شاہ کوہاٹ	○ قاضی اسرائیل گرنگی مانسہرہ
○ مولانا ضیاء الحق سرگودھا	○ مولانا غلام محمود اسلام آباد
○ طارق افضال چوہدری	○ عبدالواحد طوری دوبئی
○ قاری محمد طیب ہانگ کانگ	○ حافظ عبدالحمید برطانیہ

ظہیر الاسلام سعودی عرب ○ حاجی عبداللطیف نعمانی قطر ○ حاجی محمد رفیق طوری ابوظہبی

بدل اشتراک

فی شمارہ	۸/- روپے
سالانہ	۹۰/- روپے
بیرون ممالک کینیڈا، ہالینڈ	۱۵/- پونڈ
متحدہ عرب امارات	۵۰/- درہم
سعودی عرب	۵۰/- ریال

ایڈیٹر
انجینئر طاہر محمود

اس شمارے میں

۱۱	مولانا اعظم طارق کی کامیابی	واقف راز کے قلم سے
۱۷	سپاہ صحابہؓ کی کامیابی	خالد عمران
۱۹	سیدہ عائشہ صدیقہ	محترمہ انیس اختر
۲۱	تحریف قرآن	مولانا عبدالشکور لکھنوی
۲۵	خودمختار کشمیر	ڈاکٹر سبطین لکھنوی
۲۹	ضمنی انتخابات کی کہانی	ایڈیٹر انچارج
۳۳	حقنواز ایم این اے کیوں بننا چاہتا تھا۔	اقتباس
۳۶	شیعہ سے اخراج وصول کیا جائے۔	ط۔م
۳۸	الٹی ہوگئیں سب تدبیریں۔	شاہد چوہدری جھنگ صدر
۴۲	سعودی عرب میں مجلس شوریٰ کا قیام	حفیظ الرحمٰن قریشی
۴۵	الیکشن جھنگ	روبینہ انصاری
۴۸	جھنگ کے ضمنی الیکشن	محمد مظہر اقبال

اہم اعلان

مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کا خطاب

۱۸ اپریل ۱۹۹۲ء بروز بدھ بعد نماز عشاء
مدرسہ سراج العلوم تبی قیصرانی تحصیل تونسہ ڈی جی خان

۹ اپریل ۱۹۹۲ء بروز جمعرات تربیتی کنونشن سپاہ صحابہؓ ڈی جی خان

۲ مئی بروز ہفتہ بعد نماز عشاء۔ دارالعلوم جامعہ حنفیہ برکتی مارکیٹ گلبرگ لاہور

ترسیل زر اور خط و کتابت کا پتہ
ایڈیٹر ماہنامہ خلافت راشدہ "اشاعت المعارف" ریلوے روڈ فیصل آباد، پاکستان

انجینئر طاہر محمود نے اسود پرنٹنگ پریس فیصل آباد سے طبع کروا کر دفتر ماہنامہ خلافت راشدہ اشاعت المعارف ریلوے روڈ فیصل آباد سے شائع کیا۔

Scanned by CamScanner

عید الفطر تزکیہ نفس کا انعام

صالح محمد قریشی نواب شاہ سندھ

عید کی یہ خوشیاں جو ہمارے ارد گرد نظر آ رہی ہیں رمضان المبارک کے مقدس مہینے کے بعد آئی ہیں اس ماہ مبارک نے ہر مسلمان کو تزکیہ نفس اور خوف خدا دل میں پیدا کرنے کا ایک موقع فراہم کیا ہے پس مبارکباد کے مستحق ہیں وہ لوگ جنہوں نے اس موقع سے فائدہ اٹھایا اب اس پر خوشی منا رہے ہیں دراصل یہی وہ لوگ ہیں جن کے حصے میں عید کی حقیقی مسرتیں اور سعادتیں آئی ہیں عید آئی ہے اور ہر طرف خوشیوں کے موتی بکھیر کر چلی جاتی ہے خاص طور پر بچوں کے لئے عید کی مسرتیں کچھ زیادہ ہی دل چسپی کا سامان لے کر وارد ہوتی ہیں عید کے موقع پر بچوں کی پہلی دل چسپی کپڑوں کی تیاری اور انتخاب کے سلسلے میں دیکھنے کو ملتی ہے عید کے موقع پر ہر بچہ رنگ برنگی چمکدار کپڑے پہن کر بے حد مسرت محسوس کرتا ہے اسکے بعد بچوں کی دوسری دل چسپی عیدی سے متعلق ہوتی ہے۔

نئے نئے کپڑے پہن کر اپنے بڑوں کو بہت ہی مؤدبانہ انداز میں سلام کرتے ہوئے ان سے عیدی وصول کی جاتی ہے اور پھر یہ عیدی وصول کر کے زیادہ تر بچوں کا رخ میلے کی طرف ہو جاتا ہے جہاں انکو تفریح کا سامان میسر آتا ہے ان میلوں میں جھولوں اور دوسری رنگ برنگی دل چسپیوں میں بچے اپنا وقت اور جمع شدہ عیدی بڑی فراخدلی سے خرچ کرتے ہیں عید اور تہوار ہر اقوام کی زندگیوں میں داخل ہیں لیکن مسلمانوں کی عید اپنی کچھ خصوصیت بھی رکھتی ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ عید کا منانا محض ایک رسم ہی نہیں مذہبی فریضہ بھی ہے عبادت ہے۔ یہ ایک طرف چھوٹی موٹی خوشیاں حاصل کرنے کا ذریعہ ہے دوسری جانب اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی ایک سعی بھی ہے۔ ہماری عیدیں دوسروں کی طرح ناچ رنگ لہو و لعب اور ناشائستہ افعال و اعمال کی نہیں اس خوشی کا تعلق نہ شراب کے جام لنڈھانے سے ہے نہ جوئے کی بازیاں لگانے سے ہماری عید تو صرف یہ ہے کہ ہم عیدگاہ پہنچیں مسلمانوں کی اجتماعی شان و شوکت کا مظاہرہ کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور سربسجود ہو جائیں۔

یقیناً نئے اور اچھے لباس پاکیزہ معمولات و مشروبات آرائش و خوشبویات سیر و تفریح میلے ٹھیلے یہ سب بھی عید کا ایک حصہ ہیں لیکن اگر اس عید کو لباسوں کی عید بنا لیا جائے پیٹ اور معدے کی عید بنا لیا جائے مگر روح کی عید نہ بنایا جائے تو اسکا کوئی فائدہ نہیں یہ ٹھیک ہے کہ اس دن مسلمان کے لئے اچھے سے اچھا لباس اپنی استطاعت کے مطابق پہننا ضروری ہے لیکن یہ بات ہرگز پسندیدہ نہ ہوگی کہ ہم عید کے نام پر فضول خرچی اور اسراف کو اپنا شعار بنا لیں قرض لے لے کر جھوٹی مسرتیں حاصل کریں اپنی بڑائی منانے کے لئے خواہ مخواہ کی آن بان اور شان کا مظاہرہ کریں یہ تمام چیزیں عید کی مسرتیں نہیں دے سکیں البتہ روح و ذہن کو بیمار و غمزدہ کر دیتی ہیں یہ عید آپکو ایک اور اہم بات بھی یاد دلاتی ہے اور وہ یہ ہے کہ صرف اپنی ذات کے لئے خوشیاں حاصل کرنا ہی نہیں بلکہ دوسروں کے لئے بھی خوشی کا سامان پیدا کرنا چاہیئے یہ آپکے فرائض میں شامل ہے اگر آپ بڑے ہیں تو یہ عید چھوٹوں پر اظہار شفقت کے مواقع فراہم کرتی ہے اگر آپ دولتمند ہیں تو یہ عید آپکے دل میں غریبوں کی ضروریات کا خیال پیدا کرتی ہے عید کا دن ان لوگوں کے لئے نوید و انبساط ہے جنہوں نے پورا ایک ماہ روزے رکھ کر تزکیہ نفس کا مظاہرہ کیا جو اہل ایمان کے شایان شان تھا جنہوں نے روزے رکھے نمازیں پڑھیں صدقہ دیا زکوٰۃ ادا کی نادار رشتہ داروں محتاج پڑوسیوں یتیم بچوں، بیوہ عورتوں، نادار، مسافروں، اور لاچار غریب الوطنوں، مساکین اور حاجتمندوں کی امداد کی اعانت کی عید کا فطرانہ عید کا چاند ہونے سے پہلے یا نماز عید سے پہلے دیا تاکہ غربا، اور مساکین بھی عید کی تیاری کر سکیں عید دراصل ایسے ہی لوگوں کی ہے عید الفطر کا دن تمام مسلمانوں کے لئے بھائی چارے اور اتحاد و اخوت کا پیغام ہے عید ان لوگوں کی ہے جنہوں نے اپنے عمل سے یہ ثابت کر دیا کہ خالق کائنات صرف اور صرف خدائے بزرگ و برتر کی مقدس ذات ہے مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ عید کی نماز کے لئے جاتے وقت تمام راستے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد کا نعرہ پڑھ کر اظہار عبودیت کریں۔

جب شوق شہادت بھر آیا

(ممتاز بخاری پنڈ سلطانی)

شوق شہادت سے سرشار حافظ طارق شہید نے ۶۹ء کو تحصیل جنڈ کے نواحی گاؤں چھپڑی میں نور محمد ایک زمیندار کے گھر پیدا ہوئے۔

آپکا والد گرامی ایک نہایت ہی شریف اور نیک سیرت کا حامل سنی مسلمان ہے حافظ طارق محمود شہید نے پرائمری تعلیم اپنے آبائی گاؤں میں حاصل کی۔ مڈل تک تعلیم کے لئے نواحی شہر جنڈ میں زیر تعلیم رہے اور ۱۹۸۵ء میں نویں کلاس پاس کرنے کے بعد مدرسہ سراجیہ نظامیہ راولپنڈی میں داخل ہوئے۔ قرآن مجید ناظرہ پڑھنے کے بعد جہاں دس پارے حفظ کرنے کے بعد اپنے آبائی قصبہ جنڈ میں واپس آئے جامعہ سراج العلوم میں داخلہ لیا۔ جہاں آپ کو نہایت ہی قابل شفیق لائق اور محنتی استاد حضرت مولانا الحاج نواب الحسن اور قاری غلام مصطفےٰ جیسے عظیم استاد ملے جن سے صرف ایک سال کی مدت میں قرآن مجید حفظ کیا تا وقت شہادت حافظ طارق محمود شہید مدرسہ مذکورہ میں زیر تعلیم تھے دوران تعلیم دیگر تمام امور میں بھی حصہ لیتے رہے۔ سیاسی طور پر جمعیت علماء اسلام کے حامی تھے اور سپاہ صحابہؓ کے سرگرم رکن۔

۱۳ ستمبر بروز جمعۃ المبارک پورے ملک میں سپاہ صحابہؓ احتجاجی جلوس نکالنے کا پروگرام دے چکی تھی۔ جس کے تحت جنڈ شہر میں بھی ایک پرامن جلوس نکالا گیا۔ جس کی قیادت مولانا نواب الحسن اور مولانا محمد انور شاکر کر رہے تھے حافظ شہید بھی شریک ہوئے۔ جب پرامن جلوس جنڈ شہر سے ہوتا ہوا فاروق اعظم روڈ پر پہنچا تو جلسہ کی شکل اختیار کر گیا۔

دوران خطاب شرپسند شیعہ نے حسب عادت شہر کو بدامنی کے حوالے کرتے ہوئے جلسہ کے حاضرین پر اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی اسی دوران مولانا محمد انور شاکر، سعادت سلیمان، محمد خلیل، محمد نثار اور محمد طارق شدید زخمی ہوئے جبکہ حافظ طارق محمود موقع پر شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

Scanned by CamScanner

انتظامیہ سپاہ صحابہؓ سے تعاون نہ کرے؟

سپاہ صحابہ کے جنرل سیکرٹری کو رہا نہیں کیا گیا...

۴ مارچ کے ضمنی الیکشن میں سپاہ صحابہؓ پاکستان کے نائب سرپرست مولانا محمد اعظم طارق صاحب پاکستان کی قومی اسمبلی کے لئے بھاری اکثریت سے کامیاب ہوگئے۔ اور سرکاری امیدوار کو بدترین شکست سے دوچار ہونا پڑا۔ سپاہ صحابہؓ کے سرپرست اعلیٰ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے جمعہ کے خطبہ میں انکشاف کیا کہ ہماری معلومات کیمطابق وزیر اعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر وائیں صاحب نے جھنگ کی انتظامیہ کو ہدایت جاری کی ہیں کہ ایم این اے ایم پی اے جھنگ مولانا اعظم طارق اور سپاہ صحابہؓ کے کسی عہدیدار کی سفارش پر کوئی جائز کام بھی نہ کیا جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جھنگ کی انتظامیہ ہر جائز کام پر ٹال مٹول سے کام لے رہی ہے۔

سپاہ صحابہؓ پاکستان کے مرکزی جنرل سیکرٹری محمد یوسف مجاہد جو سپاہ صحابہؓ کی طرف سے الیکشن مہم کے انچارج بھی تھے۔ انہیں انتظامیہ نے الیکشن سے بارہ دن قبل امن مذاکرات کا بہانہ بنا کر گرفتار کر لیا تھا۔ آج ۲۸ مارچ تک پابند سلاسل ہیں۔ جناب یوسف مجاہد صاحب کی گرفتاری انتخابی دھاندلی کی بدترین مثال ہے۔ ایک اطلاع کیمطابق یوسف مجاہد کو جب گرفتار کرنے کا فیصلہ کیا گیا تو پوری انتظامیہ اسی تذبذب کا شکار رہی کہ انہیں کونسے مقدمہ میں بند کیا جائے۔ سابقہ ریکارڈ کھنگال کر چار سال پرانا "تعزیہ جلانے" کا مقدمہ ڈھونڈا۔ جس میں مجاہد صاحب کی گرفتاری ڈال دی۔ بعد میں پتہ چلا کہ یہ مقدمہ تو حکومت دو سال قبل واپس لے چکی ہے۔ تب راولپنڈی کے ۱۶ ایم پی او کے ایک کیس میں مجاہد صاحب کی گرفتاری ظاہر کر دی...... یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ الیکشن ۱۹۹۰ میں قومی اسمبلی کی کم از کم بیس سے زائد نشستوں پر آئی جے آئی کے ممبران کی کامیابی سپاہ صحابہؓ کی مرہونِ منت ہے۔

اس کے علاوہ پورے ملک میں سپاہ صحابہؓ نے آئی جے آئی کے سنی ممبران کا بھرپور ساتھ دیا...... اسکے باوجود نواز شریف حکومت نے سپاہ صحابہؓ کی قومی اور صوبائی اسمبلیوں کی نشستوں پر شب خون مارنے کی کوشش کی۔ الیکشن سے قبل سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں پر ظلم وجبر کے پہاڑ توڑے گئے۔ پابند سلاسل کارکنان کی ملاقاتوں پر پابندی لگادی گئی۔ مولانا فاروقی کی گاڑی پکڑ لی گئی......

یہ بات حکومت کے ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ یہ سب ہتھکنڈے سپاہ صحابہؓ کو اپنے مشن سے باز نہیں رکھ سکتے۔ قائدین قربانیاں دے چکے ہیں۔ اور کارکن تیار بیٹھے ہیں...... حکومت نے ظلم وجبر اور زیادتی کی روش ترک نہ کی۔ سپاہ صحابہؓ کے گرفتار کارکنوں کو رہا نہ کیا تو سپاہ صحابہؓ پاکستان پورے ملک میں حکومت کے خلاف سراپا احتجاج بن جائے گی۔

انجینئر طاہر محمود

Scanned by CamScanner

(واقف راز کے قلم سے)

قومی اور صوبائی اسمبلی کے لئے

سپاہ صحابہؓ کے جرنیل مولانا محمدؐ اعظم طارق کی شاندار کامیابی

مسلم لیگ سے معرکہ آرائی کی اندرونی کہانی

مولانا اعظم طارق پر مولانا فضل الرحمٰن اور مولانا سمیع الحق کا اتفاق سپاہ صحابہؓ کی کامیابی ہے۔

آغاز میں وزیر اعلیٰ پنجاب جناب غلام حیدر وائیں اور میاں شہباز شریف سے کیا بات چیت ہوئی؟

یہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۲ء کی بات ہے جب شام کو ٹیلی ویژن پر اعلان ہوا کہ جھنگ میں قومی اور صوبائی اسمبلی کے ضمنی انتخابات ۲۴ مارچ کو ایک ہی دن میں منعقد ہونگے۔

ایک نہایت معتبر حکومتی ذرائع کے مطابق وزیر اعلیٰ پنجاب اور جھنگ کی انتظامیہ یہ بات طے کر چکی تھی کہ اس مرتبہ ہر صورت میں سپاہ صحابہ کو قومی اور صوبائی نشستوں پر کامیابی سے روکا جائے گا۔

بلدیاتی انتخابات میں واضح کامیابی سے اگرچہ

حکومت نے قومی اسمبلی کیلئے حضرت خواجہ حمید الدین سیالوی کو امیدوار نامزد کرکے بریلوی، دیوبندی تنازعہ پیدا کرنے کی ناکام کوشش کی...؟

یہ بات محض قیاس آرائی اور خام خیالی تک محدود تھی تاہم اس سلسلے کی سب سے پہلی کڑی کے طور پر ضلع جھنگ کے بزرگ ایم این اے کے ذریعے حضرت خواجہ حمید الدین سیال شریف والوں کو قومی اسمبلی کی نشست کے لئے آمادہ کیا گیا۔

اس صورت حال کے پیش نظر اگر حضرت خواجہ صاحب جھنگ کی سیٹ پر نامزد کر دیئے جاتے تو کامیابی یا ناکامی تو بعد کی بات تھی۔ سپاہ صحابہؓ میں شامل بریلوی کارکن یقیناً انتشار کا شکار ہوتا اہلسنت کے دو مکاتب فکر کے مابین محاذ آرائی میں اہلسنت کے اکابرین کا آمنا سامنا تک پھر میں سپاہ صحابہؓ کے کاز کیلئے مہلک نتائج برآمد

کرتا۔ حکومت کی اس خطرناک سازش کا فوری نوٹس لینے کیلئے قائد سپاہ صحابہؓ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق فوری طور پر اسلام آباد سے اکوڑہ خٹک پہنچے۔ حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے فوری طور پر پریس کانفرنس کے ذریعے اعلان کیا کہ جھنگ کی سیٹ مولانا ایثار القاسمی شہیدؒ کی شہادت سے خالی ہوئی تھی۔ یہ جمعیت علماء اسلام کا حق ہے۔ اس پر مسلم لیگ کو اپنا آدمی کھڑا کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وزیر اعلیٰ سرحد کے ذریعے انہوں نے نہایت جرأت کے ساتھ جمعیت علماء اسلام کا مؤقف بروقت پیش کرکے حکومت پنجاب کی طرف سے بریلوی دیوبندی اختلافات کرانے کی گھناؤنی سازش کو ناکام بنا دیا۔

چند روز کے بعد حضرت خواجہ حمید الدین صاحب سے مولانا سمیع الحق صاحب کی ملاقات سے جو بات سامنے آئی اس سے ساری سازش سامنے آ گئی۔

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے آئی جے آئی کی باقی تمام جماعتوں کے سربراہوں سے مذاکرات کرکے مسلم لیگ کی ہٹ دھرمی اور ضد کا معاملہ پیش کیا۔ چنانچہ قاضی حسین احمد، غلام مصطفےٰ جتوئی نے جھنگ کی سیٹ کے معاملہ میں جمعیت علماء اسلام کے مؤقف کی تائید کی۔

جب پورے ملک کے اخبارات میں وزیر اعلیٰ پنجاب کیطرف سے مسلم لیگی امیدواروں

کے کھڑا کرنے کے اعلان پر کھلی تنقید ہوئی تو آئی جے آئی میں شامل ایک اہم جماعت کے لیڈر نے وزیر اعلیٰ پنجاب اور میاں شہباز شریف کو معاملہ کی سنگینی سے آگاہ کیا۔

دونوں حضرات نے قائدین سپاہ صحابہؓ سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی۔ اسطرح میاں شہباز شریف کے کوٹھی ماڈل ٹاؤن لاہور ۶ فروری شام چھ بجے کا وقت مقرر ہوا۔

قائدین سپاہ صحابہؓ نے ابتداء میں تامل کیا۔ تاہم مشورے سے یہ بات طے ہوئی کہ ملاقات میں اپنا مؤقف پیش کرنا ضروری ہے۔ اتمام حجت کیلئے قائد سپاہ صحابہؓ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق قائم مقام چیئرمین بلدیہ چوہدری سلطان محمود وقت مقررہ پر لاہور پہنچ گئے۔

مذاکرات میں وزیر اعلیٰ پنجاب کا اصرار تھا کہ قومی کی سیٹ مسلم لیگ کو دے دی جائے اور صوبائی پر سپاہ صحابہؓ اپنا آدمی کھڑا کرے۔ جبکہ قائد سپاہ صحابہ کا مؤقف یہ تھا کہ دونوں سیٹوں پر مولانا ایثار القاسمی کامیاب ہوئے تھے یہ انہی کی سیٹیں ہیں ان پر مسلم لیگ کا کوئی حق نہیں۔ لہٰذا اسے چاہیئے کہ ان سیٹوں پر اپنا آدمی کھڑا نہ کرے اور سپاہ صحابہؓ اور جمعیت علماء اسلام کے ساتھ تعاون کرے۔

میاں شہباز شریف اگرچہ ہر طرح مفاہمت کے حق میں تھے لیکن وزیر اعلیٰ چونکہ سپاہ صحابہؓ کی قوت کو ختم کرنے اور شہید کی سیٹ پر شب خون مارنے کا عزم کر چکے تھے۔ کسی طرح بھی نہ مانے اور مذاکرات کے درمیان ہی سے اٹھ کر چلے گئے۔

طے یہ ہوا کہ ایک دو دن کے اندر اندر سپاہ صحابہؓ سے رابطہ کرکے مناسب راستہ نکال لیا جائے گا۔

رات آٹھ بجے قائد سپاہ صحابہؓ واپس لوٹ آئے اسی روز رات ایک بجے میاں شہباز شریف نے مولانا سمیع الحق کو اکوڑہ خٹک فون پر بتایا کہ ۸ فروری کو اسلام آباد میں وزیر اعظم سے آپکی

یا اللہ مدد

مولانا
محمد اعظم طارق
کو شاندار کامیابی پر
مبارکباد
پیش کرتے ہیں۔

منجانب: مولانا محمد اکرم طوفانی جنرل سیکرٹری
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع سرگودھا

یا اللہ مدد

میں قومی اور صوبائی اسمبلی کے انتخابات میں

مولانا
محمد اعظم طارق
کی شاندار کامیابی پر
مبارکباد پیش کرتا ہوں

عبدالرحمٰن عباسی حقنواز شہید ہوٹل
خالد بن ولید روڈ نزد پی اے ایف کالج سرگودھا

یا اللہ مدد

جنرل الیکشن میں

مولانا
محمد اعظم طارق

کی شاندار کامیابی پر انہیں

مبارکباد
پیش کرتے ہیں

اُمید کرتے ہیں۔ کہ وہ اسمبلی میں
پہنچ کر اصحابؓ رسولؐ کی عظمت
اور دشمنان اصحابؓ رسولؐ کی مذمت
کے مشن کی تکمیل کیلئے آواز بلند کریں گے۔

منجانب صدیقی برادران جھنگ

Scanned by CamScanner

میٹنگ طے کر دی گئی ہے آپ وہاں جا کر جھنگ کی سیٹ کی بات کر سکتے ہیں۔

مولانا سمیع الحق نے کہا کہ سرکاری شریعت بل کے مسئلے پر میرا حکومت سے اصولی اختلاف ہے۔ جب تک غیر اسلامی دفعات شریعت بل سے حذف نہیں کی جاتیں۔ میں میاں نواز شریف سے ملاقات نہیں کر سکتا لیکن میں نے وزیر اعلیٰ سرحد اور وزیر اعلیٰ پنجاب صدر پاکستان اور وزیر اعظم کو ٹیلی گرام کے ذریعے مطلع کر دیا ہے کہ جھنگ کی دونوں سیٹوں پر جمعیت علمار اسلام کے آدمی کے مقابلے میں مسلم لیگ اپنا آدمی نہ کھڑا کرے۔ اس طرح جلسے حق کو زبردستی چھیننے کی کوشش کی گئی تو شدید ردعمل ہوگا۔

حکومت ان مذاکرات کے ذریعے ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہتی تھی۔ لیکن خدا کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ حکومت ہر صورت سپاہ صحابہ کو کچلنے کا مصمم ارادہ کر چکی تھی۔

حکومت ضمنی الیکشن میں ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہتی تھی۔

مولانا سمیع الحق کے اسلام آباد نہ آنے پر وزیر اعلیٰ پنجاب کو معقول بہانہ مل گیا حالانکہ ایک شخص جس کا کسی چیز پر حق ہے۔ اگر وہ موقع پر نہ پہنچ سکے تو کسی بھی دستور میں یہ نہیں ہوتا کہ اس کا حق دوسرے کیلئے جائز ہوگیا۔

مولانا اعظم طارق کو آئی جے آئی کے ٹکٹ میں رکاوٹ ڈالنے کے لئے ایرانی وزیر خفیہ طور پر پاکستان آیا۔۔۔۔

دنیا میں اگر کوئی اصول اور ضابطہ و قاعدہ نام کی کوئی چیز ہے تو یہاں تو کسی طرح بھی حکومت نے اس کا پاس نہیں کیا۔ جس سیٹ پر مولانا ایثار القاسمی شہید ہوئے یہ سیٹ ہر قاعدے اور خود آئی جے آئی کے فارمولے کے مطابق انہی کا حق تھا۔

لیکن وزیر اعظم پاکستان نے وزیر اعلیٰ کو مہرے کے طور پر استعمال کرتے ہوئے فیصلہ کیا کہ کسی طرح بھی سپاہ صحابہؓ کا نمائندہ قومی اسمبلی میں نہ پہنچ سکے۔ اطلاع ذرائع کے مطابق ایران کے ایک وزیر کا پاکستان کا خفیہ دورہ بھی اسی سلسلے کی کڑی تھی۔ بالآخر گھمسان کا رن پڑا اور مسلم لیگ اور جمعیت علمار اسلام (سپاہ صحابہؓ) ایک دوسرے کے سامنے آگئیں۔

مسلم لیگ نے شیخ محمد یوسف اور جمعیت علماء اسلام نے مولانا محمد اعظم طارق کو اپنا نمائندہ نامزد کر دیا۔ شیخ محمد یوسف صاحب ملک کے نامور ٹھیکیدار اور اعلیٰ درجے کے سرمایہ دار ہیں۔ انھوں نے مسلم لیگ کے فنڈ میں ۲۲ لاکھ روپے دیکر ٹکٹ حاصل کیا۔ اس سلسلے میں وزیر اعلیٰ کے مشیر اسلم بھروانہ نے نمایاں کردار ادا کیا۔

۸۵ء کے الیکشن میں صوبائی اسمبلی کا ممبر بن کر ۲۸ مہینے میں ایک مرتبہ بھی جھنگ کے عوام کو صورت تک نہ دکھانے والے شیخ یوسف جب سامنے آئے پرانی رقابتیں بے وفائیاں جھوٹے وعدے پر فریب گفتگو سامنے آگئی۔

وزیر اعلیٰ پنجاب نے ہر قیمت پر اپنا نمائندہ کامیاب کرنے کے لئے ۴۰ کروڑ روپے ترقیاتی فنڈ اور مختلف امور کے لئے این اے ۶۸ میں خرچ کرنیکا اعلان کیا۔

اس سلسلے میں وہ خود بھی ۲۰ فروری کو جھنگ آئے۔ ہیلی پیڈ پر اترتے ہی چاروں طرف سپاہ صحابہؓ کے پرچم کو دیکھکر گھبرا گئے ان پر سکتہ طاری ہوگیا۔

۱۶ فروری کو سپاہ صحابہؓ کے پہلے انتخابی جلسہ اور مولانا سمیع الحق کے تاریخی استقبال کی رپورٹ انکو مل چکی تھی۔ سپاہ صحابہؓ کے جلسے کے برابر عوام جمع کرنا تو مسلم لیگ کے بس میں نہ تھا۔ اسلئے ایک چوتھائی بھی وزیر اعلیٰ کے جلسہ میں ہجوم نہ دیکھ کر سپاہ صحابہؓ کا قوت اعلیٰ حلقوں میں زیر بحث آنا شروع ہوگئی۔

حضرت مولانا محمد اعظم طارق کے الیکشن میں ۱۶ فروری۔ ۲۰ فروری محلہ حنافیہ، ۲۲ فروری جھنگوی بازار ۲۸ فروری تالاب کمیٹی گراؤنڈ (اس جلسہ کے بارے میں قومی اخبارات نے لکھا کہ ۷۷ء کی تحریک کے بعد جھنگ میں اتنا بڑا اجتماع نہیں ہوا)

۲۹ فروری میاں زاہد سرفراز، یکم مارچ مولانا فضل الرحمٰن صاحب)

۲ مارچ کی ریلی بعد نماز عشاء (جھنگ صدر اور سٹی کے جلسے) تاریخ ساز پروگرام تھے۔

الیکشن میں قائد سپاہ صحابہؓ کے حکم سے دو ہزار سے زائد سینئر کارکن ملک بھر سے مرکز میں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے چاکنگ سے لیکر پولنگ اسٹیشنوں تک ہر جگہ قابل قدر خدمات سر انجام دیں۔

شیخ محمد یوسف کیطرف سے پنجاب کابینہ کے نصف سے زائد وزراء بجلی کے کھمبے سوئی گیس کے جعلی کنکشن، ملازمتوں کے بوگس آرڈر

حکومت نے چالیس کروڑ روپے کے منصوبے شروع کرنے کا اعلان کیا۔

تقرریوں کے وعدے لیکر گلی گلی پھر رہے تھے دلچسپ بات یہ تھی کہ جس گلی یا بازار سے کوئی وزیر گزرتا لوگ منہ پھیر لیتے تھے۔ بعض منچلے تو "سائیکل چور" کے آوازے کسنے سے بھی باز نہ آتے اس سلسلے میں وزراء کیطرف سے دھاندلی کا وسیع پیمانے پر پروگرام طے ہوا۔ جس کے بعد قائد سپاہ صحابہؓ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے اعلان کیا کہ اگر کسی وزیر نے دھاندلی کی کوشش کی تو وہ جھنگ سے زندہ واپس نہیں جائیگا۔

بس پھر کیا تھا۔ یہ بیانات جب قومی اخبارات میں شائع ہوئے تو وزراء سمیت پوری حکومت میں کھلبلی مچ گئی۔ ۱۵ لاکھ روپے کے عوض ۳۰ ہزار ووٹ جعلی ڈالنے کا سارا منصوبہ جو ایک سرکاری افسر اور میں پریذائیڈنگ افسروں کے مابین طے ہوا تھا۔ ناکام ہوگیا۔ وزراء کے منصوبے قائدین سپاہ صحابہ کے اعلیٰ تدبر، بروقت اخباری بیانات روزانہ تمام کمیٹیوں کی مکمل نگرانی فنڈ کی فراہمی۔ تمام معاملات پر خصوصی نظر نے انتخابات کا کٹھن مرحلہ آسان کر دیا۔

اگرچہ مولانا محمد اعظم طارق کی دستار ان کی

Scanned by CamScanner

محنت مؤثر تقاریر، گاؤں گاؤں، قریہ قریہ ملاقاتوں نے نمایاں کردار ادا کیا۔ ادھر محمد یوسف مجاہد کی خصوصی توجہ، چوہدری مختار احمد ایڈووکیٹ جو یوسف مجاہد کے بعد انتخابی امور کے انچارج تھے کی محنت شیخ حاکم علی صاحب کی مسلسل محنت اور چوہدری سلطان محمود، کی کاوشوں نے حیرت انگیز کامیابی عطا کی۔ تاہم حضرت مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی کا مرکز میں موجود رہ کر انتظامیہ، عدلیہ، چیف الیکشن کمشنر سے اسلام آباد میں رابطہ اور دھاندلی کے تمام دروازے بند کرنے کے لئے تمام متعلقہ افسران سے ملاقاتوں کا سلسلہ بیحد مفید رہا۔

۴ مارچ کے انتخابات میں ۲۲ فروری جھنگوی بازار میں قائد سپاہ صحابہ کی تقریر کے بعد باہمی رنجشوں اور بلدیاتی الیکشن کی رقابتوں کا سلسلہ ختم ہوگیا۔ اس تقریر میں کوئی ایسا شخص نہ تھا۔ کہ جس کی آنکھوں سے آنسو رواں نہ ہوں۔ اس تقریر میں قائد سپاہ صحابہؓ نے ۴ مارچ کے الیکشن کی غرض وغایت اور ۵۰ شہدا اور مولانا ایثار القاسمی اور مولانا حقنواز کی شہادتوں کا ذکر اس انداز سے کیا کہ سارا مطلع صاف ہوگیا۔ مجمع عام اور سٹیج پر موجود لوگوں کے رونے کی آواز نے پورے علاقے میں کہرام برپا کر دیا۔ لوگ دھاڑیں مار مار کر رو رہے تھے۔

الیکشن کے دوران جرنیل سپاہ صحابہؓ مولانا محمد اعظم طارق کی تقاریر نے نیا سماں پیدا کیا۔ نہایت اعلیٰ انداز میں جب وہ گفتگو کرتے تو دلوں کے دریچے کھل جاتے مخالفین بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے۔

ان کے چھوٹے بھائی مولانا محمد عالم صاحب نے نہایت خوبصورت انداز میں بڑے بڑے مجمعوں کو متاثر کیا۔

قائد سپاہ صحابہؓ کے ذمہ ایک ڈیوٹی دوسروں کو ساتھ ملانے اور روٹھے ہوئے بھائیوں کو منانے کی تھی۔ اس سلسلے میں انہوں نے میاں سلیم حشمت کو غیر مشروط حمایت میں آمادہ کیا۔ اس سے مسلم لیگ کی کمر ٹوٹ گئی۔ جوڑ توڑ کے ذریعے سے قائد سپاہ صحابہؓ نے کئی ناراض گروپوں کی کھلی حمایت حاصل کی۔

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن جو بعض وجوہ کی وجہ سے سپاہ صحابہؓ سے نالاں تھے۔ مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی نے انہیں اعتماد میں لیا ان سے چنیوٹ اور سرگودھا میں مذاکرات کئے۔ غلط فہمیوں کا ازالہ ہوا۔

اس سلسلے میں مولانا حفیظ الدین جھنگ اور چوہدری عبدالستار سرگودھا نے شاندار کردار ادا کیا۔

چنانچہ یکم مارچ کو حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب جھنگ تشریف لائے ان کے تشریف لانے سے جھنگ کے عوام میں خوشحالی کی لہر دوڑ گئی۔ مولانا فضل الرحمٰن کے ہمراہ حضرت میاں محمد اجمل قادری، حضرت سید امیر حسین گیلانی اور چوہدری شہباز احمد گجر بھی تھے۔

قائد جمعیت کی آمد نے سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں میں حوصلہ کی نئی لہر دوڑ آئی۔ انہوں نے بڑی وضاحت کیساتھ فرمایا۔ جمعیت علماء اسلام اور سپاہ صحابہؓ ایک ہے۔

ریل بازار جھنگ میں یکم مارچ کے عظیم الشان جلسہ میں خطیب پاکستان مولانا محمد ضیاء القاسمی کی شرکت بھی باعث مسرت تھی۔

لیکن اس غیر سیاسی پروگرام میں بھی وہ شریک نہ ہو سکے۔ حضرت الشیخ مکی کی قدر و منزلت کی وجہ سے ان کا درس حرم ہے۔ ان کو اسلام کا سفیر کہا جاتا ہے۔ انہوں نے ہمیشہ سعودی حکومت کے کارناموں سے اہل پاکستان کو آگاہ کیا وہ خالص مذہبی عالم، خطیب بے مثال اور نامور اسلامی سکالر ہیں۔ دنیا بھر میں ان کا اعلیٰ مقام ہے انہوں نے ہمیشہ اسلامی قوتوں کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

جھنگ میں ۴ مارچ کا وہ انتخاب جس کی طرف دنیا بھر کے مسلمانوں کی نگاہیں لگی ہوئی تھیں۔ شاید ہی دنیا کا کوئی ملک ایسا ہو جہاں سے اس الیکشن کے لئے مرکز جھنگ میں رابطہ نہ کیا گیا ہو خانہ کعبہ میں سینکڑوں آدمیوں نے اعتکاف کیا۔ حضرت الشیخ مولانا سیف الرحمٰن اور ان کے رفقاء نے رو رو کر مکہ میں دعائیں مانگیں۔ مدینہ منورہ میں ہزاروں افراد کئی روز اللہ کے حضور روتے رہے۔ پاکستان کا ہر سنی خواہ بریلوی، اہلحدیث اور دیوبندی نے کھل کر مولانا اعظم طارق کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

خطیب اہلحدیث قاری عبدالحفیظ صاحب آنکھ کے آپریشن کے باوجود ۲۸ فروری کے تاریخی جلسہ میں تشریف لائے۔ ان کے علاوہ اہلحدیث علماء کرام حضرت مولانا محمد عبداللہ سلفی،

بریلوی علماء دین حضرت قاری شفاعت رسول نوری، مولانا غلام عباس نوری بریلوی، قاری محمد رفیق سیالوی بھی انتخابی مہم میں ہمراہ تھے۔ علماء دیوبند کی تمام جماعتوں اور گروپوں نے کھل کر مولانا محمد اعظم طارق کا ساتھ دیا۔ ایک طرف ۴ کروڑ روپے وزراء کے ساتھ پوری حکومتی مشینری تھی۔ لیکن جھنگ کے عوام نے ۴ مارچ کو قومی اسمبلی میں ۸ ہزار اور صوبائی میں ۱۵ ہزار ووٹوں کی اکثریت سے مولانا اعظم طارق کو کامیاب کر دیا۔

حکومت کے تمام منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ دنیا بھر میں مسلم لیگ کی بدنامی ہوئی۔ دولت کے بل بوتے پر ضمیروں کا سودا کرنے والے

نقد رقم کے علاوہ لوگوں میں ہزاروں روپے کے چیک تقسیم کئے گئے۔

حضرت مولانا قاسمی صاحب چند روز قبل برطانیہ، سعودی عرب اور دوبئی کے ایک ماہ کے دورے سے واپس لوٹے تھے۔ آپ بیماری کے باوجود یکم مارچ کے جلسہ میں پہنچے اور اگلے روز بھی رات کے جلسہ میں شریک ہوئے۔ سپریم کونسل کے چیئرمین کی حیثیت سے انہوں نے تین روزانہ پریس کانفرنسوں کا اہتمام کیا۔

ان کے بیانات سے حکومت کی رہی سہی ساکھ ختم ہوگئی۔

۲۸ فروری فضیلۃ الشیخ حضرت محمد مکی صاحب نے نماز جمعہ پڑھانا تھی۔ لیکن حکومت کی مداخلت نے انکو زبردستی شرکت سے روک دیا۔ حضرت مکی صاحب پہلے بھی کبھی آج تک کسی سیاسی جلسہ میں شریک نہیں ہوئے۔ ۲۸ مارچ کا پروگرام بھی محض نماز جمعہ کا تھا

Scanned by CamScanner

ذلت و رسوائی کے گرداب میں گھر گئے۔

جھنگ کے حالیہ الیکشن میں حکومت کا چالیس کروڑ، شیخ یوسف کا ذاتی دو کروڑ اور سپاہ صحابہؓ کے مرکزی دفتر سے صرف ۲۵ ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ اشتہارات، جھنڈے، چاکنگ، گاڑیاں، جن پر چھ لاکھ روپے کا تخمینہ ہے ملک بھر کے مخیر حضرات کیطرف سے بطور معاونت خرچ کیئے گئے۔

یہ واحد الیکشن تھا، جسمیں حکومت کی بدنامی اتنی ہوئی کہ بقول بی بی سی ایسے معلوم ہوتا ہے کہ حکومت متزلزل ہو گئی ہے۔

پورا ملک حکومت کے خلاف یک زبان ہو چکا ہے۔ ہر ایک شخص کی زبان پر یہ تھا کہ شہید کی سیٹ پر حکومت کا آنا ہٹ دھرمی اور زیادتی ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اسی بدنامی کے باعث خفت مٹانے کے لئے میاں نواز شریف کی طرف سے بیان آیا ہے کہ مسلم لیگ اور سپاہ صحابہؓ کے مابین اختلافات پیدا کرنے والوں کیخلاف کاروائی ہو گی۔

۴ مارچ کو سپاہ صحابہؓ کی کامیابی نے حکومت کی بنیادوں کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔ بی بی سی کیمطابق سپاہ صحابہؓ آئندہ انتخابات میں بھی حکومت کے لئے بڑا خطرہ ثابت ہو گی۔

۴ مارچ کے الیکشن میں تقاریر سے بھی زیادہ جوش جس چیز نے پیدا کیا وہ شاعر اسلام طاہر جھنگوی کے ترانے اور نظمیں تھے۔ طاہر کی ولولہ انگیز نظموں نے پورے الیکشن کا سماں ہی بدل دیا تھا۔ ان کے ساتھ محسن جھنگوی کا پُرسوز کلام ہر گلی اور ہر کوچے میں گونجتا رہا۔ بہن خالد الرحمان کی کمپیئرنگ جنگ سے عہدہ کرتا ہے کتابی مہم میں بیگم حقنواز شہید اور بیگم ایثار القاسمی اور صباح ایرا اور جھنگ کی خواتین نے تاریخی خدمات انجام دیں۔ مولانا محمد اعظم طارق کی کامیابی کے بعد رات بارہ بجے جھنگ کے عوام سڑکوں اور گلیوں میں نکل آئے پوری رات جشن کا سماں رہا۔ لوگ خوشی سے پاگل ہو رہے تھے۔ جھنگ کے علاوہ پورے ملک میں مولانا اعظم طارق کی کامیابی پر مٹھائیاں تقسیم کی گئیں۔

> مشہور شاعر محسن جھنگوی کیطرف سے مولانا اعظم طارق کو عظیم کامیابی پر مبارکباد

جاں نثار پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ

مولانا سید احمد ثاقب تونسوی

جنگ احد (۷ شوال ۳ھ) سے ایک دن قبل سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دو جان نثار مدینہ منورہ میں کسی جگہ بیٹھے تھے اور دوسرے دن پیش آنے والے معرکے کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے یکایک ان میں سے ایک صحابیؓ نے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائے اور بارگاہ خداوندی میں یوں عرض پیرا ہوئے۔ الٰہی کل جب دشمن سے میری مڈبھیڑ ہو تو ایسا آدمی میرے مقابلے پر لا جو سخت جنگجو اور غضبناک ہو وہ مجھ سے لڑے اور میں اس سے لڑوں پھر مجھے اس پر غالب فرمانا کہ میں تیری راہ میں اس کو قتل کر دوں دوسرے صاحب نے انکی دعا پر آمین کہا۔ پھر خود ہاتھ اٹھا کر یوں دعا مانگی۔ اے اللہ میرے مقابلے میں ایسا آدمی لانا جو بہادر اور تند ہو میں اس سے لڑوں اور وہ مجھ سے لڑے یہاں تک کہ میں لڑتے لڑتے تیری راہ میں اس کے ہاتھ سے قتل ہو جاؤں پھر وہ میری ناک اور کان کاٹ ڈالے۔ جب میں تجھ سے ملوں اور تو مجھ سے پوچھے کہ تیرے ناک کان کیوں کاٹے گئے تو میں عرض کروں کہ اے اللہ تیرے لئے اور تیرے رسولؐ کے لئے۔ پھر میرے جواب پر تو کہے ہاں تو سچ کہتا ہے۔

اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے یہ عاشق زار جنکو راہ حق میں شہید ہونے کی اسقدر تمنا تھی۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن جحش اسدی تھے جو تاریخ میں المجدع فی اللہ (گوش بریدہ راہ خدا) کے لقب سے مشہور ہیں۔ معرکہ احد سے پہلے اس موقعہ پر دعا مانگنے والے انکے ساتھی حضرت سعد بن ابی وقاص تھے۔ دوسرے دن معرکہ رزم برپا ہوا تو حضرت عبداللہؓ اس والہانہ انداز سے لڑے کہ سر پیر کا ہوش نہیں تھا۔ لڑتے لڑتے انکی تلوار ٹوٹ گئی تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کھجور کی ایک مضبوط چھڑی عطا فرمائی جس سے انہوں نے تلوار کا کام لیا اور دیر تک داد شجاعت دیتے رہے۔ اسی حالت میں ابو الحکم بن اخنس ثقفی نے ان پر تلوار کا ایک بھرپور وار کیا جس سے شہید ہو کر گر پڑے مشرکین نے لاش کو دیکھا ناک اور کان کاٹ لئے۔ اس طرح اللہ تعالٰی نے انکی دعا قبول کر لی۔ علامہ ابن کثیر نے لکھا ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص کا گزر انکی لاش پر ہوا تو بے ساختہ انکی زبان سے نکلا خدا کی قسم عبداللہ کی دعا میری دعا سے بہتر تھی۔

لڑائی سے پہلے خود اس شہید راہ حق کو اپنی شہادت اور لاش کے مثلہ ہونے کا اسقدر یقین تھا کہ لوگوں سے قسم کھا کر کہتے تھے الٰہی میں تیری قسم کھاتا ہوں کہ میں تیری راہ میں دشمن سے لڑوں گا۔ یہاں تک کہ قتل ہو جاؤں گا اور دشمن میری لاش کا مثلہ کریگا۔ اللہ تعالٰی نے انکی قسم کو بعینہٖ انکی آرزو کے مطابق پورا کر دیا۔ شہادت کے وقت ۴۰ برس سے کچھ اوپر عمر تھی میانہ قد تھا اور خوبصورت آدمی تھے سر پر گھنے بال تھے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے اس قدر محبت تھی کہ انہیں اپنے محبوب چچا سید الشہداء حضرت حمزہ رضی کے ساتھ ایک ہی قبر میں احد کے گنج شہیداں میں دفن کیا۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن جحش کے کردار کا نمایاں وصف اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی محبت...... میں ان کا دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہونا ان کے دل میں شہادت کی آرزو ہر وقت مچلتی رہتی تھی۔ صرف شہادت ہی کی نہیں بلکہ اس بات کی بھی کہ دشمن اللہ اور اللہ کے رسولؐ کی محبت کے جرم میں انکی لاش کو بگاڑ ڈالے اور وہ اسی صورت میں حق تعالٰی کے سامنے پیش ہوں۔

غزوۂ احد میں اللہ تعالٰی نے انکی آرزو پوری کر دی اور انہوں نے اپنے عمل سے امت مسلمہ کیلئے یہ سبق چھوڑا۔ کس طرح جیتے ہیں یہ مر کر دکھانا چاہیے۔

> تیرے خوں کی قسم آزادی ہی سب کہتے ہیں کافر شیوہ
> ہم آہنی زنجیروں کے بھی کہتے ہی رہے ہیں کافر شیوہ
> خود کہتے نہیں کہ ہم کیا ہیں طارق یہ دنیا دیکھے گی
> جب خون کے قطرے منتقل ہیں کیا کہہ سکتے ہیں کافر شیوہ
>
> - طارق افضال چوہدری

Scanned by CamScanner

ضمنی الیکشن
سپاہ صحابہؓ کی کامیابی

خالد عمران

۱۰ مارچ کو جھنگ میں ہونے والے ضمنی انتخابات میں شکست کے بعد وزیر ٹرانسپورٹ پنجاب ملک سلیم اقبال، ارشد لودھی وزیر مال، اختر بھروانہ اور اسلم بھروانہ نے پنجاب کے وزیر اعلیٰ کو جو رپورٹ پیش کی ہے۔ اس کے مطابق مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر سرکاری امیدوار کو شکست کا سامنا کرنا پڑا ہے۔

۱۔ جعلی شناختی کارڈوں کی موجودگی

۲۔ ٹرانسپورٹ کا نہ ہونا۔

۳۔ خوف وہراس کی فضا۔

اگر کسی وزیر میں اور مشیر میں عقل ہوتی تو یہ وجوہات بیان کرنے سے پیشتر اسے مستعفی ہو جانا چاہئیے تھا۔ کیونکہ اگر حکومتی امیدوار کے مقابلے میں سپاہ صحابہؓ کے ووٹر ان کے پاس جعلی شناختی کارڈ تھے تو پھر وفاقی وزیر داخلہ اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ سمیت ان تمام وزیروں اور مشیروں کو کرسی سے چمٹے رہنے کا کوئی حق نہیں جو بڑے ٹھاٹ باٹ اور شان و شوکت سے جھنگ کی سرزمین پہ نازل ہوئے تھے۔

رہی بات ٹرانسپورٹ کے نہ ہونے کی تو پھر پنجاب کے وزیر ٹرانسپورٹ ملک سلیم اقبال کا وزارت کی کرسی پہ مزید بوجھ ڈالے رکھنا کسی بھی طرح مناسب نہیں کیونکہ موصوف خود جھنگ میں موجود رہ کر سرکاری امیدوار کی انتخابی مہم چلاتے رہے۔ اور سپاہ صحابہؓ کو دھمکیاں دیتے رہے۔

جہاں تک خوف وہراس کا تعلق ہے تو تمام قومی اخبارات کے نمائندوں نے خصوصی طور پہ جھنگ پہنچ کر حالات کا معائنہ کیا اور پھر اخبارات میں خبریں لگیں کہ جھنگ میں جشن کا سماں تھا۔ ایک طرف تو جھنگ کے لاکھوں عوام ہم آہنگ ہو کر جشن کی سی صورت میں انتخابات میں حصہ لے رہے ہوں۔ اور دوسری طرف یہ جواز پیش کیا جائے کہ جھنگ میں خوف وہراس کی وجہ سے سرکاری امیدوار ہار گیا یہ حکومت کو دھوکا دیکر اپنی نوکری پکی کرنے والی بات ہے۔

جھنگ میں سرکاری امیدوار کے ہارنے کی وجوہات دراصل کچھ اور ہیں۔ پہلی وجہ تو یہ ہے کہ جھنگ کے غیور عوام نے ایک نظریے کی بنیاد پہ ووٹ ڈالے ہیں۔ اور حالات نے ثابت کر دیا ہے کہ کوئی لالچ، ڈر، خوف تحریص و ترغیب انہیں اپنے نظریے سے نہیں ہٹا سکی اور پھر ووٹ ڈالتے وقت عوام کے سامنے جھنگ میں اٹھنے والے ۲۷ کے قریب عوام کے علاوہ جید علماء کرام کے خاک و خون میں تڑپتے ہوئے لاشے جلتی ہوئی گلیاں لٹتے ہوئے مکان اور ان حالات میں حکومت کا جھنگ کے عوام کی تسلی و تشفی کے لئے کوئی قدم نہ اٹھانا اور دوسری طرف مسائل کی بھرمار، گرفتاریوں، قاتلانہ حملوں اور بموں کے دھماکوں کے باوجود مصیبت کی ہر گھڑی میں سپاہ صحابہؓ کے قائدین کا جھنگ کے عوام سے اظہار ہمدردی کا اور اپنی جانوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہر مقام ایکلاد اور وقت آزمائش میں عوام کے آنسو پونچھنا تھا ان تمام عوامل نے جب ایک فلم کی شکل میں جھنگ کے باسی اور ووٹر کے ذہن میں چلنا شروع کیا اور اوپر سے حکومتی امیدوار اور وزراء کے دھمکی آمیز بیانات پھر قائد سپاہ صحابہؓ حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی مولانا اعظم طارق کی مجاہدانہ للکار اور اپنے حق کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کا اظہار جرأت اور بہادری سے کیا تو جھنگ کے عوام نے انکی آواز پر لبیک کہا۔

قائد سپاہ صحابہ حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے حسن تدبیر اور بے پناہ صلاحیتوں سے کام لیتے ہوئے حکومت کے مخالفین کو سپاہ صحابہؓ کے سٹیج پر لاکر کھڑا کیا۔

جھنگ کے عوام نے دیکھا کہ مدت سے روٹھے ہوئے مولانا فضل الرحمن گرین بازار کے جلسے میں تشریف لائے تو مولانا سمیع الحق نے انتخابی مہم کا آغاز کیا۔ اگر ایک طرف قاضی حسین احمد صاحب سپاہ صحابہؓ کے حق میں بیانات جاری کر رہے ہیں۔ تو دوسری طرف فیصل آباد کے خطاب کرتے ہوئے نوابزادہ نصر اللہ خان نے سپاہ صحابہؓ کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں پر احتجاج کیا۔ مشترکہ جمعہ میں ۲۸ فروری کو اہلحدیث رہنماؤں نے بھرپور نمائندگی اہلحدیث عوام کی جانب سے سپاہ صحابہؓ کو ووٹ دینے کا یقین دلایا۔ ممتاز مسلم لیگی رہنما اور سابق وفاقی وزیر داخلہ جناب میاں زاہد سرفراز نے ایوب چوک میں ایک بہت بڑے جلسہ عام میں خطاب کیا۔ علماء کثیر تعداد میں جھنگ تشریف لانے اور مولانا کی انتخابی مہم میں حصہ لیا جبکہ دوسری طرف پنجاب کے صوبائی وزراء غلام حیدر وائیں کے جلسے کے علاوہ کوئی قابل ذکر اجتماع نہ کر سکے وائیں صاحب کا جلسہ بھی بری طرح فیل ہوا۔ اور عوام نے جلسے میں سپاہ صحابہؓ کے حق میں نعرے لگائے جھنگ میں موجود وزراء بجائے انتخابی مہم چلانے کے پکنک مناتے رہے اور رنگ رلیوں میں مصروف رہے۔ سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کو بلاجواز گرفتار کر لیا گیا۔ جماعت کے مرکزی سیکرٹری جناب یوسف مجاہد کو ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کے بہانے گرفتار کر لیا گیا۔ آخری حربہ یہ استعمال کیا گیا۔ کہ ایک پولیس والے کو جو عقیدتاً شیعہ تھا قتل کر دیا گیا لیکن عوام نے اس کا بھی خاص نوٹس نہ لیا۔ اور دو باتیں جو خصوصاً قابل ذکر ہیں۔

۱۔ آئی جے آئی کا ٹکٹ نہ ملنا۔

۲۔ میاں ریاض حشمت کا دستبردار ہونا۔

آئی جے آئی کے ٹکٹ نہ ملنے سے شہریوں اور ووٹروں میں حکومت کے خلاف غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی۔ اور حکومت مخالف تمام قوتوں نے سپاہ صحابہؓ کا ساتھ دیا لیکن پی ڈی اے جسے حکومت کی صحیح اپوزیشن سمجھا جاتا ہے۔ اس کے جھنگ کے صدر شناذکی ترمذی نے آئی جے آئی کے امیدوار کی حمایت نہ صرف اخباری بیانات میں کی بلکہ گھر گھر جا کر ووٹ مانگے جس کی وجہ

سے آئی جے آئی کے اسلام پسند اور نظریاتی حلقوں خصوصاً جماعت اسلامی جھنگ نے بھرپور حمایت کی اور قاضی حسین احمد صاحب نے جناب محمود صدیقی کو سپاہ صحابہؓ کے امیدوار کی حمایت کی ہدایت کی۔

جھنگ کے جاگیردارانہ نظام سیاست کو شکست دیکر ۱۹۸۵ء کی پنجاب اسمبلی میں داخل ہونیوالے بہادر اور نڈر سیاستدان میاں ریاض حشمت نے انتہائی مناسب موقعہ پر مولانا اعظم طارق کی حمایت میں دستبردار ہونے کا فیصلہ کیا اور اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا اور پھر دیہات میں مولانا اعظم طارق اور شیخ حاکم علی کے شانہ بشانہ انتخابی مہم کو عروج تک پہنچا دیا اور دوسری طرف انتخابی اجتماعات میں قائد سپاہ صحابہؓ نے مولانا اعظم طارق کے ساتھ ملکر خطابت کے وہ جوہر دکھلائے کہ جھنگ کے عوام میں جوش و جذبہ کی نئی لہر دوڑ گئی۔

ان تمام وجوہات سے بڑھ کر جیت کا سبب وہ لہو تھا جس کا نذرانہ حقنوازؒ سے لیکر سید صادق حسین شاہؒ اور پھر مین بلدیاتی انتخابات کے موقع پر سیٹلائٹ ٹاؤن کی مسجد میں ناموس صحابہؓ رضی اللہ عنہم علماء اور عوام نے جھنگ کی سرزمین پر دیا۔ اور جھنگ کی مٹی کو اپنے لہو سے رنگین کرنیوالے شہداء کا بدلہ عوام نے ووٹ کی پرچی سے لیا۔ اور ثابت کر دیا کہ

"ظلم پھر ظلم ہے بڑھتا ہے تو مٹ جاتا ہے۔
لہو پھر لہو ہے بہتا ہے تو جم جاتا ہے

مولانا حقنواز جھنگوی شہیدؒ

سید صفدر نواز شبنمی فیصل آباد

دشمن پہ یلغار تھا جھنگوی
اک ننگی تلوار تھا جھنگوی
تم کیا جانو عظمت اس کی
ایمان کی پیداوار تھا جھنگوی
باطل شکن حق کا داعی
شان صحابہؓ پہ اک رباعی
دشمن پہ پیکار تھا جھنگوی
ایمان کی پیداوار تھا جھنگوی
تھا کفر شیعت کرتا بیاں
جگا گیا اک سویا جہاں
دلائل کا انبار تھا جھنگوی
ایمان کی پیداوار تھا جھنگوی
سینوں کو پھر بخشی ضیاء
تھی بات وہی انداز نیا
شیعوں سے انکار تھا جھنگوی
ایمان کی پیداوار تھا جھنگوی
اک چمکتا دمکتا گرجتا تارہ
سینوں کے جینے کا سہارہ
شیعیت پہ سوار تھا جھنگوی
ایمان کی پیداوار تھا جھنگوی
افضال، فاروقی، اعظم طارق
میری جماعت کے بازو شہ رگ
ان سب کا اقرار تھا جھنگوی
ایمان کی پیداوار تھا جھنگوی
صدیقؓ، عمرؓ، عثمانؓ کی خاطر
وہ لڑتا رہا ایمان کی خاطر
شبنمی جی شاہکار تھا جھنگوی
ایمان کی پیداوار تھا جھنگوی

کرو نہ فکر ضرورت پڑی تو ہم دیں گے | یا اللہ مدد | لہو کا تیل چراغوں میں ڈالنے کے لئے

مولانا محمد اعظم طارق کو قومی اور صوبائی اسمبلی میں شاندار کامیابی پر مبارکباد پیش کرتے ہیں
ہم امید کرتے ہیں کہ وہ قومی اسمبلی میں عظمت اصحابؓ رسول کے مقدس مشن کیلئے اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لائیں گے۔ ہماری ہمدردیاں اور دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔

منجانب۔ محمد عطاء اللہ بندیالوی امیر دار ارکین تحریک دفاع صحابہؓ پاکستان

یا اللہ مدد

سرپرست اعلیٰ علامہ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی

نائب سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا محمد اعظم طارق کو

حلقہ ۶۸ این اے، پی پی ۶۵ سے ایم این اے، ایم پی اے منتخب ہونے پر ہم دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

منجانب حاجی محمد اکرم بیگ تیل والے سرپرست اعلیٰ انجمن تاجران کارخانہ بازار فیصل آباد

بذریعہ ناظم دفتر سپاہ صحابہؓ فیصل آباد

حبیبۂ حبیبِ خدا سیدہ عائشہ صدیقہ رضؓ

(محترمہ انیس اختر)

ایک بزرگ عورت اپنی اکلوتی نواسی عائشہ کو گود میں اٹھائے پیار کر رہی تھیں اور کہہ رہی تھیں میری بچی میں تو ان پڑھ ہوں، جاہل ہوں۔ مجھے تیرے ماں باپ نے کہا تھا کہ ہم بچی کا نام ایک پاک اور نیک بی بی کے نام پر رکھ رہے ہیں۔ مگر مجھے تو آج معلوم ہوا کہ انھوں نے تمہارا نام غلط رکھ دیا۔ یہ تو مسلمانوں کی مخالفت کرنے والی ایک خاتون کا نام ہے اُف کیا کروں؟ مجھ جاہل کو دھوکا دیتے ہیں۔ آجکل کے پڑھے لکھے لوگوں کا کیا فائدہ؟ وہ بوڑھی خاتون اپنی ننھی نواسی کو بہلا رہی تھیں۔ اور خود کلامی کے انداز میں بڑبڑا رہی تھیں۔ اسی اثنا میں انکی بیٹی یعنی بچی کی والدہ آ گئی ہیں۔ بوڑھی خاتون بیٹی کو دیکھتے ہی کہتی ہیں اے بیٹی تم نے مجھے خوب دھوکا دیا۔ میں نے کہا تھا بچی کا نام کسی مبارک اور پاکباز بی بی کے نام پر رکھنا اور تم لوگوں نے مسلمانوں کی مخالفت کرنے والی خاتون کے نام پر بچی کا نام رکھ دیا۔ وہ تو بھلا ہو بہن "زہرہ" کا اس نے مجھے بتا دیا۔ ان کی بیٹی فوراً سمجھ گئی۔ اور جلدی سے بولیں۔ امی ٹھہریئے۔ آپ نے غلط سنا ہے "وہ تو آپ کی کم علمی سے فائدہ اٹھا گئی ہے" ہم نے تو اپنی پیاری بیٹی کا نام ام المؤمنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رض کے نام پر رکھا ہے اور پھر وہ اپنی والدہ کو ایک عالم دین رشتہ دار کے پاس لے گئی انھوں نے پوری بات سننے کے بعد حضرت صدیقہ رض کے متعلق فرمایا:

مرحبا مرحبا حضرت عائشہ — حضرت عائشہ حضرت عائشہ
آپکا عقد سلطانِ کونین سے — مژدہ جانفزا حضرت عائشہ

حضرت صدیقہ رض مسلمانوں کی مخالفت کرنے والی نہیں بلکہ مسلمانوں کی مشفقہ و محسنہ اور ماں ہیں وہ ہمارے ہادی پیارے آقا حضرت رسولِ خدا کی پیاری بیوی، خلیفہ اوّل محبوب رب العالمین کے ہمسفر حضرت سیدنا ابوبکر رض کی پیاری بیٹی تھیں۔ آپ نہ صرف صحابیہ تھیں بلکہ ام المؤمنین، صادقہ، عارفہ، شاکرہ، زاہدہ، عابدہ، متقی و پارسا، باوفا اور باصفا تھیں۔

آپ ہی وہ مبارک ہستی ہیں۔ جنہیں جبرئیل امین نے رب جلیل کا سلام پہنچایا۔ آپ ہی کی تصویر محبوبِ خدا کو دکھلائی گئی۔ آپ ہی کی برأت میں قرآن حکیم کی سترہ قریب آیات نازل ہوئیں۔ آپ ہی کی پاکیزگی اور تقدس کی قسم خود رب ذوالجلال نے کلام اللہ میں کھائی ہے۔ آپ کی پاکدامنی کی تصدیق صحابہ کبار یک زبان اس طرح کی تھی کہ ہمیں صدیقہ بنت صدیق رض کی عصمت و عفت پر کوئی دھبہ نظر نہیں آتا۔ آپ کی ذات اُمت محمدیہ کے لئے ایک عظیم محسنہ کے طور پر ہے۔ آپ ہی کی وجہ سے مسلمانوں کو تیمم جیسی سہولت میسر آئی آپ ہی وہ خوش نصیب ہیں کہ آپ نے اپنے دانتوں سے مسواک نرم کیا اور فخر موجودات نے اس کو استعمال فرمایا۔ آپ کی مبارک ہستی کو یہ شرف حاصل ہوا کہ بوقت آخر نبی آخر الزمان آپ کے حجرہ میں مقیم تھے۔ آپ ہی کے حجرہ میں سید المرسلین محبوب رب العالمین مدفون ہوئے۔ بغزوہ بدر میں آپ ہی کے دوپٹہ کو پرچم اسلام بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ امی عائشہ کا حجرہ گنبد خضرا بنا۔ کلام اللہ میں سورہ نور نے سیدہ کا مرتبہ اسطرح بلند فرمایا کہ جس نے حضرت عائشہ کی عفت و عظمت کا اندازہ کرنا ہو تو وہ ان کے شوہر محترم یعنی آقائے نامدار کی رفعت و عصمت کو دیکھ لے تاریخ عالم میں جسطرح نبی آخر الزمان ہی سید البشر ہیں یعنی دنیا میں سب سے بڑی ہستی تسلیم کی جاتی ہے۔ اسی طرح سیدہ عائشہ تاریخی لحاظ سے سب سے بڑی خاتون ہیں۔ حبیبِ خدا نے سچائی پھیلا کر انسانیت پر احسان عظیم کیا اور حبیبۂ حبیبِ خدا نے مدنی آقا کی تعلیمات کی اشاعت کر کے امت محمدیہ کو احسان مند کیا۔ شورش کاشمیری فرماتے ہیں۔

"ہوں کیوں نہ ماں باپ قربان اس مقدس نام پر
عائشہ کے سیکڑوں احسان ہیں اسلام پر"

ملت اسلامیہ امی عائشہ کے احسانات کو قیامت کی صبح تک یاد رکھے گی۔ آپ نے معلم کامل کی نجی زندگی کی بے شمار کرنیں اُمت حبیب کبریا تک پہنچائیں۔ علمی کمالات اور مذہبی خدمات کی وجہ سے صدیقہ کائنات کو بلند مقام حاصل ہے۔ تفسیر حدیث۔ شریعت۔ خطابت اور ادب میں انکو کمال حاصل تھا۔ تلاوت کلام پاک آپ کا معمول تھا۔ رقیق القلب اور صائم الدھر تھیں۔ خوفِ الٰہی، زہد و تقویٰ صدقہ و خیرات، سخاوت و فیاضی۔ صبر و قناعت سادگی و انکساری۔ فراخدلی۔ نرم و شیریں گفتار متانت و شرافت اور بلند حوصلگی سیدہ کائنات کی سیرت کے نمایاں پہلو ہیں۔ حضرت عائشہ رض خوش نصیبہ ہیں کہ وہ محبوبِ خدا کی رفیقہ ہیں۔ یعنی حبیب رب کی حبیبہ ہیں۔ آپ اپنے عظیم و مقدس شوہر کی امت کے لئے محسنہ اور شفیقہ ہیں۔ کردار و اطوار میں آپ عفیفہ ہیں۔ آپ تمام صحابیات و ازواج میں سب سے زیادہ باسلیقہ ہیں۔ سیدہ عائشہ، عابدہ، زاہدہ فاضلہ، کاملہ۔ ذاکیہ۔ محرم راز خیر الوریٰ۔ استاذِ صحابہ رض، مادرِ شفقت، حمیرہ۔ طاہرہ۔ طیبہ کی جسمانی تربیت خانوادہ صداقت میں ہوئی اور روحانی و ذہنی تربیت کاشانۂ نبوت میں ہوئی۔

آپ نے ابتداءً تعلیم حاصل نہیں کی تھی۔ نکاح کے بعد آپ نے تعلیم حاصل کی۔ ذہین تھیں بے مثال حافظہ کی مالک تھیں۔ شادی کے بعد آپ کا معمول تھا کہ رسولِ عربی کی تمام باتیں نصیحتیں غور سے سنتیں اور یاد کر لیتیں۔ نکاح سے پہلے کے واقعات انھوں نے آپ کے اصحاب سے پوچھ کر یاد کر لیئے تھے۔ اسی طرح آپ کے پاس خاتم الرسل کی زندگی سے متعلق معلومات کا خزانہ جمع ہو گیا۔ سچ ہے کہ جلوتوں میں محبوب رب جلیل کے قریب ترین ساتھی صدیق رض اور خلوتوں میں آقائے نامدار کی قریب ترین ساتھی صدیقہ بنت صدیق تھیں۔ مولٰی مصطفٰے پہ محبوب خدا کی محبت پاکباز کا اثر تھا کہ وفات سید البشر کے بعد لوگ کسی بات یا حدیث کو نہ سمجھ پاتے یا کوئی شک پیدا ہوتا تو فوراً کاشانہ نبوت کی ملکہ عفت کی خدمت میں حاضری دیتے تھے۔ صفاتِ نبی کی آئینہ یعنی رہبر امت محمدیہ امت کی ماں سیدہ عائشہ رض

Scanned by CamScanner

کی رائے کو ہمیشہ صحیح اور بہتر سمجھتے تھے۔ دور دور سے لوگ آتے تو آپؓ ان سے ایک شفیق اور مہربان ماں کی طرح پیش آتی تھیں۔ ابو موسیٰ اشعریؓ فرماتے کہ اگر کسی مسئلہ کے سمجھنے میں مشکل پیش آتی تو ہم سیدہ عائشہؓ کے پاس چلے جاتے وہ بہت اچھی طرح مسئلہ سمجھا دیتیں تھیں۔ آپ کو زباندانی پر عبور حاصل تھا۔ بیان کرنے کا انداز بہت ہی دلنشیں تھا۔ بات بات پر تشبیہ دینا انکے نزدیک معمولی بات تھی۔ ازواج مطہرات میں آپ کا مقام ممتاز تھا۔ دو سو صحابہ کرامؓ براہ راست آپ کے شاگرد تھے۔ دو ہزار دو سو احادیث مبارکہ آپ سے مروی ہیں۔ قرآن کی زبان میں مسلمانوں کی ماں ہیں۔ مقدس۔ پاک باطن صالح القلب اور محفوظ من الشر ہیں۔ لب رسولؐ پر آپکی مدحتیں تھیں۔ آپ کا دامن علم رسالت کا امین ہے۔ صدیقہ کائنات کا نام عائشہ کنیت ام عبداللہ اور لقب صدیقہ خطاب ام المومنین تھا۔ سردار دوجہاں نے بنت صدیق کہہ کر بھی خطاب فرمایا اور حمیرا کا لقب بھی آپ کو نبی کا دیا ہوا ملا۔ بقول شاعر

جس کو بخشا تھا پیغمبر نے حمیرا کا لقب
مہر و ماہ کی رونقیں قربان اس کے نام پر

حضرت عائشہؓ کا تعلق ایسے گھرانہ سے تھا۔ جو علم و ادب کا گہوارہ تھا۔ کاشانہ ابوبکرؓ پر اسلام کی نورانی شعاعیں سب سے پہلے پڑی تھیں۔ حضرت صدیقہ بنت صدیق کے کانوں میں کبھی کفر و شرک کی آواز نہ پڑی تھی۔ یار غار صدیق اکبرؓ مردوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے محبوب خدا کے پیارے اور محمد عربیؐ کے بعد انکی امت کے دلوں کے سہارے تھے بقول شاعر

وہ جن کے واسطے آیا ہے اذ ہما فی الغار
خدا بھی کہتا ہے جسکو رسول پاک کا یار

حضرت صدیقہؓ کی والدہ کا نام ام رومان تھا۔ ام رومان ایک ذہین اور عقلمند خاتون تھیں، ہمیشہ خاوند محترم کا احترام کیا۔ آنحضرت نبی کریمؐ نے ایک بار فرمایا کہ جو دنیا میں جنت کی عورت کو دیکھنا چاہے وہ ام رومان کو دیکھے۔ ان پاکیزہ ہستیوں کی آغوش میں پلنے والی اولاد بھی یقیناً پاکباز اور عظیم ہوگی۔ بخاری شریف میں ایک حدیث مبارکہ ہے جس سے سیدنا صدیق اور صدیقہ کائنات کا مرتبہ سمجھ میں آتا ہے حضرت عمرو بن العاصؓ سے

مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمرو بن العاصؓ کو ذات سلاسل کے لشکر پر امیر بنا کر بھیجا۔ میں آپ کے پاس حاضر ہوا۔ اور عرض کیا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب آپکے نزدیک کون ہیں فرمایا عائشہ

میں نے عرض کیا مردوں میں سے ارشاد فرمایا عائشہؓ کے والد صدیق اکبر۔ میرے دوبارہ استفسار پر فرمایا اس کے بعد عمر بن خطاب پھر چند لوگوں کو شمار کیا۔ رفاقت رسولؐ کے مایہ ناز شرف سے فیض یاب سیرت و کردار کی نہایت اعلٰی بلندیوں پر متمکن سیدہ کائنات نے امیر المومنین کاتب وحی سیدنا معاویہ بن ابی سفیانؓ کے عہد خلافت میں وصال فرمایا اور جنت البقیع میں استراحت فرمائی۔ مقام افسوس ہے کہ گروہی عصبیت کی مرض لاعلاج میں مبتلا مؤرخ اور صیہونیت کے زرخرید قلمکار پیشہ ور شاعر اپنے غلیظ مرثیوں اور گندی تحریروں سے جماعت رسولؐ کو غیر معیاری ثابت کرتے ہیں۔ اور ازواج مطہرات کو ہدف تنقید و توہین بنانے کے مکروہ کام میں مصروف ہیں۔ حالانکہ

صحابہ کرامؓ اور صحابیاتؓ کے مناقب و محاسن قرآن و حدیث کے پاکیزہ اوراق پر اپنی اصلی چمک دمک اور آن بان کے ساتھ موجود ہیں۔ عرب کے سراج منیر کے یار غار حضرت صدیقؓ اور صدیقہ کائنات کے دشمن دشنام طرازی کرتے ہیں۔ لیکن ادھر حضرت ام المومنین امی عائشہؓ کے بیٹے جھنگوی اور قاسمی کے روپ میں ناموس اصحاب رسولؐ اور امی عائشہؓ کے دوپٹے کی عظمت پر کٹ مرنے کے لئے تیار ملتے ہیں۔ حضرت جھنگوی شہید اور قاسمی شہیدؒ کے علاوہ دوسرے ناموس صحابہؓ کے شہداء نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کر کے ثابت کر دیا کہ انہیں اپنی جان سے بڑھ کر ناموس صحابہ اور امی عائشہؓ کے دوپٹے کی عصمت و عظمت کا پاس ہے جماعت رسول برا بھلا کہنے والوں کو روز محشر یاد رکھنا چاہیے۔ بقول شاعر

کہتے ہیں صحابہ کو جو برا انکو سنا دو
برزخ جہنم ہے بندا دہکائے ہوئے انگار والے

قاری منور حسین کو مرکزی نائب صدر کے عہدے سے سبکدوش کر دیا گیا۔

سپاہ صحابہؓ پاکستان کے نائب سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اعظم طارق نے سنگین خلاف ورزیوں کے باعث فوری طور پر قاری منور حسین کو سپاہ صحابہؓ کے مرکزی نائب صدر کے عہدہ سے سبکدوش کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں چارج شیٹ جاری کر دی گئی ہے۔ قاری منور حسین ایک ماہ کے دوران اپیل کر سکتے ہیں۔

مولانا محمد اعظم طارق
کی شاندار کامیابی پر قائد سپاہ صحابہؓ پاکستان کو مبارکباد پیش کرتے ہیں
منجانب
مولانا محمد اقبال عثمانی امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا
قاری خوشی محمد سپاہ صحابہؓ ساہیوال ضلع سرگودھا
محمد فاروق خان ندیم مون فینسی لائٹ ہاؤس الفیصل مارکیٹ سرگودھا
محمد سرفراز نیازی مرکزی راہنما تحریک دفاع صحابہؓ سرگودھا۔

قسط نمبر ۲

تحریف قرآن

پھر اسی مضمون کے سلسلہ میں جناب امیر نے فرمایا۔

اور بڑھا دیا انہوں نے قرآن میں وہ باتیں جن کا خلاف فصاحت ہونا اور قابلِ نفرت ہونا ظاہر تھا۔

شیعوں کے جناب امیر کے ان ارشادات سے معلوم ہوا کہ یہ قرآن جو ہمارے پاس ہے دین کی کتاب نہیں ہے۔ بلکہ اس سے کفر کے ستون قائم ہوتے ہیں۔ مذاہب باطلہ کی تائید ہوتی ہے۔ اور اس میں خلافِ فصاحت و بلاغت باتیں بھی ہیں۔ استغفراللہ۔

۲۔ امام باقر علیہ السلام سے فرماتے ہیں کہ

"اگر قرآن میں کمی بیشی نہ کی گئی ہوتی تو ہمارا حق کسی عقلمند پر پوشیدہ نہ ہوتا۔ لے"

قرآن شریف کے الفاظ بدلے جانے کی روایات

۱۔ ایک شخص نے امام جعفر صادق کے سامنے یہ آیت پڑھی۔ قل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمؤمنون۔ تو امام نے فرمایا اس طرح نہیں نازل ہوئی مومنون کے بجائے مامونون کا لفظ تھا اور ہم مامون ہم لوگ ہیں۔ ۲ے

۲۔ تفسیر قمی میں جس کے مصنف امام حسن عسکری کے شاگرد خاص ہیں، لکھا ہے۔ اور وہ چیزیں جو موجودہ قرآن میں خلاف ما انزل اللہ ہیں ان میں ایک آیت یہ ہے۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس، امام جعفر صادق علیہ السلام نے آیت کے پڑھنے والے سے فرمایا کہ واہ کیا اچھی امت ہے کہ امیرالمؤمنین علی کو قتل کر دیا پوچھا گیا کہ یہ آیت کس طرح نازل ہوئی تھی امام نے فرمایا کہ خیر ائمۃ اخرجت للناس نازل ہوئی تھی ۳ے

لے ولولا انہ زید فی القرآن ونقص ما خفی حقنا علی ذی حجی تفسیر صافی جلد اول ص... ۲ے عن ابی عبداللہ علیہ السلام قل اعملوا فسیری اللہ عملکم ورسولہ والمؤمنون فقال لیس ھکذا انزلت انما ھی والمامونون فنحن المامونون (اصول کافی ص۲۶۸)

۳ے واما ما کان خلاف ما انزل اللہ فھو قولہ تعالیٰ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس الآیۃ قال ابو عبداللہ علیہ السلام لقاری ھذہ الآیۃ خیر امۃ یقتلون امیرالمؤمنین والحسین بن علی فقیل لہ فکیف نزلت فقال انما نزلت انتم خیر ائمۃ اخرجت للناس۔

یعنی آیت میں اصل لفظ ائمہ تھا بجائے اس کے امۃ کر دیا گیا۔ آیت قرآنی کا مطلب یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے فرمایا کہ تم لوگ سب امتوں سے بہتر ہو۔ امام جعفر صادق نے اس مطلب کو غلط قرار دیا کہ جن لوگوں نے علی اور حسین کو قتل کیا وہ کس طرح بہتر ہو سکتے ہیں۔ حالانکہ آیت میں خطاب صحابہ کرام سے ہے نہ قاتلانِ علی و حسین سے۔

۳۔ احتجاج کی مذکورہ بالا روایت میں ہے کہ جناب امیر نے فرمایا:

"بڑے بڑے جرم والے منافقوں کے ناموں کا کنایات میں ذکر کرنا اللہ تعالیٰ کا فعل نہیں ہے بلکہ یہاں تحریف کرنے والوں کی کارروائی ہے جنہوں نے قرآن کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور دین کو دنیا کے عوض میں بیچ ڈالا۔ لے"

قرآن شریف میں کافروں اور منافقوں کا ذکر نام کے ساتھ نہیں ہے مثلاً ومن الناس من یقول، بعض لوگ ایسا کہتے ہیں۔ یلیتنی لم اتخذ فلانا خلیلا اے کاش میں فلاں شخص کو دوست نہ بناتا۔ زندیق نے پوچھا کہ ایسا کیوں کیا گیا۔ شیعوں کے جناب امیر فرماتے ہیں کہ ہیں خدا نے تو ان مقامات میں نام ذکر کئے تھے مگر جامعین قرآن نے بجائے نام کے ارشادات و کنایات کے الفاظ رکھ دیئے۔

موجودہ قرآن کے حروف بدلنے کی روایات

(۱) "مجمع البیان میں ہے کہ اہلبیت کی قرأت میں جاھد الکفار بالمنافقین ہے نیز مجمع البیان میں امام صادق سے منقول ہے کہ انہوں نے جاھد الکفار بالمنافقین پڑھا اور کہا کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ السلام نے کبھی منافقین سے قتال نہیں کیا بلکہ منافقوں کی تالیف کرتے تھے اور تحقیق ہے کہ یہ آیت اسی طرح نازل ہوئی تھی کہ یا ایھا النبی جاھد الکفار بالمنافقین۔

حالانکہ اصل آیت یوں ہے جاھد الکفار والمنافقین۔ لے

لے ان الکنایۃ عن اسماء ذوی الجرائر العظیمۃ من المنافقین لیست من فعلہ تعالیٰ وانھا من فعل المغیرین المبدلین الذین جعلوا القرآن عضین واعتاضوا الدنیا من الدین۔

۴۔ امام جعفر صادق علیہ السلام کے سامنے یہ آیت پڑھی گئی۔ واجعلنا للمتقین اماما تو امام نے فرمایا کہ انہوں نے اللہ سے بڑی سخت درخواست کی کہ ان کو متقیوں کا امام بنا دے کہا گیا کہ اے فرزند رسول پھر یہ آیت کس طرح نازل ہوئی تھی، فرمایا اس طرح واجعل لنا من المتقین اماما یعنی متقیوں سے کوئی امام ہمارے لئے بنا دے۔ لے

● شیعوں نے شریعت الٰہیہ کو درہم برہم کرنے کے لئے اور ختم نبوت کے انکار کے لئے مسئلہ امامت ایجاد کیا کہ امام ہر بات میں مثل نبی کے ہو کر پھر امامت بھی بارہ میں منحصر کر دی۔ قرآن مجید کی آیت مذکورہ میں ان کو یہ اشکال نظر آیا کہ امام بننے کی دعا اس آیت میں تعلیم دی گئی معلوم ہوا کہ ہر شخص امام بن سکتا ہے۔ لہٰذا انہوں نے یہ روایت تصنیف کر دی کہ اصل آیت یوں تھی۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

(۳) امام رضا علیہ السلام سے آیت غار اس طرح منقول ہے کہ اللہ نے اپنا سکینہ اپنے رسول پر اور علی پر اتارا (راوی کہتا ہے) میں نے کہا یہ آیت اس طرح ہے؟ امام نے کہا ہم اس طرح پڑھتے ہیں اور اسی طرح نازل ہوئی تھی۔ ۲ے

آج قرآن شریف میں سکینتہ علیہ ہے۔

امام رضا کے ارشاد سے معلوم ہوا کہ ضمیر کے بجائے رسول و علی کا نام تھا۔ جامعین قرآن نے نکال ڈالا۔

اس آیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سفرِ ہجرت کا بیان ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق کی بے نظیر فضیلت اس آیت سے ثابت ہو رہی ہے۔ سفرِ ہجرت

لے فی الجمع فی قراءۃ اھل البیت جاھد الکفار بالمنافقین وفیہ عن الصادقین انہ قرأ جاھد الکفار بالمنافقین قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ لم یقاتل منافقا قط انما کان یتألفھم والقمی ایضا انما نزلت یا ایھا النبی جاھد الکفار بالمنافقین (تفسیر صافی ص۲۱۳)

۲ے قمی علی ابی عبداللہ علیہ السلام واجعلنا للمتقین اماما فقال ابو عبداللہ لقد سألوا اللہ عظیما ان یجعلھم للمتقین اماما فقیل لہ یا ابن رسول اللہ کیف نزلت قال واجعل لنا من المتقین اماما (تفسیر صافی ص...)

۳ے عن الرضا علیہ السلام فانزل اللہ سکینتہ علی رسولہ وعلی وایدہ بجنود لم تروھا قلت ھکذا قال ھکذا نقرأھا وھکذا تنزیلھا۔

(کافی کتاب الروضہ ص۱۴۳)

Scanned by CamScanner

میں وہی خدا کے رسولؐ کے رفیق تھے انھیں پر خدا نے اپنا سکینہ اتارا۔ سوا حضرت صدیقؓ کے صحابہ کرامؓ میں کوئی ایسا نہیں۔ جس کی جاں نثاری و رفاقت کا تذکرہ اس شان کے ساتھ قرآن شریف میں ہو۔ شیعہ اس آیت کو دیکھ کر سمجھ گئے کہ ہمارے خانہ ساز مذہب کو سخت صدمہ پہنچے گا لہٰذا فوراً اس آیت کے محرف ہونے کی روایت گھڑ دی۔

علمائے شیعہ کے تین اقرار

خرابیٔ ترتیب کی روایات بغرض اختصار ہم نے درج نہیں کیں۔ ان اقراروں کے ضمن میں انشاء اللہ اس کا ثبوت ہو جائے گا۔

۱۔ علامہ نوری طبرسی اپنی کتاب "فصل الخطاب" مطبوعہ ایران کے صفحہ ۲۱۱ میں فرماتے ہیں۔

"بہت سی معتبر حدیثیں جو صاف بتا رہی ہیں کہ موجودہ قرآن میں کمی ہوگئی اس میں بہت سا حصہ نکال ڈالا گیا علاوہ اس کے جو دلائل سابقہ کے ضمن میں گذر چکا اور یہ قرآن مقدار نزول سے جو بطور اعجاز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب پر نازل ہوا تھا۔ بہت کم ہے، کسی آیت یا سورت کی تخصیص نہیں اور یہ حدیثیں ان معتبر کتابوں میں ہیں جن پر ہمارے اصحاب کا اعتبار ہے۔

جس قدر حدیثیں مجھے ملیں میں نے اس باب میں جمع کر دی ہیں۔[۱]

اس کے بعد بکثرت کتابوں کے نام بتلائے ہیں۔ اور روایات تحریف کے انبار لگا دیئے ہیں۔

۲۔ اسی کتاب کے صفحہ ۳۰ میں ہے۔

"سید محدث نعمت اللہ جزائری نے کتاب انوار" میں لکھا ہے۔"

جس کا مطلب یہ ہے کہ امامیہ کا اتفاق اس بات پر ہے کہ وہ مستفیض بلکہ متواتر حدیثیں جو قرآن کی تحریف پر صریح دلالت کرتی ہیں صحیح ہیں اور یہ تحریف کلام میں بھی ہے۔ مادہ میں بھی ہے، اعراب میں بھی ہے ان احادیث کی تصدیق پر سب متفق ہیں۔[۱]

۳۔ نیز اسی کتاب کے صفحہ ۲۲۷ میں ہے۔

تحریف قرآن کی حدیثیں بہت ہیں۔ یہاں تک کہ سید نعمت اللہ جزائری نے اپنی بعض تصنیفات میں جیسا کہ ان سے منقول ہے لکھا ہے کہ تحریف کی روایات دو ہزار سے زیادہ ہیں اور ایک جماعت نے ان روایات کے مستفیض ہونے کا دعویٰ کیا ہے مثل مفید اور محقق داماد اور علامہ مجلسی وغیرہم کے بلکہ شیخ نے "تبیان" میں ان روایات کے کثیر ہونے کی تصریح کی ہے بلکہ ایک جماعت نے متواتر ہونے کا دعویٰ کیا ہے ان لوگوں کا ذکر آئندہ ہوگا۔[۲]

پھر چند سطروں کے بعد لکھتے ہیں۔

جاننا چاہئے کہ یہ حدیثیں ان معتبر کتابوں سے منقول ہیں۔ جن پر ہمارے اصحاب کا احکام شرعیہ اور احکام نبویہ کے ثابت کرنے میں دار و مدار ہے۔[۳]

۴۔ اسی کتاب کے آخر میں علامہ مجلسی کا ذیل قول یوں منقول ہے۔ میرے نزدیک تحریف قرآن کی حدیثیں متواتر ہیں اور ان سب کو غیر معتبر قرار دینے سے فن حدیث سے اعتبار جاتا رہے گا۔ بلکہ میرا خیال یہ ہے کہ تحریف قرآن کی روایات مسئلہ امامت کی روایات سے کم نہیں اگر یہ روایات ناقابلِ اعتبار ہوں تو مسئلہ امامت روایات سے پھر کیسے ثابت ہوگا![۱]

۵۔ پھر بھی علامہ نوری "فصل الخطاب" کے صفحہ ۹۷ میں فرماتے ہیں۔ امیر المؤمنین علیہ السلام کا ایک قرآن مخصوص تھا جو خود انھوں نے بعد وفات رسول خدا[۲] جمع کر کے صحابہ کے سامنے پیش کیا تھا مگر انھوں نے اس سے منہ پھیرا لہٰذا جناب امیر نے اس کو انکی نظر سے پوشیدہ کر دیا اور وہ انکی اولاد کے پاس رہا ایک امام سے دوسرے امام کو مثل اور خصائص امامت و خزائن نبوت کے میراث سے ملتا رہا اور اب وہ امام مہدی کے پاس ہے جب وہ ظاہر ہونگے تو اس کو نکالیں گے اور لوگوں کو اس کے پڑھنے کا حکم دیں گے اور وہ قرآن اس موجودہ قرآن سے ترتیب سورہ و آیات بلکہ ترتیب الفاظ میں بھی مخالف ہے اور کمی بیشی کے لحاظ سے بھی اور چونکہ حق علی کیساتھ ہے اور علی حق کے ساتھ ہیں۔ اسلئے ثابت ہو گیا کہ موجودہ قرآن میں دونوں قسم کی تحریف ہے اور یہی مقصود ہے۔[۲]

۶۔ تفسیر صافی کے دیباچہ میں ہے۔

اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ اس بارہ میں یہ ہے کہ محمد بن یعقوب کلینی قرآن کی تحریف و نقصان کے قائل تھے کیونکہ انھوں نے تحریف کی روایتیں اپنی کتاب "کافی" میں لکھی ہیں۔ اور ان پر جرح نہیں کی حالانکہ انہوں نے شروع کتاب میں تصریح کی ہے۔ کہ جسقدر روایات اس کتاب میں ہیں سب انکے

---

[۱] الاخبار الکثیرۃ المعتبرۃ الصریحۃ فی وقوع السقط ودخول النقصان فی الموجود من القرآن زیادۃ علی ما مر فی ضمن الادلۃ السابقۃ وانہ اقل من تمام ما نزل اعجازاً علی قلب سید الانس والجان من غیر اختصاصہا بآیۃ او سورۃ وھی متفرقۃ فی الکتب المعتبرۃ التی علیہا المعول عند الاصحاب جمعت ما عثرت علیہا فی ھذا الباب۔

[۱] قال السید المحدث الجزائری فی الانوار ما معناہ ان الاصحاب قد اطبقوا علی صحۃ الاخبار المستفیضۃ بل المتواترۃ الدالۃ بصریحہا علی وقوع التحریف فی القرآن کلاما ومادۃ واعرابا والتصدیق بہا۔

[۲] وھی کثیرۃ جداً حتی قال السید نعمۃ اللہ الجزائری فی بعض مؤلفاتہ کما حکی عنہ ان الاخبار الدالۃ علی ذلک تزید علی الفی حدیث وادعی استفاضتہا جماعۃ کالمفید والمحقق الداماد والعلامۃ المجلسی وغیرہم بل الشیخ ایضا صرح فی التبیان بکثرتہا بل ادعی تواترہا جماعۃ یاتی ذکرہم۔[۳] واعلم ان تلک الاخبار منقولۃ من الکتب المعتبرۃ التی علیہا معول اصحابنا فی اثبات الاحکام الشرعیۃ والآثار النبویۃ۔

[۱] وعندی ان الاخبار فی ھذا الباب متواترۃ معنی وطرح جمیعہا یوجب رفع الاعتماد عن الاخبار رأساً بل ظنی ان الاخبار فی ھذا الباب لا یقصر عن اخبار الامامۃ فکیف یثبتونہا بالخبر۔

[۲] کان لامیر المؤمنین علیہ السلام قرآنا مخصوصا جمعہ بنفسہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وعرضہ علی القوم فاعرضوا عنہ فحجبہ عن اعینہم وکان عند ولدہ علیہم السلام یتوارثونہ امام عن امام کسائر خصائص الامامۃ وخزائن النبوۃ وھو عند الحجۃ عجل اللہ فرجہ یظہرہ للناس بعد ظہورہ ویامرھم بقراءتہ وھو مخالف لہذا القرآن الموجود من حیث التالیف وترتیب السور والآیات بل الکلمات ایضا ومن جہۃ الزیادۃ والنقیصۃ وحیث ان الحق مع علی علیہ السلام وعلی مع الحق ففی القرآن الموجود تغییر من جہتین وھو المطلوب۔

نزدیک معتبر ہیں۔ اور اسی طرح انکے استاد علی بن ابراہیم قمی کہ انکی تفسیر روایات تحریف سے بھری ہے۔ اور ان کو اس میں غلو ہے اور اسی طرح شیخ احمد بن ابی طالب طبرسی۔

علامہ نوری نے ایک طویل فہرست بھی اپنے علماء کے ناموں کی دی ہے۔ جنہوں نے تحریف قرآن کے مستقل کتابیں تصنیف کی ہیں۔ اور اس فہرست کو ہم "تنبیہ الحائرین" میں نقل کر چکے ہیں۔

۷۔ اب ہم دور آخر کے شیعہ مجتہد اعظم مولوی دلدار علی صاحب کی کتاب "عماد الاسلام" کی عبارت مشہور کتاب "استقصاء الافحام" سے نقل کرتے ہیں۔

"آیۃ اللہ فی العالمین" یعنی مولوی دلدار علی نے عماد الاسلام میں چند احادیث تحریف کی جو سرداران خلق یعنی ائمہ اثنا عشر علیہم السلام سے مروی ہیں نقل کرکے فرمایا ہے کہ ان احادیث کا مقتضیٰ یہ ہے کہ کچھ نہ کچھ تحریف اس قرآن میں جو ہمارے سامنے ہے ضرور ہوگئی ہے بلحاظ زیادہ اور کم ہوجانے بعض حروف کے بلکہ بعض الفاظ کے اور بلحاظ ترتیب کے بھی بعض مقامات میں ان احادیث کے تسلیم کرلینے کے بعد اس میں کچھ شک نہیں کیا جا سکتا۔[۲]

عبارت منقولہ کے بعد تحریف قرآن کی کچھ صورتیں بھی مولوی دلدار علی صاحب نے بیان فرمائی ہیں۔ منجملہ ان کے ایک "نفیس بات" یہ بھی کہ خود رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خداوندی پورا قرآن امت کو دیا ہی نہیں صحابہؓ کے خوف سے بہت سی آیتیں آپ نے چھپا ڈالیں جس قدر قرآن کا ظاہر کرنا آپ کو مصلحت معلوم ہوا اسی قدر آپ نے صحابہؓ کو دیا باقی سب تقیہ کی نذر ہوگیا۔ عماد الاسلام کی اصل عبارت ہم ازالۃ الغین سے نقل کرتے ہیں۔

منجملہ تحریف کی صورتوں کے ایک یہ ہے کہ نبی کا حال معلوم ہے اور سمجھدار ذہین آدمی جو تلاش کرے اس پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ آپ باوجود کہ نہایت رغبت اس بات کی رکھتے تھے کہ علی کو اپنا خلیفہ بنائیں مگر اپنی قوم کی طرف سے بہت تقیہ کرتے تھے اس بات کے لئے میرے پاس دلائل و علامات ہیں پس یہ احتمال قرین عقل ہے کہ نبی نے اسلام ظاہری کی حفاظت کے لئے بحکم خدا اصلی قرآن جس میں ائمہ کے نام اور منافقوں کے نام کی آیتیں تھیں اپنے محرم راز مثلاً علی کے پاس ودیعت رکھوا دیا تاکہ تمام لوگ مرتد نہ ہوجائیں کیونکہ آپکو ان کا حال معلوم تھا۔ کہ وہ ان آیات کو برداشت نہ کرسکیں گے اور آپ نے صرف اسی قدر قرآن ان پر ظاہر کیا جس کا ظاہر کرنا آپ کے نزدیک قرین مصلحت تھا اور چونکہ اصلی قرآن کے چھپا ڈالنے کا سبب صحابہ تھے اس لئے یہ کہنا کہ انہوں نے قرآن میں تحریف کردی بالکل صحیح ہے۔[۱]

۸۔ امام الشیعہ مولوی حامد حسین لکھنوی نے "استقصاء الافحام" جلد اول میں جابجا اقرار کیا ہے کہ تحریف قرآن کی روایات کتب شیعہ میں بہت ہیں اور وہ تحریف قرآن پر صراحۃً دلالت کرتی ہیں صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں

"تحریف قرآن کے متعلق اہل حق (ملت جعفریہ) کی روایات" صفحہ ۱۰ پر ہے کہ

"اگر اہل بیت طاہرین کی احادیث کثیرہ کی بنیاد پر بیچارے شیعہ قرآن کی تحریف کو مانتے اور تحریف قرآن کے متعلق کوئی کلمہ زبان سے ادا کرتے ہیں تو ان کو برا بھلا کہا جاتا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔"[۱]

صفحہ ۲۶ پر ہے کہ

"اگر اہل حق (ملت جعفریہ) ہادیان اسلام وائمہ کرام سے جو کہ اسرار الٰہی کے محافظ اور جناب رسالت پناہ کی روایات کے حامل ہیں۔ ایسی احادیث روایت کرتے ہیں۔ جن سے واضح ہوتا ہے کہ گمراہوں اور اب اصل آئمہ کے پاس موجود ہے جس کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پیغام نہ پہنچانے کا الزام عائد نہیں ہوسکتا تو اہل حق کے اس قول پر شور و فغان کرنا شروع کر دیا جاتا ہے"[۲]

نمونہ کے طور پر کتب شیعہ سے روایات تحریف قرآن اور ان کے علماء کے تینوں اقرار منقول ہوچکے۔ اب اہل انصاف واہل بصیرت خود فیصلہ کریں کہ شیعوں کا ایمان قرآن شریف پر ہوسکتا ہے یا نہیں پہلی دو وجہوں کا جواب تو نہ کوئی شیعہ دے سکتا ہے نہ دیتا ہے۔ البتہ اس تیسری وجہ کے جواب میں کتب اہلسنت سے بھی کچھ روایات نسخ کی۔ نکال کر پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تحریف قرآن تو کتب اہلسنت سے بھی ثابت ہے مطلب یہ کہ قرآن پر اپنا ایمان نہ ہوتا تو انہوں نے تسلیم کر لیا مگر اس جرم میں اپنے ساتھ اہلسنت کو بھی شریک کرنا چاہتے ہیں۔

جواب اس کا یہ ہے کہ ان سے کہنا چاہیے کہ

۱؎ واما اعتقاد مشائخنا رحمہم اللہ فی ذلک فالظاہر من ثقۃ الاسلام محمد بن یعقوب الکلینی طاب ثراہ انہ کان یعتقد التحریف والنقصان فی القرآن لانہ روی روایات فی ہذا المعنی فی کتابہ الکافی ولم یتعرض لقدح فیہا مع انہ ذکر اول الکتاب انہ کان یثق بما رواہ فیہ وکذلک استاذہ علی بن ابراہیم القمی فان تفسیرہ مملوء منہ ولہ غلو فیہ وکذلک الشیخ احمد بن ابی طالب الطبرسی۔

۲؎ قال آیۃ اللہ فی العالمین رحمہ اللہ فی عماد الاسلام بعد ذکر نبذ من احادیث التحریف الماثورۃ من سادات الانام علیہم آلاف التحیۃ والسلام مقتضیٰ تلک الاخبار ان التحریف فی الجملۃ فی ہذا القرآن الذی بین ایدینا بحسب زیادۃ بعض الحروف ونقصانہ بل بحسب بعض الالفاظ وبحسب الترتیب فی بعض المواضع قد وقع بحیث لا یشک فیہ مع تسلیم تلک الاخبار۔

۱؎ ومنہا انہ معلوم من حال النبی کما لا یخفیٰ علی المتفحص الذکی ذی الحدس الصائب انہ مع کمال رغبتہ علی تخلیفہ علیاً کان فی غایۃ التقیۃ من قومہ ولہذا عندی دلائل وامارات لا یسع المقام ذکرہا فیحتمل عند العقل ان النبی حفظاً لبیضۃ الاسلام الظاہر کلا ودع القرآن الذی نزل المشتمل علی نصوص اسماء الائمۃ واسماء المنافقین خلاء عند محرم اسرارہ کعلی مثلاً لئلا یرتد القوم باسرہم لما علم من حالہم عدم احتمال ذلک واظہر ہم بقدر ما علم المصلحۃ فی اظہارہ ولما کانوا ہم الباعثین علی ذلک کان لا ساغ النسبۃ الیہم فی محلہ۔

۱؎ در رد روایات تحریف قرآن بطریق اہل حق کہ اگر بیچارہ شیعہ نقصان احادیث کثیرہ اہلبیت طاہرین معصومین بوقوع نقصان در قرآن حرف تحریف ونقصان بر زبان آرد بجز سہام طعن وذم و مورد استہزاء و تشنیع گردد

۲؎ اگر اہل حق از حافظان اسرار الٰہی وحاملان آثار جناب رسالت پناہی کہ ہداۃ اسلام و آئمہ انام اند روایت کنند احادیثے را کہ دال است برآنکہ در قرآن شریف مبطلین و اہل ضلال تحریفے نمودند و تصحیفش بعمل آوردند اصل قرآن کما انزل نزد حافظان شریعت موجود است کہ دریں صورت اصلا بر جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نقصے و نقصے عائد نمی شود فریاد و فغان آغاز کنند۔

دو وجہوں کا جواب دیں اور کتب اہلسنت سے جو روایات انہوں نے نقل کی ہیں، تو ان روایات کیساتھ تینوں اقرار بھی ہمارے علماء کے نقل کریں جس طرح تمہارے علماء کا اقرار تحریف موجود ہے۔ اس مطالبے کے سنتے ہی بڑے سے بڑا شیعہ مجتہد مبہوت ہو جاتا ہے اہلسنت کی روایات کی بحث "النجم" کے مناظرہ حصہ اول" میں اور تنبیہ الحائرین" میں مفصل ہو چکی ہے اور خود علماء شیعہ کا اقرار بھی دکھا دیا گیا ہے۔ کہ

اہلسنت کی یہ روایات تحریف کی نہیں ہیں بلکہ نسخ کی ہیں۔ شیعوں نے قرآن شریف کی عداوت میں صرف یہی نہیں کیا بلکہ اسکے مشکوک بنانے کی کوشش میں اپنی عمریں برباد کر دیں۔ ہزارہا روایتیں تحریف کی گھڑیں۔ بیسیوں کتابیں تصنیف کیں بلکہ انہوں نے عداوت قرآن میں اور بھی بہت سی کارروائیاں کی ہیں۔ جن میں سے کچھ

ان تمام کارروائیوں کے دیکھنے کے بعد روز روشن کی طرح یہ بات ظاہر ہو جاتی ہے کہ بلاشک

مذہب شیعہ کی بنیاد عداوت قرآن پر ہے۔

شیعہ اپنی کتب میں جملہ اہلسنت کو بلا استثنار کافر اور ولد الزنا قرار دیتے ہیں۔

واللہ ان الناس کلھم اولاد بغایا ماخلا شیعتنا

لے قول امام باقر کافی کلینی کتاب الروضہ ص۱۳۵

خدا کی قسم شیعوں کے علاوہ تمام غیر شیعہ طوائف کی اولاد ہیں۔

یا اللہ مدد

ہم

جرنیل سپاہ صحابہؓ و نائب سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا محمد اعظم طارق اور سرپرست اعلیٰ سپاہ صحابہ پاکستان حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی صاحب اور دوسرے تمام مرکزی اور صوبائی قائدین کو جھنگ کا قومی اور صوبائی الیکشن جیتنے پر دل کی گہرائیوں کے ساتھ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور امید کرتے ہیں کہ ہمارے قائدین لا تثریب الیکم الیوم کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے سنی بھائیوں کو معاف کرتے ہوئے اخلاق کے اعلیٰ درجے کو بھی حاصل کر لیں گے۔ اور

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ قائدین کی حفاظت فرمائے اور غیب سے مدد فرمائے اور انہیں اپنے مشن میں کامیاب فرمائے۔

مبارکباد

منجانب صوفی محمد شفیع ملتان کباب ہاؤس چونگی ۱۴۔ ملتان

یا اللہ مدد

جھنگ کے ضمنی انتخابات میں عظیم الشان کامیابی حاصل کرنے پر

نائب سرپرست سپاہ صحابہؓ حضرت

محمد اعظم طارق

کو

دلی مبارکباد

پیش کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ سنی قوم کی بھرپور ترجمانی کریں گے

منجانب

صدر انجمن تاجران فروکہ ضلع سرگودھا

یا اللہ مدد

نائب سرپرست سپاہ صحابہؓ حضرت مولانا

محمد اعظم طارق

کو جھنگ کے قومی اور صوبائی اسمبلی کے ضمنی انتخابات میں فقید المثال کامیابی پر

ہدیہ تہنیت

پیش کرتے ہیں۔

منجانب رانا محمد وارث سرپرست سپاہ صحابہؓ ہنگ ضلع سرگودھا

وائس چیئرمین یونین کونسل جہانیاں شاہ

Scanned by CamScanner

خودمختار کشمیر کیوں؟

اسماعیلی شیعہ حکومت پر مشتمل ایک نئے عجمی اسرائیل کا قیام امریکی سازش ہے

ڈاکٹر سبطین لکھنوی کے قلم سے

خطۂ کشمیر کس جال میں اُلجھ گیا ہے؟

بین الاقوامی منصوبہ بندی کے مطابق کہنا یوں چاہیئے کہ کشمیری مسلمان اب کس کے جال میں آ رہے ہیں دام ایک ہو تو نشاندہی بھی کردی جائے لیکن کشمیر میں بسنے والی امت محمدیہ کے لئے ایسے بے شمار دام ہیں۔ جنہیں صیہونی اور صلیب پرست شاطر کھلاڑی اپنے شکار میں ہونے والے کشمیری مسلمانوں کے لئے بچھاتے رہے اور اب تک بچھاتے آ رہے ہیں۔ حال ہی میں کشمیر بنے گا "خودمختار" کا جو دام ہم رنگ زمین، عالمی طاقتیں لے کر آئی ہیں۔ کشمیری مسلمانوں کیلئے اس نئے جال کی نشاندہی کرتے ہوئے روزنامہ جنگ کے معروف تبصرہ نگار جناب اظہر سہیل نے ان چونکا دینے والے حقائق کو یوں بیان کیا ہے۔

"اب بدلتے ہوئے حالات میں مغربی طاقتوں بالخصوص امریکہ کو اب ایک ایسے اڈے کی ضرورت ہے۔ جہاں سے بیک وقت عوامی جمہوریہ چین افغانستان اور "وسطی ایشیا" کی ریاستوں پر کڑی نظر رکھی جا سکے اور جموں وکشمیر کے شمالی علاقوں کو اپنے اڈوں کے قیام کے لئے موزوں ترین خطہ قرار دیا جا چکا ہے اب تصفیہ طلب بات یہ رہ گئی ہے کہ "ریاست جموں وکشمیر" کو خودمختار ملک بنانے اور امریکہ کے زیر اثر رکھنے کے لئے کیا حکمت عملی اختیار کی جائے گی؟ اس سلسلے میں پہلی ضرورت یہ محسوس کی گئی کہ کنٹرول لائن کے دو طرف "ریاست جموں کی خودمختاری" کے نظریے کو مقبول عام بنایا جائے . . . اس ابتدائی عمل کے بعد امریکی منصوبہ بندی سے واقفیت رکھنے والے سفارتی مبصروں کے کہنے کے مطابق دوسرا مرحلہ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ پاکستان اور بھارت کو جموں وکشمیر کو خودمختار ملک کے طور پر تسلیم کرنے پر مجبور کرنے کے لئے ایک باقاعدہ جنگ کا انتظام کیا جائے گا۔ اور جنگ بندی کے بعد کسی اور معاہدہ تاشقند "یا معاہدہ شملہ" یا معاہدہ کیمپ ڈیوڈ کے ذریعے امریکہ کی سرپرستی میں خودمختار کشمیر کی دستاویز پر دستخط کرا لئے جائیں گے۔ جموں وکشمیر کو خودمختار ملک بنانے کی تجویز کی حمایت کرنے والوں کے مطابق امریکہ نے اپنے ایجنٹوں سے وعدہ کیا ہے کہ امریکہ اور یورپ کی تمام بڑی کمپنیاں بہت بڑے پیمانے پر سرمایہ کاری کے ذریعہ مجوزہ آزاد ریاست میں پائی جانے والی قدرتی جڑی بوٹیوں پر مبنی دوا سازی اور پھلوں کے ڈبوں میں بند کرنے ان کے جوس نکالنے کے کارخانوں کا جال بچھا دیں گی۔ اور جموں وکشمیر کو مشرق کا سب سے بڑا سیاحتی مرکز بنا ڈالیں گی [1]

جناب اظہر سہیل کے اس تجزیے کا ایک ایک لفظ بتلا رہا ہے کہ کشمیر کے مسئلے کو

پھر تلاطم میں لے گئیں موجیں
اس کو صورت دکھا کے ساحل کی

اور صاف نظر آ رہا ہے کہ عالمی استعمار خاکش بدہن کشمیر جنت نظیر کے حصے بخرے کرنے پر تلا ہوا ہے وہ چاہتا ہے کہ وادی کا کچھ حصہ اپنے ان وفادار مذہبی گماشتوں کو بھی بطور بخشش عطا فرما دے گی جن کے پیمان وفا کی مذہبی خصوصیت پر گذشتہ [2] اشتمال صلیبی سامراج کو مکمل یقین اور کامل وفاداری کا ایک ثبت دوام حاصل ہے وہ مذہبی طبقہ کونسا ہے؟ اس راز کی گرہ کشائی کرتے ہوئے جناب اظہر سہیل انکشاف کرتے ہیں کہ ہنزہ، گلگت، اسکردو، بلتستان بھی خودمختار کشمیر میں شامل کرا دیئے جائیں گے۔ بعض ذرائع کے مطابق شمالی علاقوں میں رہنے والے ایک فرقے کے روحانی پیشوا کو بھی اس منصوبے کا ہم نوا بنایا جا رہا ہے۔ اور مبینہ طور پر وہ بھی اس منصوبے کو عملی جامہ پہنانے میں دلچسپی رکھتے ہیں [1]

> **پاکستان کے شمالی علاقوں ہنزہ گلگت، اسکردو، بلتستان کو اسماعیلی شیعہ راہنما کے حوالے کر دیا جائے گا۔**
>
> امریکی پلان کے مطابق پاکستان کے شمالی علاقے

اُمت مسلمہ کے خلاف سیاسی غداریوں کی ایک طویل فہرست اسماعیلی راہنما پرنس آغا کریم خان کو اپنے اجداد سے ورثے میں ملی ہیں۔ سلطان صلاح الدین ایوبی کے خلاف صلیبی جنگوں میں عیسائی سامراج کے ساتھ بھرپور تعاون اور بیت اللہ سے حجر اسود کو چرا لینے کا ناپاک کارنامہ موصوف کے اجداد کے نام تاریخ نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے نقش کر رکھا ہے۔

پرنس آغا کریم خان کے آنجہانی دادا ہنر ہولی نیس آغا خان سوئم اپنی خود نوشت سوانح حیات میں لکھتے ہیں کہ (یہودیوں کے دنیا میں متمول ترین بینک کے مالکان) جیمز روتھ چائلڈ اور بیرن موریس ڈی روتھ چائلڈ پچاس سال تک اس کے بے تکلف اور اچھے دوست رہے۔ آغا خان کو ان دونوں نے مشورہ دیا کہ ہم نے (روتھ چائلڈ) نے "اسرائیل" کی ریاست بنوالی تم کیوں "اسماعیلیوں" کے لئے ایسی ہی ریاست نہیں بنوا لیتے۔ [2]

دنیا بھر میں متمول بینک کے یہودی مالکان کی طرف سے آغا سوئم کو ایک اسماعیلی سلطنت بنا لینے کا یہ مشورہ دراصل شکریہ تھا کہ اول آغا خان سوئم ہی یہودیوں کا نمائندہ بن کر امت مسلمہ کے آخری خلیفہ سلطان عبدالحمید خان سے یہودیوں

---

[1] جناب اظہر سہیل کی رپورٹ بعنوان "مسئلہ کشمیر ۔ قومی حکومت" مطبوعہ روزنامہ جنگ لاہور مطابق ۵ فروری ۱۹۹۲ء صفحہ آخر

[1] اخبار الفیا صفر الفیا ۲ کتاب Memoirs ص ۱۵۲ از آغا خان سوئم بحوالہ کتاب آغا خانیوں کے سیاسی عزائم مصنفہ ذکریا رازی ص ۵ شائع کردہ سواد اعظم اہلسنت چترال۔

[2] کتاب الفضا صفا و کتاب پرنس آغا خان از ایم ایچ زبیری ص ۱۵۶

کی ایک بستی بسانے کے لئے فلسطین میں زمین کا ایک ٹکڑا طلب کرنے کے لئے گیا تھا۔ ۱۲؎ ترکی کے مصطفےٰ کمال پاشا مرحوم نے سر آغاخان سوئم کی ان کی پراسرار سرگرمیوں کی نقاب کشائی کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ سر آغاخان اپنی خلافت قائم کرنا چاہتے تھے۔

قاچاری خاندان نے جب پرنس کریم آغاخان کے اجداد کو ایران سے نکال دیا تو انہوں نے برصغیر

یہودیوں نے آغاخان سوئم کو اسماعیلی ریاست قائم کرنے کی ترغیب دی۔

پر گورے سامراج کی غلامی زنجیریں پہنانے کے لئے بڑھ چڑھ کر مدد کی۔

وطن عزیز صوبہ سندھ خاص طور پر اسماعیلی دھرم کے روحانی پیشواؤں کی ریشہ دوانیوں کا مرکز تھا۔ جناب ذکریا رازی لکھتے ہیں۔ اب چونکہ (اسماعیلی پیشوا) حاضر امام کے پاس ایک منظم فوج "فدائی"، "دیوانوں" کی تھی۔ جو اپنے امام حاضر (خدا) کے حکم پر جان دے دینے میں پس و پیش نہ کرتے۔ ہر حکومت کا سربراہ متلاشی رہتا تھا کہ اُسے ان کا تعاون حاصل ہو جائے چنانچہ سندھ کے امیر (یعنی سندھ کے مسلم حکمران میران سندھ) جو انگریزی خطرے سے دوچار تھے۔ انہوں نے (اسماعیلی) حاضر امام کو مسلمان سمجھ کر اس پر اعتبار کیا۔ جب اُس (اسماعیلی) امام نے قرآن اور تلوار پر ہاتھ رکھ کر عہد و پیمان کر لیا تو اُسے اسماعیلی امام کو اپنا حلیف بنا کر اپنے فوجی راز بلکہ دورن پردہ سے آگاہ کیا۔ اس شخص نے انگریزوں سے مل کر سندھ کے تمام خفیہ معاملات جنگ ان (انگریزوں) پر ظاہر کر دیئے۔

نہ صرف یہ بلکہ اپنے کئی ہزار "فدائی" "دیوانوں" کی شہسوار فوج سے فرنگی کفار کی مدد کی۔ اور سندھ کے امیران کی بائیس ہزار بلوچ فوج کو شکست کا منہ دیکھنا پڑا۔ سندھ پر انگریزوں کا قبضہ ہو گیا۔ اب یہ الفاظ دیگر حاضر امام (خدا) نے جو خود کو مسلمان کہتا تھا۔ قرآن اور تلوار جن پر اس نے ہاتھ رکھ کر قسم کھائی تھی۔ پس پشت ڈال کر مسلمانان سندھ کو دھوکہ دیا۔ اور (سندھ کی ایک اسلامی سلطنت مسلمانوں کے ہاتھ سے چھین کر کافروں کو

بطور تحفہ پیش کی۔ ؎۱

ہفت روزہ تکبیر کراچی پاکستان کے شمالی علاقوں پر اسماعیلی ریاست قائم کرنے کے ناپاک عزائم خطرے کی نشاندہی کرتے ہوئے رقم طراز ہے کہ

"مولانا عبیداللہ چترالی کے بقول معتبر و مستند شواہد کے مطابق یہ (اسماعیلی) فرقہ گلگت، چترال اور درخاں کو ملا کر روس کی مدد سے ایک اسماعیلی اسٹیٹ بنانے کی فکر میں ہے اخباری اطلاع کے مطابق روس، درخان پر قبضہ کرنے کے بعد زیر زمین سرنگ بنانے میں مصروف ہے۔ تاکہ چترال اور گلگت کو براہ راست درخان اور روس کے ساتھ ملایا جائے اور یوں آغاخانی اسٹیٹ نے بارے میں روسی عزائم کو عملی جامہ پہنایا جائے۔ آغاخان نے روسی

شیعہ راہنما آغاخاں سوئم نے اسرائیلی حکومت کے قیام میں مدد دی۔

ساخت کے بہت سے ہیلی کاپٹر خرید کر چترال اور گلگت کے لئے وقف کر رکھے ہیں۔ جو بہ وجوہ کئی مسلمانوں کو ذہنی طور پر مرعوب کرنے میں عملاً مصروف ہیں۔ نیز سیاحت کے نام سے بہت سارے اہم مقامات پر کنٹرول حاصل کر کے اپنے

سندھ کے حکمرانوں نے آغاخاں دوئم کو مسلمان سمجھ کر اعتبار کیا۔ لیکن اس نے تمام راز انگریز تک پہنچا دیئے۔

لئے مرکز اور منصوبہ جات کے وسائل بنائے جا رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں پرنس کریم (ایچ) آغاخان کئی بار پاکستان کا دورہ کر کے گلگت سوات، چترال، پشاور اور دیگر کئی اہم مقامات میں اہم ہوٹلوں وغیرہ کو ٹھیکے پر حاصل کرنے میں کامیاب ہو چکے ہیں۔ ؎۲

؎۱ کتاب آغاخانیوں کے سیاسی عزائم از ذکریا رازی ص ۲۸، ۲۹ بحوالہ An Atchaal To Prince S. Khan از غلام علی ص ۶۰، کتاب The Aga Khan از Jackson Stanley ص ۱۴

؎۲ ہفت روزہ تکبیر کراچی مطابق ۲۵ فروری ۱۹۸۸ء ص ۱۲

روسی سامراج کو اللہ پاک نے ایک ایسی عبرتناک شکست مقدر کر دی کہ اب اس کا نام و نشان تک نیست و نابود ہو گیا۔ لیکن قاری فیض اللہ چترالی کے الفاظ میں ابھی تک یہ خطرہ موجود ہے کہ اقلیتیں ہمیشہ سازشوں سے ہی حکومت پر قبضہ کرتی ہیں۔ اسی پلان کے تحت پرنس علی خان (پرنس کریم خان کے والد) کو پاکستان کی فوج میں پشاور میں کرنل کا عہدہ دیا گیا اور اقوام متحدہ میں پاکستان کا نمائندہ مقرر کیا گیا۔ لیکن یہ پلان اس لئے ناکام ہو گیا کہ علی خان کا موٹر کے ایک حادثے میں پیرس میں انتقال ہو گیا۔ اس لئے اب ایک نیا منصوبہ بنانا پڑا۔ جس کے دو حصے ہیں۔

پہلے حصے کا مطلب شمالی علاقوں میں ایک شمالی اسماعیل ریاست قائم کرنا اور دوسرے حصے میں پورے پاکستان کی معیشت پر کنٹرول کر کے پاکستان پر اسماعیلی حکومت قائم کرنا ہے۔ یہ خواب اگر شرمندہ تعبیر ہو گیا تو اسماعیلیوں کی ایک الگ ملک کے لئے آٹھ سو سالہ جدوجہد کامیاب ہو جائے گی۔ اور تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ اسماعیلیوں نے اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لئے اپنے مخالفین کو قتل کرانے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ انہوں نے صلیبی جنگوں کے دور میں عیسائیوں سے سازش کر کے اسلام کے مشہور ہیرو سلطان صلاح الدین ایوبی کو بھی قتل کرنے کی کوششیں کیں۔ اس لئے یہ صرف حسن اتفاق نہیں ہے کہ علامہ احسان الٰہی ظہیر نے اپنی آخری کتاب اسماعیلیہ لکھی اور ان کے جلسے میں پھول کا گلدستہ پیش کر دیا گیا ؎۱

روس کی شرمناک تاریخی شکست کے بعد اسی منصوبہ کو "نیو ورلڈ آرڈر" کے تحت اب امریکہ بہادر پایہ تکمیل تک پہنچانے میں مصروف ہے اور جس مذہب کے عقائد یہ ہوں۔ ان کے ساتھ بھرپور سیاسی اور مالی تعاون کرنا تثلیث پرست صیہونیت نواز سامراج کا اولین فریضہ بن جاتا ہے۔

؎۱ ہفت روزہ تکبیر کراچی مطابق ۲۵ فروری ۱۹۸۸ء ص ۱۲

آغا خانی مسلک کیا ہے؟

اسماعیلی فرقے کی مستند کتابوں کے حوالے سے ایک جائزہ

● میں براہ راست حضرت محمدؐ کی نسل سے تعلق رکھتا ہوں اور دو کروڑ مسلمانوں کی تعداد مجھ پر یقین رکھتی ہے۔ مجھے اپنا روحانی پیشوا مانتی ہے۔ مجھے خراج ادا کرتی اور میری عبادت کرتی ہے اس وجہ سے کہ میری رگوں میں پیغمبرؐ کا خون ہے (آغا خان سوئم)

ایوریونگ گائیڈ، از قاسم علی ایم جے، شائع کردہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن پاکستان کراچی

● ہندو بھی اور مسلمان بھی روئیں گے۔ برہمن جوتشی بھی پران پڑھ کر روئیں گے۔

مُلّا اور قاضی بھی قرآن پڑھنے کے باوجود روئیں گے اپنی کٹیا میں بیٹھے ہوئے جوگی بھی روئیں گے۔

جھوٹے دھیان کرتے بھی روئیں گے۔

کیونکہ ان کو شاہ برحق (امام) کی حفاظت نصیب نہ ہوئی۔

یہ سب گمراہ لوگ پیر (امام) کو نہ پہنچاننے کی وجہ سے روئیں گے۔

بس وہ نہیں روئیں گے جن کو ست گر (امام) مل گیا۔

ان کو تو نر علی مل گئے۔

ان کی حقیقت کا کیا کہنا۔

حوالہ: گنان نمبر ۳، صفحہ ۵، مقدس گنان کا مجموعہ از پیر صدر دین، یکے از مطبوعہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے بھارت، بمبئی۔

س۔ ہم کلمہ میں حضرت علی کا نام کیوں لیتے ہیں؟

ج۔ حضرت مولا مرتضےٰ علی میں خدائی نور ہونے کی وجہ سے اور حضرت علی کا مبارک نام لینے سے خدائی نور کی شناخت ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے ہم حضرت مولا مرتضیٰ علی کا نام کلمہ میں۔ علی اللہ یعنی اللہ میں سے علی ہیں یا علی میں خدا کا نور ہے۔

حوالہ: مارگ درشیکا، از مشنری علی بھائی بابوانی ریلیجس نائٹ اسکولز کیلئے خاص درسی کتب صفحہ ۳۴، مطبوعہ: اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے ہند بمبئی۔

● مرشد یعنی امام حاضر کو ہر بات کی خبر ہے۔ اگر وہ یہ کہہ کہ مہر (یعنی امام کی تصویر) کہ کہلائے شراب کو سجدہ کرو، تو کرنا چاہیئے، کیونکہ مرشد کا فرمان ہے مرتضیٰ علی بزرگ ہیں ان کے فرمان ماننے چاہئیں کیونکہ وہ خود اپنی قدرت سے گناہ بخش کر جنت میں بھیج سکتے ہیں۔

● خلیفہ عثمان کے وقت میں کچھ حصہ قرآن شریف میں سے نکال دیا گیا ہے اور کچھ حصہ بڑھا دیا گیا ہے۔

امام حاضر کے پاس ہر وقت ایک نئی چیز ہوتی ہے۔ یہ اس وقت بتانے کی نہیں ہے۔ بعد میں ہم بتلائیں گے۔

● عورتیں جو برقعے پہنتی ہیں وہ اچھی بات نہیں ہے۔ مگر اپنے دل کی آنکھوں پر حیاء کا برقعہ ڈالو۔ تاکہ تمہارے دل میں کبھی کوئی برا خیال نہ آئے۔

● لوگ کربلا میں جاکر اپنا وقت کیوں پھوگٹ میں ضائع کرتے ہیں؟ حضرت امام حسین جماعت خانہ میں تشریف فرما ہیں۔ اسواسطے جماعت خانہ میں آئیے۔

● آج کے دن تک جتنے گناہ آپ لوگوں نے کئے وہ سب ہم معاف کرتے ہیں۔ اب آئندہ گناہ نہ کرنا۔

● ہمارے سارے روحانی بچوں کا مذہبی اور معاشرتی فرض اولین ہے کہ اپنی پوری وفاداری سے اور کل طاقت سے برٹش حکومت سے تعاون کریں۔ سلطنت (برطانیہ) اپنے مذہب، اپنے مقصد اصلی آزادی کی محافظ ہے۔ اس لئے اس وقت پُرخلوص وفاداری کے ساتھ لاتناہی خدمات انجام دینی چاہئیں۔

(آغا خان سوئم کے فرامین کا مجموعہ)

کلام امام مبین، یکے از مطبوعہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا، بمبئی۔

● یاد رکھنا چاہیئے کہ امام حاضر کے فرامین کی اطاعت اللہ کی اطاعت ہے۔ امام حاضر کے احکام کی خلاف ورزی اللہ کے احکام کی خلاف ورزی ہے۔

حوالہ: کلام الرحمٰن فرامین امام مبین۔ از اپیجا۔ سلطان ۷۰، نور محمد۔ مطبوعہ: اسمٰعیلیہ پرنٹنگ پریس بمبئی۔ برائے اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے افریقہ تنزانیہ

دوسرا سبق۔ یا علی مدد

یا علی مدد ہمارا سلام ہے۔

"مولا علی مدد" سلام کا جواب ہے۔

یا علی بابا ہماری مدد کرتے ہیں۔ اٹھتے بیٹھتے یا علی مدد بولتے رہنا۔ گھر سے باہر نکلتے وقت "یا علی مدد" بولنا۔ مذہبی اسکول میں داخل ہوتے وقت "یا علی مدد" کہنا۔ گھر میں داخل ہوتے وقت "یا علی مدد" کہنا۔ ماں باپ کو "یا علی مدد" کہنا (سلام کے طور سے) بھائی اور بہن کو یا علی مدد کہنا۔

پہلا سبق ہم امامی اسمٰعیلی، امام حاضر کے مرید خدا کا نور جو "امام حاضر میں" روشن ہے۔ اس کو سجدہ کرتے ہیں۔

دوسرا سبق قرآن شریف کی صحیح سمجھ اور اس کے چھپے بھیدوں کے صحیح معنیٰ اور صحیح علم "امام حاضر" کو ہی ہوتا ہے۔ "امام حاضر" قرآن ناطق (یعنی بولتا ہوا قرآن) ہے اسلئے اس کے فرمانوں کے مطابق عمل کرنا چاہیئے۔ اس کے فرمانوں پر عمل کرنے والے دنیا میں فلاح پاتے ہیں۔

امام کا ہاتھ خدا کے ہاتھ کے برابر ہے امام کا چہرہ خدا کے چہرے کے برابر ہے۔ عقیدت سے امام کا دیدار کرنے والا خدا کا دیدار کر رہا ہے۔

حوالہ: شکشن مالا نمبر ۳، منظور شدہ درسی کتاب برائے ریلیجس نائٹ اسکولز۔

یکے از مطبوعہ اسمٰعیلیہ ایسوسی ایشن برائے انڈیا، بمبئی۔

● قرآن کے چالیس پارے ہیں۔ جس میں سے تیس پارے اس دنیا میں ہیں۔ اور دس پارے جو باقی رہے ہیں وہ اس (امام) کے گھر میں ہیں۔ ان (دس پاروں) کو اطہر وید کہتے ہیں۔ ست گر (امام) کی زبان یہی (دس سپارے) ہیں۔

● جو کوئی بھی یقین سے اس کے اللہ کو علی کہتے ہیں اور جو اللہ کو علی ہی لکھتے ہیں۔ حضرت علی نے حضرت محمد مصطفےٰؐ کا پیر کی حیثیت سے تقرر کیا وہ یعنی علی اور محمدؐ دونوں ایک ہی ہیں۔

لوگ ان کو الگ الگ خیال کرتے ہیں۔

حضرت علی کو خالق وشنو کہیئے اور نبی حضرت محمد برہما کا اوتار ہیں۔

بقیہ صفحہ [illegible]

ضمنی انتخابات کی کہانی قومی اخبارات کی زبانی

۱۶ فروری سے ۲ مارچ اور پھر ۵ مارچ تک جھنگ کے انتخابات کے متعلق قومی اخبارات نے جو کچھ لکھا ہم نے قارئین کے استفادے کے لئے اُسے ایک جگہ اکٹھا کرنے کی کوشش کی ہے

(ایڈیٹر انچارج)

روزنامہ پاکستان لاہور — THE DAILY Pakistan LAHORE

روزنامہ نوائے وقت لاہور — DAILY NAWA-I-WAQT LAHORE

روزنامہ جنگ لاہور — THE DAILY JANG LAHORE

انجمن سپاہ صحابہ کے سیکرٹری جنرل گرفتار

جھنگ میں چند روز تک فوج طلب کر لی جائیگی

جھنگ میں ضمنی انتخاب ○ مسلم لیگ اور سپاہ صحابہ کے درمیان براہ راست مقابلہ

40 کروڑ سے دو لاکھ اہل ایمان کا ضمیر نہیں خریدا جا سکتا

حالات حکمرانوں کے ہاتھوں سے بے قابو ہو رہے ہیں

80 فیصد سے زائد ووٹ لے کر کامیابی حاصل کروں گا - اعظم طارق

جھنگ کو امن کا گہوارہ بنایا جائے گا - وائیں

n town

Scanned by CamScanner

حق نواز ایم این اے کیوں بننا چاہتا تھا

امیر عزیمت شہیدؒ کی تقریر سے اقتباس

آپ حضرات کو خوب علم ہے کہ ہم نے الیکشن ایک نظریہ کی بنیاد پر لڑا ہے۔ الیکشن برائے اقتدار برائے کرسی نہیں لڑا۔ اگر میں الیکشن برائے اقتدار اور برائے کرسی لڑتا تو مجھے صوبائی سیٹ پر بھی کاغذات نامزدگی داخل کروانے چاہیئے تھے۔ اور اس پر میرے لئے لڑنا بہ نسبت قومی اسمبلی کے قدرے آسان ہوتا لیکن ایسا نہیں کیا ہے۔ باوجود بعض دوستوں کے اصرار کے میں نے ایسا نہیں کیا۔ میں نے الیکشن اس نظریہ پر لڑا ہے کہ اصحاب رسولؐ کیلئے آئین بننا چاہیئے۔

میرا نقطۂ نگاہ اور نظریہ اسمبلی میں پہنچنے کا اصحاب رسول کیلئے آئینی تحفظ حاصل کرنا تھا۔ اور اسی بنیاد پر آواز اٹھانا مقصود تھا۔ چنانچہ اسی نظریہ پر میں نے میری جماعت نے کاز کو سمجھا اور آج الحمد للہ یہ درست ہے کہ میں قومی اسمبلی کا ممبر منتخب نہیں ہو سکا ہوں۔ لیکن اتنا ضرور ہو گیا ہے کہ آئندہ اس سیٹ پر کوئی آسانی کے ساتھ کاغذات نامزدگی داخل کرانے کی جرأت نہیں کر سکے گا وہ سو مرتبہ پہلے سوچے گا۔ اور اسکے بعد میری موجودہ قوت ہو گی پھر جاکر وہ تیار ہوگا کہ اسے الیکشن لڑنا چاہیئے یا نہیں۔

جھنگ شہر سے میں جیتا ہوں

ہم نے جس کاز پر محنت کی تھی جس نظریہ کی جنگ لڑی تھی۔ اس نظریہ کو اڑتیس ہزار آدمیوں نے جھنگ میں ووٹ دیئے ہیں جس جھنگ میں یہ طعنہ دیا جاتا ہے کہ شاید اس کے ساتھ چند جذباتی نوجوان ہیں۔ اس جھنگ نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ چند جذباتی نوجوان نہیں ۳۸ ہزار آدمی ہیں۔ اور ان ۳۸ ہزار انسانوں نے میرے اس کاز کو قبول کیا ہے۔ اور اس کو پذیرائی بخشی ہے اور مجھے اپنے شہر سے کوئی گلہ نہیں ہے۔ شہر سے جیتنے ہر پولنگ اسٹیشن سے الیکشن جیتا ہے۔

میں اہل شہر کا جتنا شکریہ ادا کروں وہ کم ہو گا شہر پڑھے لکھے لوگوں کا مرکز ہوا کرتا ہے۔ جو لوگ تعلیم یافتہ تھے۔ سوچ رکھتے تھے۔ ذہن رکھتے تھے۔ ان لوگوں نے عابدہ حسین کو مسترد کیا ہے۔ چند دیہاتی جنکو نظریات کی قدر و منزلت اتنی معلوم نہیں جتنی پڑھے لکھے لوگوں کو معلوم ہوتی ہے اگرچہ میں گلہ دیہات سے بھی نہیں کرنا چاہتا ہوں۔ دیہات سے بھی ایک بڑی تعداد ان لوگوں کی ہے جن لوگوں نے

دیوبندی۔ بریلوی، اہلحدیث تینوں مکاتب فکر نے بلا امتیاز میرا ساتھ دیا ہے

میرے اس موقف کو قبول کیا ہے۔ شہر میں بھی وہ لوگ نکل آئیں گے۔ جنہوں نے ہمارے اس کاز کے برعکس ووٹ استعمال کیا اور دیہات میں بھی وہ لوگ ہیں۔ لیکن دونوں میں تھوڑا سا فرق ہے۔ دیہات میں جس نے ہمارے کاز کے خلاف ووٹ استعمال کیا ہے اس نے

میں اپنے کاز کو ووٹ نہ دینے والوں کو قومی غدار سمجھتا ہوں۔

ناسمجھی میں کیا اور شہر میں جس نے ہمارے اس کاز کے خلاف ووٹ استعمال کیا ہے اس نے نالائقی کرکے استعمال کیا ہے اس نے بک کر استعمال کیا ہے۔ غداری کرکے استعمال کیا ہے اور نظریہ کو دانستہ نقصان پہنچانے کی غرض سے استعمال کیا ہے لیکن اس کے باوجود شہر مبارکباد کا مستحق ہے کہ اس نے مغرب زدہ مذہب و دین سے بیزار خاتون کو مسترد کیا ہے اور نظریہ کو ووٹ دیا ہے۔ شہر میں کوئی پولنگ اسٹیشن ایسا نہیں۔ جس سے وہ جیتی ہے اور پھر اس کی جیت بھی ایک ڈرامائی انداز میں ہوئی ہے۔ ذوالفقار بخاری نے رات ہی رات عابدہ حسین کے حق میں بیٹھنے کا فیصلہ

اور جہاں جہاں اس کی قوت تھی وہ ووٹ اس نے عابدہ حسین کو لے کر دیئے۔ اگر میرے مقابلے میں لڑنے والا سنی امیدوار بھی غیرت کی گولی کھا لیتا وہ بھی جاکر لیتا کہ کل یہ الیکشن جیتنے والے لوگ صرف یہ نہیں کہ حق نواز کے ساتھ جیتنے والے لوگوں کے دروازوں کے سامنے ننگا ڈانس کریں گے۔ میری سنیت کے دروازے پر ننگا ڈانس کریں گے اور آج وہ حقیقت کھل کر سامنے ہے۔ جلوس آپکے شہر میں نکلا ہے ننگا ڈانس کیا گیا ہے اور ایک شخص نے چادر اتار کر واضح لفظوں میں یہ کہا ہے کہ اسلام آگیا ہے دیکھنا ہے جس نے دیکھ لو۔ (نعوذ باللہ)

واضح لفظوں میں میں پوچھنا چاہوں گا ان لوگوں سے جن لوگوں نے ہمارے کاز اور نظریہ کو ووٹ نہیں دیا۔ اور اپنے آپ کو مسلمان بھی کہتے ہیں۔ میں ان سے پوچھنا چاہتا ہوں اور اس شخص کو ننگا ڈانس کرنے کا وقت دینے والے کون ہیں۔ اس شخص کو اسلام کا مذاق اڑانے کی قوت دینے والے کون ہیں۔ دیوبندی۔ بریلوی، اہلحدیث تینوں مکاتب فکر نے بلا امتیاز میرا ساتھ دیا ہے

میں ان تمام مکاتب فکر کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ جن لوگوں نے سنی کاز کے برعکس ووٹ دیا ہے میں انہیں نہ دیوبندی سمجھتا ہوں۔ نہ بریلوی سمجھتا ہوں۔ نہ اہلحدیث سمجھتا ہوں۔

میں ان لوگوں کو قومی غدار سمجھتا ہوں۔

ہو سکتا ہے کہ میں آئندہ پانچ سالوں میں زندہ نہ رہوں

میں آج ان تینوں مکاتب فکر کا شکر گزار ہوں کہ ان کی ذمہ دار شخصیات نے بھی ساتھ دیا۔ کارکنوں نے بھی ساتھ دیا۔ بریلوی نوجوان تھے تو انہوں نے ساتھ دیا۔ دیوبندی نوجوان تھے تو انہوں نے ساتھ دیا ہے۔ اہلحدیث نوجوان تھے تو انہوں نے ساتھ دیا

Scanned by CamScanner

اوران تمام مکاتب فکر کی ذمہ دار شخصیات تھیں تو انھوں نے ساتھ دیا ہے۔ لہٰذا ہمارا کوئی کارکن اور کوئی دوست کسی گلی اور چوک میں یہ کہتا ہوا نظر نہیں آنا چاہیئے۔ کہ ہمیں بریلویوں نے ووٹ نہیں دیا۔ وہ یہ کہیں کہ ہمیں ووٹ بریلویوں نے بھی دیئے ہیں۔ اہلحدیثوں نے بھی ووٹ دیئے ہیں۔ دیوبندیوں نے بھی ووٹ دیئے ہیں۔ ہمیں ووٹ ان لوگوں نے نہیں دیا جو بریلویت کے بھی دشمن تھے۔ اہلحدیث کے بھی دشمن تھے۔ دیوبندیت کے دشمن تھے۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ وہ سنیت کے دشمن تھے۔ اس سے بڑھ کر وہ بکاؤ مال اور قومی غدار طبقہ تھا۔ ان کا ان تینوں مکاتب فکر سے کوئی تعلق نہیں۔ گندی مچھلیاں ہیں۔

منافقین ہر پارٹی اور ہر جماعت میں ہوتے ہیں۔ منافقین سے کوئی پارٹی کوئی جماعت محفوظ نہیں رہ سکتی ہے۔ اسلئے کسی بھی طبقہ کو یہ نہ کہا جائے کہ انھوں نے ہمیں ووٹ نہیں دیا۔ وہ لوگ اس کھاتے سے نکل چکے ہیں۔

ہم نے ایک نظریہ کی جنگ لڑی تھی۔ جیسے میں نے عرض کیا ہے۔ اسی کاز پہ ہم نے محنت کی ہے۔ اور اس پہ بڑی کامیابی سے ہم نکلیں ہیں اور یہی بات میں پہلے کہتا ہوں کہ آپ دشمنانِ اصحابِ رسول کی قوت کو مضبوط نہ کریں۔ ان کی قوت مضبوط ہوگی حق نواز کا کچھ نہیں بگڑے گا۔ ان کا غلیظ زبانیں نت نت لمبی نکلیں گی۔ آج آپ نے دیکھا ہے کہ عابدہ حسین کے غنڈوں نے جلوس نکال کر واضح لفظوں میں کہا ہے کہ صحابہ کے کھوٹو بھاگ جاؤ۔ کہیں ننگا ڈانس کیا ہے۔ چادریں اتار کر کہ اسلام آگیا ہے۔ اور کسی جگہ کہا ہے کہ اگر ابوبکرؓ و عمرؓ سچے ہوتے تو حقنواز جیت جاتا۔

میں عابدہ حسین سے کہتا ہوں۔ تجھے شہر نے مسترد کیا ہے غنڈوں کو باز رکھو۔ اگر تم نے بلڑ بازی بند نہ کی تو کل میرے کارکن بھی غنڈہ گردی کے خلاف بدمعاشی کے خلاف تشدد کے خلاف احتجاجی جلوس نکالیں گے۔ یہی گھوڑا یہی میدان ضلعی انتظامیہ تماشائی کیوں بنی ہوئی ہے۔

اگر عابدہ حسین ۴۸ ہزار کی نمائندہ ہے تو ۳۰ ہزار کا میں بھی نمائندہ ہوں اور شہر کا نمائندہ ہوں۔ وہ شہر کی نمائندہ نہیں ہے۔ شہر کا نمائندہ حقنواز ہے۔ کسی در پہ ننگا ڈانس برداشت نہیں کیا جائے گا۔

کسی جگہ اصحاب رسول پر تبرا برداشت نہیں کیا جائے گا۔

کسی کتے کی نکلی ہوئی زبان گوارہ نہیں کیجائیگی

میری آج کی تقریر انتظامیہ کیلئے پالیسی بیان تصور کیا جانا چاہیئے۔ تم نے الیکشن جیتا ہے جن لوگوں نے تم کو ووٹ نہیں دیا۔ ان کے دروازوں پہ ننگا ڈانس کرکے گالیاں کیوں دیتے ہو۔ انہوں نے ضمیر کی آواز کو بلند کیا ہے نہیں ووٹ نہیں دیا۔ جمہوریت کی آواز یہی ہے۔ جمہوری ذہن کو قبول کرتے ہوئے تم اسمبلی میں جاؤ۔ اگر تم میں توفیق ہے لیکن جو لوگ آج اسلئے بدلہ و انتقام لینا چاہتے ہوں جنہوں نے ان کو ووٹ نہیں دیا۔ آپ بتلائیں کہ ان کا ذہن جمہوریت کا ہے یا فرعونیت سے بھرا ہوا ہے۔

عابدہ حسین کے چمچوں کو یہ بھول جانا چاہیئے کہ عابدہ حسین ممبر بن کر انہیں چھڑوائے گی۔ عابدہ ممبر بن جانے کے باوجود بھی آج مجھ سے بڑی قوت نہیں رکھتی ہے۔

ڈپٹی کمشنر نوٹس لے!

میں بڑے ادب اور احترام کے ساتھ ڈپٹی کمشنر صاحب اور ایس ایس پی صاحب سے درخواست کر رہا ہوں کہ جلوس بازی کی غنڈہ گردی ختم ہونی چاہیئے۔ نہ ہوئی انتظامیہ نے نوٹس نہ لیا اور یہ جلوس نہ روکے۔ پھر مجھے بھی حق ہے کہ ہم اس غنڈہ گردی کے خلاف احتجاجی جلوس نکالیں۔ اگر ان کا جلوس نہیں رکا جا سکا تو پھر ہمارا بھی نہیں روکا جا سکتا۔

میں عرض یہ کر رہا ہوں۔ دو پارٹیاں دو جماعتیں دو نظریے الیکشن لڑتے ہیں۔ ایک پارٹی ایک جماعت ایک فرد کامیاب ہوتا ہے۔ انسانیت شرافت اور جمہوری ذہن کا یہ تقاضا ہے کہ جن لوگوں نے ووٹ دیا ہے ان کا شکریہ ادا کیا جائے اور جنہوں نے نہیں دیا ہے۔ انہیں آئندہ اپنے موقف پر قائل کرنے کی کوشش کرے اور یہ سوچے۔ کہ جن لوگوں نے آج میرے اس پروگرام کا ساتھ نہیں دیا۔ اس کی وجوہات کیا ہیں۔ کیا ان لوگوں نے مغالطہ میں ووٹ نہیں دیا۔ ان لوگوں نے بک کر ووٹ نہیں دیا یا ان لوگوں نے اس نظریہ کو ذہن سے قبول کیا۔ یہ وجوہات ہوتی ہیں۔ جو ایک کامیاب امیدوار کو بھی ان پر نگاہ رکھنا پڑتی ہیں۔ اور جو کامیاب نہ ہوا اسے بھی اس پہ نگاہ رکھنا پڑتی ہے۔ پھر جب ایک ممبر کامیاب ہوکر نیشنل اسمبلی میں پہنچنا چاہتا ہے۔ اور اس کا دعویٰ یہ ہے کہ میں ملک میں عدل چاہتا ہوں انصاف چاہتا ہوں شرافت چاہتا ہوں۔ آئین کی بالادستی چاہتا ہوں تو جب اس کا دعویٰ ہے کہ میں جمہوریت اور جمہوری ذہن چاہتا ہوں۔ یا کہ نہیں چاہتا۔ تو پھر اسے کامیاب یا ناکام ہونے کے دونوں صورتوں میں ایسا کوئی اقدام نہیں کرنا چاہیئے جس اقدام سے فساد پھیلتا ہو۔

جس اقدام سے غنڈہ گردی جنم لیتی ہو اور جس اقدام سے نقصانات جنم لیتے ہوں جو ممبر کامیاب ہونے کے بعد ہلڑ بازی کراتا ہے اپنے کارکنوں سے غنڈہ گردی کراتا ہے۔ یا ان ووٹروں کے دروازوں پہ جنہوں نے اس کو ووٹ نہیں دیا ان دروازوں پہ اگر وہ ننگا ڈانس کرواتا ہے تو یہ جمہوریت نہیں ہے۔ انصاف نہیں ہے۔ بلکہ یہ بدمعاشی ہے جیسے کوئی صحت مند معاشرہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ پھر یہ ظلم کہ ایک گلی اور ایک بازار سے جلوس نکل رہا ہے گالیاں دے رہا ہے۔ توڑ پھوڑ کر رہا ہے تو کیا اس جلوس نے ووٹ کیا ہے۔ کہ اس گلی کے سارے لوگوں نے اس کے خلاف ووٹ دیا ہے۔ اس میں ایسے بھی تو آسکتے ہیں۔ جنہوں نے ووٹ انکے حق میں کاسٹ کیا ہو۔ ان کے گھر میں ماں بہن ہیں وہ بھی ننگی گالیاں سن رہی ہیں۔ تو پھر اُسے ووٹ دینے کا کیا فائدہ ملا۔ اگر اسطرح وہی تبرا سنتا ہے۔ کہ جو اس کے مخالف سن رہے ہیں۔ تو اسے ووٹ دینے کا کیا فائدہ۔ یہ گندی رسم ہے۔ گندہ رواج ہے کہ کامیابی کے بعد جلوس نکالو۔ ننگا ناچ کرو۔ کامیابی کے بعد انسانیت کا تقاضا تو یہ ہے کہ آدمی اپنے رب کے سامنے سجدہ ریز ہو فرعونیت کا تقاضا یہ ہے۔ جو بازار میں ہو رہا ہے انسانیت کا تقاضا ہے کہ خالق کا شکریہ ادا کیا جائے۔

Scanned by CamScanner

اور شیطنت کا تقاضا یہ ہے کہ ننگے ڈانس کئے جائیں۔ یہ واضح فرق ہے۔ ہمارے کارزمیں اور ہمارے مخالف فرقے کا نہیں۔

دو دو ٹکے کے آدمی اور بکاؤ مال وہ لوگوں کے دروازوں کے سامنے ماں بہن کی گالی بھی برداشت کر جائیں گے۔ ہم ذاتی گالی بھی برداشت کر جائیں گے ہم ننگا ڈانس بھی شاید برداشت کر جائیں۔ لیکن ہم اصحابِ رسولؐ پر تبرا برداشت نہیں کریں گے۔

مجھے ووٹ دیا ہے۔ میری زندگی اور موت انکے ساتھ وابستہ ہے۔ میں انکے غم اور خوشی میں ہمیشہ شریک رہونگا۔ آج کے بعد میری جماعت کے دفاتر دیہات میں شہر میں محلہ جات میں کھل جائیں گے۔ جس کو جو تکلیف ہو گی۔ وہ دفتر میں نوٹ کرائے گا۔ اگلی جنگ میں یہاں لڑ رہا تھا۔ میری جماعت اسمبلی میں لڑے گی۔ مطمئن رہنا چاہیئے۔ آپ کو ہر لحاظ سے جو

سجدہ بھی کرے۔ کہ اس نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے۔ اس کے بعد بھی آئے تو سر آنکھوں پر۔

اس پالیسی کے ساتھ کہ جتنے لوگوں نے ووٹ دیئے ہیں وہ مایوس نہ ہوں۔ ان کے غم ان کی خوشی اور انکی تکلیف میں ہم برابر کے شریک رہیں گے۔

کیا ہوا۔ اگر اسمبلی میں میری آواز نہیں۔ آپ مضبوط ترین بن کر آگے نکلیں آپ نے مزید کام کرنا ہے ہو سکتا ہے کہ میں آئندہ پانچ سالوں میں زندہ نہ رہوں۔ ہم نے کسی کا کام اس لالچ میں نہیں کرنا کہ دوبارہ الیکشن لڑنا ہے ہو سکتا ہے کہ میں پانچ سال تک زندہ نہ رہوں۔ ہم نے کام کرنا ہے ان کی قربانی کی بنیاد پر کہ انہوں نے ہمارے اس کاز کو ووٹ دیا ہے آئندہ لالچ کی بنیاد پر نہیں اس بات پر کہ انہوں نے ساتھ دیا ہے۔ تعاون کیا ہے اور ایک کاز کو مضبوط کیا ہے اس بنیاد پر فرض ہو گیا ہے کہ ہم اب ان کے غم دکھ اور خوشی میں شریک ہوں۔ اور جہاں تک ہو سکے ہم ان کا تعاون کر سکیں۔ یہ مطلب عام ہے جو آئیگا ہم اس کے تعاون کے لئے رات دن تیار رہونگے۔

میں کثرت سفر پر رہا کرتا تھا۔ اب میں نے عہد کر لیا ہے کہ میں تین دن جھنگ میں مذہبی دورے اور مدح اصحاب رسول کی تحریک کو چلاؤں گا۔ تین دن تک آپ کو رات بھی میسر ہونگا۔ دن بھی میسر ہونگا۔ میں سارا ہفتہ رہتا۔ لیکن میری جماعت پورے ملک میں ہے۔ میں نے اس تحریک کو باقی رکھنا ہے۔ اس لئے تین دن ہفتہ، اتوار اور پیر یہ مسلسل ایام ہیں۔ آپ کو میسر آؤنگا۔ آپ رات کے ۱۲ بجے آئیں گے تو میں آپ کو میسر آؤنگا۔ آپ دن کو آئیں گے تو میں میسر آؤنگا۔

اب میری زبان صرف ایک محلہ ایک شہر یا ایک علاقے تک ہی نہیں۔ وہ آواز ملکی آواز ہے میں آج اپنے اس عہد سے ہٹ کر نہ دین کو نقصان پہنچا سکتا ہوں۔ نہ سراج کے تقدس کو نقصان پہنچا سکتا ہوں۔ نہ ہی میں نے سیاست عام سیاستدان کی طرح کی ہے نہ میں نے الیکشن کی مہم عام سیاستدان کی طرح چلائی نہ وعدہ کسی کے ساتھ عام انسان عام لیڈر کی طرح کرنا چاہتا ہوں۔ میں نے کل بھی کہا تھا۔ کہ آپ صوبائی سیٹ پر آزاد ہیں۔ میں آج بھی کہتا ہوں

آج کے بعد جس کو کوئی تکلیف ہو میرے دفتر میں آ کر نوٹ کرائے۔

بھول جانا چاہیئے۔ ان کو پھر شہر میں ہو کہرام مچے گا۔ اس کی ذمہ داری مجھ پر یا میرے کارکنوں پر عائد نہیں ہو گی۔ اس کی ذمہ داری انتظامیہ پر یا عابدہ پر آئے گی۔ اس لئے اگر اس کا کوئی جمہوری ذہن ہے کوئی رتی بھر اس میں جمہوریت ہے اُسے اپنے غنڈوں کو روک دینا چاہیئے۔ کہ مت شہر میں یہ جلوس نکالو۔ اگر وہ نہیں روکتی ہے۔ انتظامیہ نہیں روکتی ہے۔ تو پھر آپ بھی تیاری کریں۔ قیادت میں خود کرونگا۔

اگر میری موجودگی میں عابدہ کے غنڈے شہر میں اصحاب رسولؐ پر تبرا کر جائیں۔ پھر میری کوئی زندگی نہیں ہے۔ میری ضرورت اسوقت تک ہے۔ جب تک میں اصحاب رسولؐ کی عزت کا تحفظ کر جاؤں۔

دیہاتی ہیں بلکہ یہ بھی کہتا ہوں کہ جن لوگوں نے مجھے ووٹ نہیں دیا۔ اور سنی کاز کو نقصان پہنچایا ہے میں انہیں بھی کہنا چاہتا ہوں۔ کہ اگر آج بھی تم میرے ساتھ آؤ گے انسانیت کی بنیاد پر تمہارے ساتھ بھی چلوں گا۔ میں ایک وسیع القلب ذہن رکھتا ہوں۔ اگر میرے دل میں کہیں تنگی آتی ہے تو بھی وہ اصحابِ رسولؐ کے دشمنوں کے لئے آتی ہے۔ میں اصحابِ رسولؐ کیلئے تبرا برداشت نہیں کر سکتا، اس کے لئے آپ مجھے تنگ نظر کہیں آپ کی مرضی۔ اس کیلئے آپ مجھے کوئی طعنہ دیں۔ میں ہر طعنہ برداشت کر سکتا ہوں۔ لیکن اصحاب رسولؐ کے خلاف کسی کی تبرا بازی برداشت نہیں کر سکتا۔ اس کے علاوہ جو ہو مجھے برداشت ہے۔ میں

میرے دل میں صرف اصحابِ رسولؐ کے دشمنوں کیلئے تنگی آتی ہے!

میں آخر میں اہل شہر کا سنی کارکنوں کا بلا امتیاز بریلوی، دیوبندی، اہلحدیث مکاتب فکر کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ شہر سے ہم نے الیکشن جیتا۔ اور ۳۸ ہزار ہم نے ووٹ لیا۔ ۳۸ ہزار ایک چٹائی پہ بیٹھنے والے نے بے سروسامانی کے عالم میں ایک ارب پتی خاندان کے ساتھ مقابلہ ہے۔ آئندہ اس سیٹ پر کوئی آسانی کے ساتھ کا مذات نامزدگی داخل کرانے کی جرأت نہیں کرے گا۔ جن لوگوں نے ووٹ دیئے ہیں کامیاب ہونے کے بعد بھی لوگ مسترد کرتے ہیں۔ کہ اب ہمیں یہ سیٹ مل گئی ہے اور ناکام امیدوار تو سیدھے ہاتھ سلام نہیں لیتا کہ کیا دیا ہے تم نے جو میں تمہیں ملوں۔ نہیں جن ۳۸ ہزار انسانوں نے

کھلے عام کہہ رہا ہوں جن لوگوں نے ووٹ نہیں دیا۔ انہیں اگر عابدہ حسین دھکے دے کر کوٹھی سے نکال دے تو میں ان کا بھی خادم ہوں۔ میری جماعت جنگ لڑے گی۔ میں ان کا ساتھ دونگا۔ لیکن ان سے اتنا ضرور کہوں گا کہ اگر کسی نے مغالطے میں سنی کاز کو نقصان پہنچایا ہے۔ جو وہ قابل معافی ہے اور اگر کسی نے دانستہ سنی کاز کو نقصان پہنچایا ہے اور صحابہؓ پر تبرا کروانے کے لئے ووٹ دیا ہے تو وہ توبہ کر کے آئے گا۔ تو ساتھ دیں گے بغیر توبہ کے نہیں جو مغالطے میں ہے وہ قابل معافی ہے جس نے دانستہ اصحاب رسول پر تبرا کیا ہے یا کروایا ہے۔ وہ رب سے معافی مانگے۔

Scanned by CamScanner

کہ آپ آزاد ہیں۔ جس کو آپ کا دل کہے۔ آپ کو اللہ نے دو آنکھیں دی ہیں۔ دل دیا ہے۔ علم دیا ہے۔ سوچ دی ہے۔ فہم دیا ہے۔ آپ نے نظریہ میرے اس پیش کردہ کاز میرے اس پیش کردہ نظریہ۔ اسلام کی سربلندی۔ اخلاق کی سربلندی۔ دین کی سربلندی کو سامنے رکھ کر چلنا ہے۔ اس کاز پر آپ ہمارے ساتھ آئے۔ ہم کسی سٹیج پر بھی اس کاز کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ تمام صوبائی امیدواروں کا میں شکر گزار ہوں۔ اگر کسی شخص نے ساتھ نہیں دیا ہے وہ اپنے رب کو جواب دہ ہوگا۔ جہاں تک میری معلومات ہیں۔ میرے ساتھ ہر قسم کے کارکن ہیں۔ ہر قسم کے لوگ آئے ہیں۔ انہوں نے خلوص نیت کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ میں ۳۸ ہزار ووٹ کی قوت کو آج تقسیم کر کے سیاسی غلطی نہیں کرنا چاہتا۔ کاز کو برباد نہیں کرنا چاہتا۔

میں واضح لفظوں میں عرض کر رہا ہوں کہ سپاہ صحابہ ؓ جماعت کی حیثیت سے مداخلت نہیں کرے گی۔ حق نواز بھی مداخلت نہیں کرے گا۔ آپ کو صوبائی امیدواروں میں جو امیدوار پسند آئے۔ جو دل کہے۔ جس کو آپ اچھا سمجھے اس کا آپ ساتھ دیں اور میں سمجھتا ہوں کہ صوبائی امیدوار بھی میری اس پالیسی کو اچھی نگاہ سے دیکھیں گے کہ اگر میں نے شروع میں یہ وعدہ کیا ہے تو مجھے آج بھی عہد پر قائم رہنا چاہیے۔ اگر میں آج پہلے نمبر پر قوم کے ساتھ دھوکا کرتا ہوں۔ دجل اور فریب کرتا ہوں تو میں کل قوم کی نمائندگی کہاں کر سکتا ہوں۔ کب کروں گا۔ میری ایک زبان ہے۔ الحمد للہ میری میری زبان کو کروڑ روپیہ لگا کر کوئی نہیں خرید سکتا۔ کروڑ بھی کم ہے۔ اربوں روپیہ ڈھیر کر دیا جائے اس رب کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ نہ میری زبان خریدی جا سکتی ہے نہ میرا کاز خریدا جا سکتا ہے۔ تو میں نے جو وعدہ کیا تھا اس پر قائم ہوں۔ کل الیکشن ہے آپ نے ممبر منتخب کرنا ہے۔ آپ نے اپنی قسمت کا فیصلہ کرنا ہے۔ آپ رات بھی سوچیں، دن بھی سوچیں۔ غصے اور جذبات سے ہٹ کر آپ جو فیصلہ کریں۔ آپ اس میں آزاد ہیں۔ میں آپ حضرات کا تمام صوبائی امیدواروں کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔ مشکور ہوں۔ اور یقیناً دل سے مشکور ہوں اور یقیناً دل سے مشکور رہوں۔ جتنے بھی کونسلر حضرات تھے۔ جنہوں نے ساتھ دیا۔ ان سب کا شکر گزار ہوں۔ اور جنہوں نے ساتھ نہیں دیا انہیں پھر دعوت دیتا ہوں۔ کہ تم دوبارہ غور کرو کہ کہیں تم نے اپنی قبر برباد نہیں کی ہے۔ پھر غور کرو۔ پھر غور کرو۔ میں انہی الفاظ کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں۔ معذرت کے ساتھ رب العالمین مجھے اور آپ کو صحیح کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مولانا محمد اعظم طارق کی شاندار کامیابی پر مبارکباد

شیخ شہزادہ عالم

(نمائندۂ خصوصی کراچی)

شیعہ سے خراج وصول کیا جائے

ط۔م

زکوٰۃ عشر آرڈیننس ۱۹۸۰ء کے تحت سرکاری کے قومی اداروں اور بنکوں کی بچت اور نفع و نقصان کے کھاتوں میں رکھی گئی رقوم پر زکوٰۃ کی لازمی کٹوتی کا اعلان کیا گیا۔ یہ جنرل ضیاء الحق کا اسلامی نظام حکومت کے قیام کیلئے احسن اقدام تھا۔ زکوٰۃ کی وصولی کے طریقہ کار جس پر سے علماء کرام نے اختلاف کیا تھا۔ ایسے مل بیٹھ کر مکمل اسلامی سانچے میں ڈھالا جا سکتا تھا۔ زکوٰۃ و عشر کے اجراء کا کارنامہ تاریخی اس لحاظ سے ہے کہ اس کی وجہ سے اسلام کے لبادے میں چھپا ہوا کفر ننگا ہونا شروع ہو گیا۔ اہل اسلام کے نزدیک زکوٰۃ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے۔ اس کا انکار کفر ہے۔ لیکن اس ملک میں اہلسنت کو اپنا بھائی کہنے والے نام نہاد مؤمنین نے "تحریک نفاذ فقہ جعفریہ" کے پلیٹ فارم سے تحریک چلا کر یہ مطالبہ کیا کہ ہمیں زکوٰۃ و عشر کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ قرار دیا جائے۔ اپنے مطالبہ کو منوانے کیلئے انہوں نے اسلام آباد کا گھیراؤ کرنے کی دھمکی دی اور کئی روز تک وہ لوگ ایوانِ صدر کے سامنے دھرنا مار کر بیٹھے رہے۔ آخر کار مجبور ہو کر حکومت نے ملک بھر میں شیعہ مذہب سے تعلق رکھنے والے افراد کو زکوٰۃ و عشر کی لازمی کٹوتی سے مستثنیٰ کرنے کا اعلان کر دیا۔ اس اعلان کے بعد عملی طور پر حکومت نے تسلیم کر لیا کہ شیعہ مسلمان نہیں ہیں کیونکہ زکوٰۃ صرف مسلمانوں پر فرض ہے۔ اس اعلان کے بعد کئی کمزور ایمان والے مسلمانوں نے اپنے آپ کو شیعہ ظاہر کر کے زکوٰۃ کی کٹوتی سے بچنے کے لئے بنکوں میں حلف نامے جمع کروائے اور گناہ کی دلدل میں اترتے رہے۔ حکومت پاکستان نے باقاعدہ زکوٰۃ کونسل قائم کی جو کہ پورے ملک میں اپنی صوابدید پر زکوٰۃ تقسیم کرتی ہے۔ اس کونسل میں مسلمانوں کے ساتھ شیعہ بھی شامل ہیں۔ یہ کونسل مسلمانوں کی محنت سے کمائی ہوئی رقوں سے زکوٰۃ کاٹ کر اسلام کے دشمن شیعہ کو بھی تقسیم کیا جاتی ہے۔ کیونکہ زکوٰۃ کے چارٹر میں یہ شق شامل نہیں کہ کسی شیعہ فرد، تنظیم یا شیعہ دینی ادارے کو زکوٰۃ نہیں دی جائے گی۔ اس کے علاوہ بڑے بڑے شیعہ جاگیردار عشر ادا نہیں کرتے حالانکہ لاکھوں من اناج بطور عشر ان کے ذمہ بنتا ہے۔

شروع شروع میں کچھ شیعہ جاگیردار اپنے مذہب سے لاعلمی یا اپنے مذہبی پیشواؤں کی طرف سے نشاندہی نہ ہونے کی بنا پر عشر دیتے رہے ۱۹۸۹ء میں بے نظیر کے دور حکومت میں اس نے اپنے ہم مذہب تمام جاگیرداروں کو سابقہ تمام وصول شدہ عشر کی رقم واپس کرنے کے احکامات جاری کئے جس سے حکومت کو کروڑوں روپیہ شیعہ جاگیرداروں کو واپس کرنا پڑا۔

اب حکومت کو فیصلہ کرنا چاہیے کہ شیعہ زکوٰۃ تو ادا نہیں کرتے تو پھر ان سے خراج وصول کیا جائے۔ کیونکہ اسلامی حکومت میں مسلمانوں سے زکوٰۃ و عشر اور غیر مسلموں سے خراج وصول کیا جاتا ہے۔

دوسری بات مسلمان قوم سے ہے کہ وہ اپنی آنکھیں کھولیں۔ اگر شیعہ سنی کو اپنا بھائی سمجھتا تو سنی حکومت کو زکوٰۃ و عشر ادا کرتا۔ اگر شیعہ سنی کو اپنا بھائی سمجھتا تو سنی بچوں کے ساتھ ہی سکولوں میں اسلامیات پڑھتا۔

Scanned by CamScanner

الٹی ہوگئیں سب تدبیریں

۱۸ دنوں کی انتخابی مہم کی داستان

ایک نظریاتی قلمکار اور لکھاری کو تحقیق و تجسس کے مراحل سے گزرتے وقت بعض اوقات انتہائی تکلیف دہ اور نازک صورت حال کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ مد مقابل کی صفوں میں گھس کر اپنے نظریہ اور عقیدہ کے خلاف جہاں فتوے اور کوسنے سننے پڑتے ہیں وہیں جگر تھام کر خود بھی یہی عمل دہرانا پڑتا ہے۔ اس عمل سے گزرتے وقت لاکھوں کے طعنے بھی سننا بھی پڑتے ہیں۔ بلکہ کئی دفعہ تو اپنے ہی نظریاتی ساتھیوں کے ساتھ بحث و تمحیث میں بھی الجھنا پڑتا ہے۔ راقم الحروف کے ساتھ گذشتہ دنوں کچھ ایسے ہی واقعات پیش آئے۔ اپنے ناراض ہوئے بیگانے تھوڑے خوش بھی ہوئے بہر حال اسکا ضمیر مطمئن ہے کہ اسنے درد و کرب کے ان لمحات کو منزل تک پہنچنے کا ذریعہ سمجھتے ہوئے برداشت کیا اور انہی لمحات کی بدولت آج قرطاس پر کچھ بکھیر رہا ہے

جھنگوی کی شہادت ۱۹۸۹ء سے لیکر اب تک امن کا شہر جھنگ قتل و غارت، لوٹ مار اور ظلم و بربریت کی آماجگاہ بنا رہا تھا۔ شیعہ اور سنی کتنی ہی بے گناہ قیمتی جانیں جھنگ کے ظالم وڈیروں جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے ظلم کی بھینٹ چڑھ چکی تھیں۔ جھنگوی کا روحانی فرزند خوبصورت نوجوان خطیب مولانا ایثار الحق قاسمی جھنگوی کے مشن کا وارث بن کر جھنگ کے دینی صحافی اور سیاسی افق پر نمودار ہوا اور عام انتخابات منعقدہ ۱۹۹۰ء میں عوام کا بھرپور مینڈیٹ لیکر صوبائی اور قومی دونوں سیٹوں پر کامیاب ہوا۔ صوبائی سیٹ قاسمی نے چھوڑ دی۔ تو اس پر میاں اقبال حسین کو سپاہ صحابہؓ کی طرف سے نامزد کرایا گیا۔ ۱۰ جنوری ۱۹۹۰ء کو ضمنی الیکشن ہو رہا تھا۔ مقابلہ آئی جے آئی کے شیخ محمد اقبال سے تھا۔ پولنگ کے دوران قاسمی جھنگ سٹی کے ایک پولنگ کا معائنہ کرنے گئے تو وہاں انہیں گولیوں کی بوچھاڑ کر کے شہید کر دیا گیا۔ قاسمی اصحاب رسولؐ کے تقدس کا رکھوالا بن کر قومی اسمبلی میں خوب گرجا تھا۔ وزیر اعظم اور حکومت کے رویے پر جرات مندانہ انداز میں تنقید کی تھی، صادق گنجی قتل کیس میں اسے بلاوجہ ملوث کرنے کی سازش کی خوب مذمت کی تھی۔ اس نے اسمبلی میں اپنی پہلی اور آخری تقریر میں مزدوروں کسانوں کے حقوق کی بھی جنگ لڑ چھوڑی تھی۔ جاگیرداروں سرمایہ داروں کے خلاف بھی اس نے اپنے جذبات کا دل کھول اظہار کیا تھا۔ ظالم وڈیروں، ناعاقبت اندیش سیاستدانوں نے اسے اپنی راہ کا پتھر سمجھا اور اسے راستے سے ہٹا دیا۔ پھر کچھ ہی عرصہ بعد میاں اقبال حسین کو بھی شہید کر دیا گیا، اس کے بعد سید صادق حسین شاہ صاحب صدر جمعیت العلمائے اسلام جھنگ سمیت پانچ علماء کرام کو ایک ہی وقت میں شہید کر دیا گیا۔ شہر میں خون کی ہولی کھیلی جاتی رہی ارباب اقتدار کو جھنگ آکر حالات کو سمجھنے اور سلجھانے کی توفیق نصیب نہ ہوئی قاسمی اور میاں اقبال حسین کی شہادت کے بعد قومی و صوبائی دونوں سیٹوں پر الیکشن دوبارہ ہونے تھے اس سے پہلے بلدیاتی الیکشن کا اعلان کر دیا گیا۔ سپاہ صحابہؓ کی مسلسل جیت اور بڑھتی ہوئی مقبولیت کے پیش نظر چند مفاد پرست اور شکست خوردہ عناصر نے الیکشن کے عمل کو سبوتاژ کرنے کی گھناؤنی سازش کی۔ الیکشن سے دو روز قبل جامعہ مسجد صحابہ نیا شہر جھنگ میں فجر کی نماز کے وقت بم پھینکا گیا جس سے تین نمازی شہید اور مولانا الیاس بالا کوٹی سمیت بیس نمازی شدید زخمی ہوئے۔ لیکن الحمد للہ سپاہ صحابہؓ کی قیادت نے انتہائی صبر و تحمل اور فہم و فراست سے حالات کو کنٹرول کر کے شہر کو تباہی سے بچا لیا۔ اور الیکشن کے عمل کو یقینی بنانے کے لیے نظم و ضبط کا عظیم مظاہرہ کیا۔ پولنگ ہوئی سپاہ صحابہؓ بلدیہ جھنگ کی ۳۸ میں سے ۳۸ نشستیں لیکر بھاری اکثریت سے کامیاب ہوئی۔ سپاہ صحابہؓ کا پابند سلاسل نوجوان چیئرمین بلدیہ (شاہد عرف کالا پہلوان) اپنے حلقہ سے سب سے زیادہ ووٹ لیکر کامیاب ہوا ایک شیعہ جاگیردار کو سپاہ صحابہؓ کے ایک ریڑھی لگانے والا کارکن نے شکست سے دوچار کر دیا وڈیروں کے ایوانوں میں زلزلہ برپا ہو گیا۔ بڑے بڑے سیاسی جغادری دم بخود رہ گئے۔ سپاہ صحابہؓ کی عمر بمشکل چھ یا سات سال ہوگی اس قلیل عرصہ میں قربانیوں اور کامیابیوں کا یہ سلسلہ یقیناً اہل اقتدار کو پریشان کئے ہوئے تھا۔ چونکہ بلدیاتی الیکشن پر پولنگ والے دن مثالی امن رہا۔ اس لئے پر امن حالات کے پیش نظر الیکشن کمشنر نے قومی و صوبائی سیٹوں پر الیکشن کرانے کا اعلان کر دیا۔ حلقہ این اے ۶۸ اور پی پی ۱۵ جھنگ کے ضمنی الیکشن میں سپاہ صحابہؓ کے نائب سرپرست مولانا محمد اعظم طارق دونوں سیٹوں پر امیدوار تھے۔ آئی جے آئی کیطرف سے شیخ محمد یوسف اور حاجی افتخار احمد انصاری بالترتیب قومی اور صوبائی اسمبلی کے امیدوار تھے۔ چونکہ قاسمی شہید جمعیت العلمائے اسلام (سمیع گروپ) کے کوٹے سے آئی جے آئی کے ٹکٹ پر الیکشن جیتے تھے۔ اس لئے چاہیے تو یہ تھا کہ انہیں آئی جے آئی کا ٹکٹ دیا جاتا لیکن ایسا نہیں کیا گیا۔ ٹکٹ کے بارے میں گزشتہ شمارے میں تفصیل سے عرض کر چکا ہوں۔ الیکشن کی تاریخ ۴ مارچ رکھی گئی۔ الیکشن کیا تھا ایک اودھم مچا ہوا تھا۔ مقل و خرد سے تہی دامن اسی روز وزیر اعلیٰ کے گماشتوں نے جھنگ میں ڈیرے ڈال رکھے تھے۔ جعلی تقرریوں، انتظامی ٹرانسفروں سرکاری ملازموں کو دھمکیوں کاروباری لوگوں کو ٹیکس کی دھمکیوں۔ اور سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کی پکڑ دھکڑ سے آئی جے آئی نے اپنی انتخابی مہم کا آغاز کیا۔ بڑے بڑے بلند و بانگ دعوے کیے گئے۔ وزیر اعلیٰ کا ایک مقامی دم چھلا ۹۰ فی صد ووٹوں کے حصول کا دعوی کر رہا تھا۔ تو ایک اور امیدوار گماشتہ سپاہ صحابہؓ کو دہشت گرد ثابت کرنے کی ناکام کوشش میں دن

رات ایک کرتا رہا۔ آئی جے آئی کی انتخابی مہم میں سیاسی گرگٹوں کے علاوہ مذہبی عناصر گلا پھاڑ پھاڑ کر سپاہ صحابہؓ کردار کشی میں مصروف رہے۔ ایک لمبی لمبی لٹوں والا "سرکسی مولوی" سپاہ صحابہؓ کا بستر بوریا گول کرکے ۲ مارچ کو رائے ونڈ پہنچانے کی دھمکی دیتا رہا۔ ہشواریوں اور تحصیل داروں کو لائن حاضر کرکے اپنے اپنے علاقہ میں اثرورسوخ استعمال کرکے آئی جے آئی کے حق میں ووٹ ڈالنے کا حکم صادر فرمایا گیا۔ وزراء مشراء اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے ضلعی انتظامیہ کو اپنی غلامت پر مجبور کرتے رہے۔ مسلم لیگ کا چیلو بچہ جھنگ تشریف لایا۔ چرچ گراؤنڈ میں مایوس کن جلسہ ہوا۔ ۲۰ کروڑ روپے کی ترقیاتی سکیموں کا اعلان کر دیا گیا۔ سٹیشن چوک میں سروے کیمپ سوئی گیس کا بورڈ لگا دیا گیا سوئی گیس کا دور دور تک نام و نشان نہیں اور کنکشن کے لئے درخواستیں طلب کر لی گئیں (بشوبیا تھیں آنکھ کے پہلے تیار) ۳ مرلہ شہری سکیم کے لئے درخواستیں اکٹھی کرکے شناختی کارڈ بنانے کا کھیل کھیلا گیا اسلام آباد سے ٹیم منگوائی گئی۔ جو جعلی شناختی کارڈ تیار کرنے میں مصروف رہی۔ الیکشن سے چند روز قبل راقم الحروف کی ملاقات آئی جے آئی کے ایک سپورٹر سے ہوئی۔ الیکشن کی باتیں شروع ہوئی تو میں نے کہا کہ "جناب تساں الیکشن ہر گئے اے گھر جا آرام کرو" تو فرمانے لگے "کی پچے آکھدو جناب اساں ۲۰ ہزار جعلی شناختی کارڈ مکمل کروالیا اے۔ اساں کیویں ہر سکنے آں" بہر حال دھونس دھاندلی کا سلسلہ جاری رہا۔ وزیر معظم کندھوں پر کھمبے اٹھائے بجلی لے لو۔ بجلی لے لو۔ کے ہوکے لگاتے رہے۔ سوئی گیس لگوانے کی صدائیں دیتے رہتے۔ سکول و ڈسپنسریاں بنوانے کے جھوٹے وعدے کرتے رہتے۔ وزیروں مشیروں کی کوٹھیوں اور سرمایہ داروں کے بنگلوں میں رقص و سرور کی محفلیں سجی رہیں۔ کرائے کے بدمعاشوں کو سٹین اور کلاشنکوف جیسے جدید قسم کے اسلحہ سے لیس کر دیا گیا۔ وہ شراب کے نشے میں دھت کسی بدمست ہاتھی کی طرح پورے شہر میں دندناتے پھرتے رہے۔ ہروانے شکست کی صورت میں وزارت، مشاورت اور چیئرمینی سے استعفیٰ کا اعلان کرتے رہے۔ شیعہ لیڈر امان اللہ خاں سیال اور پی ڈی اے کے صدر ضلع جھنگ دن رات آئی جے آئی کی مہم میں شریک رہے۔ ایک رات شیخ یوسف کے بڑے صاحبزادے شیخ یونس کو ایک بدنام زمانہ شیعہ بدمعاش قلندر شاہ جو کہ قتل اور ڈکیتی کی لاتعداد وارداتوں میں ملوث ہے کو دونوں ہاتھ ماتھے پر رکھ کر سلام کرتے ہوئے پیر سائیں کہتے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور کانوں سے سنا۔ یہی قلندر شاہ اصحاب رسول ﷺ کا بدترین دشمن بھی ہے گویا اقتدار کے حصول کیلئے شیخ صاحب کی اپنی عجت بھی جاتی رہی۔ سپاہ صحابہؓ کی بدترین دشمن امریکہ میں بیٹھ کر شرانگیز بیانات دیتی رہی۔ سپاہ صحابہؓ کے بیسیوں کارکنوں کو بلاجواز گرفتار کرکے خوف وہراس پھیلایا گیا۔ سپاہ صحابہؓ کے مرکزی جنرل سیکرٹری یوسف مجاہد جو کہ الیکشن کمپین کے انچارج تھے گویا ایک طرف عیش و عشرت کا دلدادہ یوسف تھا تو دوسری طرف جھنگوی کا فرزند یوسف اپنی مجاہدانہ صفات عادات کے ساتھ سپاہ صحابہؓ کے جیالوں کے سنگ حق و صداقت کا علم لہراتا ہوا بڑی کامیابی سے انتخابی مہم چلا رہا تھا۔ مخالفین اسکی کامیاب منصوبہ بندی سے خوف زدہ ہوگئے۔ اسے بھی پابند و سلاسل کر دیا گیا۔ انتخابی عمل میں رخنہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی گئی۔ ہر وارڈ سے کارکنوں کی گرفتاریوں کی لسٹیں بنائی گئیں۔ قائد انقلاب مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کی گاڑی صرف اس لئے تھانے بند کر دی گئی کہ اسکے شیشے کالے تھے۔ قائد انقلاب نے احتجاجاً گدھا گاڑی پر بیٹھ کر جلوس کی قیادت فرمائی۔ آئی جے آئی نے پی ڈی اے کے ایم پی اے چراغ اکبر کی کوٹھی واقع سول لائن میں انتخابی دفتر قائم کر دیا واضح رہے کہ یہ ایم پی اے شیعہ بھی ہے۔ وہاں شیعہ بدمعاشوں نے ڈیرہ ڈال دیا گیا۔ غرضیکہ جاگیرداروں۔ سرمایہ داروں اور شیعہ وڈیروں نے انتہائی منظم ہوکر صوبائی حکومت کی سرکردگی میں سپاہ صحابہؓ کو شکست دینے کا ہر حربہ استعمال کیا۔ جو جمہوری روایات کے عین خلاف تھا۔ وزیر معظم کہتے رہے کہ لوگو اگر امن چاہتے ہو تو آئی جے آئی کا ساتھ دو۔ یعنی اگر تم نے آئی جے آئی کا ساتھ نہ دیا تو ہم شہر میں امن نہیں ہونے دیں گے۔ سپاہ صحابہؓ کا لشکر یہ کہتا ہوا کہ

تم ظلمتیں بکھیر دو جتنی بھی ہوسکیں
ہم شہر بے چراغ میں بانٹیں گے مشعلیں

اپنی منزل کی طرف رواں دواں تھا۔ شہر میں خوف وہراس پھیلا دیا گیا تھا کہ پولنگ کے بعد کرفیو لگ جائے گا۔ حکومت اپنی مرضی کے نتائج حاصل کرلے گی۔ لیکن فاروقی صاحب شیر کی طرح دھاڑتے ہوئے چیلنج کر رہے تھے۔ حکومتی کل پرزے جھنگ میں دھاندلی کرکے اپنی ٹانگوں پر واپس نہیں جاسکیں گے۔ سمیع الحق سینیٹر کی جھنگ آمد پر ہزاروں کے اجتماع نے ایوان اقتدار کے کنگرے بھور دیئے تھے۔ مولانا سمیع الحق کو بذریعہ طیارہ فیصل آباد آنا تھا۔ پھر سڑک کے ذریعے جھنگ پہنچنا تھا۔ راقم الحروف بھی صبح سویرے فیصل آباد ایئرپورٹ پر پہنچ گیا۔ سیکورٹی کے عملہ سے پوچھا گیا کہ مولانا تشریف لارہے ہیں یا نہیں انہوں نے کہا کہ مولانا تشریف نہیں لارہے انکی فلائٹ مس ہوگئی ہے۔ تھوڑی دیر بعد فیصل آباد سے مولانا نصرالدین نقشبندی اپنے ساتھیوں سمیت کار میں مولانا کے استقبال کے لئے تشریف لائے۔ مصافحہ ہوا میں نے کہا کہ مولانا تو نہیں آرہے ہیں۔ تو انہوں نے ٹیلیفون پر رابطہ کیا تو پتہ چلا کہ مولانا بائی روڈ سرگودھا کے راستے جھنگ آرہے ہیں۔ چنیوٹ موڑ پر آئے ہوئے ہزاروں کارکنوں کو کافی تکلیف دہ صورتحال کا سامنا کرنا پڑا۔ کارکنوں کا جذبہ قابل ستائش تھا۔ رکشوں، ریڑھیوں، گاڑیوں پہ سائیکلوں پر، سپاہ صحابہؓ کا خوبصورت پرچم اپنی پوری آب وتاب سے لہرا رہا تھا۔ سرگودھا روڈ پر جلوس چلا گیا وہاں سے تھکے ہوئے بہر طویل انتظار کے بعد مولانا کو جلوس کی صورت میں تالاب کمیٹی سرکلر روڈ لایا گیا۔ فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر اور سنیوں کا وزیر اعظم طارق اعظم کے فلک شگاف نعروں سے گونج رہی تھی۔ خلافت راشدہ حق چار یار اور جھنگوی حیر اکافلہ رواں دواں رواں دواں۔ یہ لشکر کس کا، جھنگوی کا۔ یہ بچے کس کے جھنگوی کے یہ ووٹ کس کے جھنگوی کے۔ مخالفین کے پاؤں اکھڑ چکے تھے۔ اور پھر مولانا فضل الرحمان

قائد جمعیت اور میاں زاہد سرفراز کی جھنگ آمد نے سونے پر سہاگے کا کام کیا۔ دونوں قائدین نے بڑے شائستہ اور شستہ انداز میں حکومتی پالیسیوں کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ مولانا فضل الرحمان نے کارکنوں سے اپیل کی کہ جذباتیت کو چھوڑ کر حقائق کی دنیا میں عملی کام کرنے کی ضرورت ہے اس لئے وہ اپنی صفوں میں اتحاد قائم کر کے انتہائی حکمت عملی اور نظم وضبط کے ساتھ ملک میں رائج گلے سڑے نظام کو بدلنے کے لئے کمربستہ ہوجائیں۔ میاں زاہد سرفراز کو تقریباً رات ڈیڑھ بجے خطاب کا وقت ملا۔ انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں حکومتی کل پرزوں پر تنقید کی میاں زاہد سرفراز بڑے پرانے منجھے ہوئے سیاستدان ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بہت جلسوں سے خطاب کیا۔ لیکن رات گئے تک اس نظم وضبط سے بیٹھے رہ کر جلسہ سنتا کسی جگہ نہیں دیکھا یہ کریڈٹ صرف جھنگ کے باسیوں کو ہی جاتا ہے۔ جب کارکن سنیوں کا وزیراعظم طارق اعظم کے نعرے لگا رہے تھے تو میاں صاحب نے ازراہ مزاح فرمایا کہ بھائی ہم ہر فرقے کو علیحدہ علیحدہ وزیراعظم نہیں دے سکتے" دیہاتوں میں میاں ریاض حشمت جنجوعہ سابق ایم پی اے جو کہ کسی تعارف کے محتاج نہیں میاں صاحب کا نام نامی پنجاب اسمبلی کو پارلیمانی تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائیگا۔ اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لا کر آئی جے آئی کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ میاں صاحب کا تعلق غریب گھرانے سے ہونے کے ناطے دیہاتوں کے مزدور کسان انکا بھرپور ساتھ دیتے ہیں۔ ایک اور شخصیت میں عمر علی جنجیانہ سابق ایم پی اے نے بھی سپاہ صحابہؓ کی سیاسی معاونت فرمائی۔

۲۸ فروری کو تالاب کمیٹی گراؤنڈ میں اجتماعی نماز جمعہ ادا کی گئی۔ ہزاروں نفوس دیوانہ وار جمع ہوگئے تھے۔ ۲ مارچ کو انتخابی ریلی کا اہتمام کیا گیا۔ حق نواز شہید مسجد سے سفر کا آغاز ہوا۔ جھگر روڈ ٹوآنہ موڑ سے ہوتی ہوئی ماہی سلطان روڈ صدر کی چوک ریاض حشمت جنجوعہ اور مولانا مختار احمد سیال ضلعی صدر سپاہ صحابہؓ جھنگ کا آبائی گاؤں بھی ہے۔ وہاں شرکاء جلوس پہنچے تو انکا والہانہ استقبال کیا گیا۔ سینکڑوں کارکن جماعت کا پرچم تھامے جوشیلے اور جذباتی نعروں سے مولانا اعظم طارق کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ بچوں بوڑھوں نے استقبال کیا۔ ماؤں بہنوں نے دعائیں دیں۔ ایک بوڑھی خاتون یہ کہہ رہی تھی "شالا عمر دراز ہووے، اللہ مولوی دی حیاتی کرے، مولوی کہے کولوں نئیں ہردا" جلوس صدر کی ملک روڈ سے ہوتا ہوا موضع باغ پہنچا تو وہاں بھی اسکا فقیدالمثال استقبال کیا گیا۔ وہاں سے جلوس گوجرہ روڈ کوٹ لکھنانہ سے ہوتا ہوا چک موچی والا فیصل آباد روڈ پہنچا۔ تو وہاں سپاہ صحابہؓ کے جیالے کارکنوں نے جلوس کو خوش آمدید کہا۔ مولانا ضیاءالرحمان فاروقی، مولانا اعظم طارق، ریاض حشمت جنجوعہ گدھا گاڑی پر بیٹھ کر جلوس کی قیادت کر رہے تھے۔ مزدوروں محنت کشوں کسانوں اور غریبوں کا غریب نمائندہ انتہائی عجزو انکساری کے ساتھ اپنے ہزاروں جانثار ساتھیوں کے جلوس میں فیصل آباد روڈ سے جھنگ صدر کی طرف رواں دواں تھا۔ رات تقریباً ساڑھے نو بجے جلوس شیخ چوک سے ہوتا ہوا شہید روڈ پہ پہنچا۔ جہاں جلسہ کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چونکہ رات ۱۲ بجے انتخابی مہم کا وقت ختم ہوتا تھا لہٰذا ۱۲ بجے جلسہ برخواست کر دیا گیا۔ یوں انتخابی مہم اپنے انجام کو پہنچی۔ ۳ مارچ کی شام مرکزی مسجد حق نواز شہید میں قائد انقلاب مولانا ضیاءالرحمن فاروقی حاضرین کو نوافل کی ادائیگی کی تلقین کر رہے تھے۔ لوگوں نے رات نوافل پڑھ کر گزاری۔ بارگاہ ایزدی میں گڑگڑا کر دعائیں مانگیں کارکنوں نے روزے رکھے۔ ایک طرف جذبہ ایمان سے سرشار کارکن اپنی دینی غیرت کے ساتھ یلغار کر رہے تھے تو دوسری طرف سرمایہ داروں۔ جاگیرداروں۔ شرابیوں۔ جواریوں۔ اور دین فروش ملاؤں کا ٹولہ سازشوں میں مصروف تھا۔ آخر وہ وقت آگیا جس وقت کامیابی نے قاکی اور میاں اقبال حسین شہید کے روحانی بھائی مولانا اعظم طارق کے قدموں کو چومنا تھا۔ ۳ مارچ ۱۹۹۲ء کا سورج تپتی دھوپ اور ہلکی ہلکی ٹھنڈ لئے نمودار ہوا۔ ایک طرف عشق رسولؐ اصحاب رسولؐ کے دیوانے مظلوم محنت کش کسان اور مزدور تھے۔ تو دوسری طرف ان لوگوں کا اکٹھ تھا جو گذشتہ ۴۵ سال سے جھنگ کے مفلس عوام کے سروں کے سودے کر کے اپنی آمریت کا راج جمائے ہوئے تھے۔ لیکن سپاہ صحابہؓ کے پروانوں مستانوں کی ایک ہی آواز تھی کہ

بنام ظلمت کوئی اشارہ نہیں چلے گا
اور اس نسلوں کا اب اجارہ نہیں چلے گا

ایک طرف بڑی بڑی گاڑیوں، پجاروں، ہنڈا کار پر لہراتا ہوا سبز ستاروں والا پرچم ادھر ادھر بھاگ رہا تھا تو دوسری طرف کارکنوں کے سینوں، ہاتھوں، سائیکلوں تانگوں، رکشوں پر لہراتا ہوا سرخ سفید کالا سبز ہلالی پرچم اپنی پوری شان وشوکت سے فتح کا اعلان کر رہا تھا۔ کارکنوں کا عجیب جذبہ تھا۔ ہر آدمی اپنی جگہ پر اعظم طارق تھا۔ اسی جذبے سے پولنگ شروع تھا۔ پولنگ انتہائی پر امن ماحول میں ہوئی۔ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آیا۔ سابقہ روایت کو دیکھتے ہوئے حفظ ماتقدم کے طور پر مولانا اعظم طارق کو اپنی رہائش گاہ سے باہر نکلنے سے روک دیا گیا۔ جب تک نتائج سامنے نہیں آجاتے قائد نے انہیں حکم دیا کہ آپ باہر نہیں آسکتے لہٰذا ایسا ہی کیا گیا۔ سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں نے ایسے منظم طریقہ سے الیکشن لڑا کہ مخالفین کے دھاندلی اور غنڈہ گردی کے تمام منصوبے دھرے کے دھرے رہ گئے۔ پولنگ قریباً ۵ بجے شام ختم ہوئی۔ اب انتظار کا انتہائی تکلیف دہ مرحلہ شروع ہوا۔ ایک طرف منبر ومسجد کی سیاست کے قائل نوافل ادا کر رہے تھے۔ دعائیں مانگ رہے تھے تو دوسری طرف آئی جے آئی کے امیدوار کی کوٹھی میں فتح کی صورت میں جشن کا اہتمام تھا۔ کلاشنکوفیں تنی ہوئی تھیں۔ رقص وسرور کی محفلوں کا بندوبست تھا۔ جواریوں کے لئے جوئے کا اہتمام تھا۔ راقم الحروف بھی نتائج کے سلسلہ میں طرفین سے رابطہ رکھے ہوئے تھا۔ قریباً ساڑھے آٹھ بجے شب شیخ یوسف کے انتہائی قریبی رشتہ دار کا ٹیلیفون آیا پوزیشن دریافت کی۔ فرمانے لگے ۹۹ پولنگ سٹیشنوں کا رزلٹ آیا ہے۔ حاجی صاحب ۸ ہزار سے جیت رہے ہیں۔ میں نے کہا پھر تو کامیابی یقینی ہے فرمانے لگے "انشاءاللہ ۳۰ ہزار کی لیڈ ہوگی"

Scanned by CamScanner

ٹیلیفون بند کر دیا تھوڑی دیر بعد پھر گھنٹی بجی اب کے ٹیلیفون ملتان سے تھا۔ سپاہ صحابہؓ کا کارکن ۱۰۰ اسپیل دور رزلٹ سننے کیلئے بے تاب تھا۔ میں نے عرض کی ابھی گنتی مکمل نہیں ہوئی۔ کہنے لگا گیارہ بجے دوبارہ فون کروں گا۔ ۹-۳۰ بجے دوبارہ فون کیا تو پتہ چلا کہ ۹۰ پولنگ سٹیشنوں کا رزلٹ آیا ہے۔" اور حاجی صاحب ۱۵۰۰ ووٹوں جیت رہیں"

سپاہ صحابہؓ کے مرکزی دفتر سے رابطہ کیا تو انہوں نے فرمایا کہ حتمی نتائج موصول ہونے تک کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ باہر سڑک پر سپاہ صحابہؓ کے کارکن انتظار کی ذہنی اذیت میں مبتلا پریشان کھڑے تھے۔ ۱۰-۳۰ بجے شیخ اقبال سے رابطہ کیا۔ میں نے پوچھا حاجی صاحب کی کیا پوزیشن ہے جواب ملا (نازک دور سے گزر رہے ہیں) یہ الفاظ ایک پرانے کھلاڑی کے تھے۔ میں سمجھ گیا کہ مسلم لیگ ہار گئی ہے۔ باہر کھڑے دوستوں کو اطلاع دی۔ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ پھر یکایک فضا نعرہ تکبیر اللہ اکبر کے نعروں سے گونج اٹھی۔ مرکزی دفتر سے سپاہ صحابہؓ کی جیت کا اعلان ہو رہا تھا۔ کچھ ساتھیوں نے فائرنگ شروع کر دی۔ لیکن مولانا اعظم طارق نے مائیک پہ آکر سختی سے منع کر دیا۔ اور صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنے کی تلقین کی۔ یوں دونوں سیٹوں پر کامیابی سپاہ صحابہؓ کی ہوئی۔ قومی پر ۹۰۰۰ ہزار کی برتری اور صوبائی نشست پر ۱۵۰۰۰ ہزار کی واضح اکثریت حاصل ہوئی۔ فضا خلافت راشدہ حق چار یار کل بھی جھنگوی زندہ تھا آج بھی جھنگوی زندہ ہے ---- ہے ---- اور شہید ---- کے نعروں سے گونج رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو عظیم کامیابی عطا فرمائی۔ مخالفین کی تمام تر کوششوں کے باوجود فتح و نصرت نے سپاہ صحابہؓ کے قدم چومے۔ الیکشن غیر جانبدارانہ، منصفانہ اور پر امن ماحول میں ہوئے۔ ضلعی انتظامیہ اور الیکشن کمشنر مبارکباد کے مستحق ہیں۔ ضمنی الیکشن کی وجہ سے سپاہ صحابہؓ کو جہاں ملک اور بیرون ملک تعارف اور مقبولیت کا موقع ملا وہاں سپاہ صحابہؓ متوسط اور غریب طبقہ کی نمائندہ جماعت بن کر بھی ابھری، حسن جھنگوی اور طاہر جھنگوی کی دل سوز نظموں نے سیاسی ماحول میں عجیب نکھار پیدا کئے رکھا۔ اس عظیم فتح پر جہاں سپاہ صحابہؓ کی مرکزی قیادت مبارکباد کی مستحق ہے وہاں جیلوں میں پڑے ہوئے بیگناہ کارکنوں کو مبارکباد دینا بے جا نہ ہوگا انکے عزم و ہمت کو سلام پیش کرنا چاہئے۔ مولانا افتخار احمد سیال ضلعی صدر سپاہ صحابہؓ جھنگ بھی مبارکباد کے مستحق ہیں۔ جنہوں نے دیہاتی حلقہ میں شبانہ روز محنت سے سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کو نظریاتی طور پر منظم اور مربوط کیا۔ پولنگ کے عملہ کا غیر جانبدارانہ رویہ بھی قابل ستائش تھا۔ بیوہ جھنگوی شہید اور بیوہ قاسمی شہید نے خواتین میں انتخابی مہم بھی بھرپور انداز میں چلائی۔ وزرائی ٹیم نے آئی جے آئی کی شکست کا ذمہ دار ضلعی انتظامیہ کو ٹھہرایا کہ ضلعی انتظامیہ نے ہمارے ساتھ تعاون نہیں کیا یعنی دھاندلی کرنے میں ہماری مدد نہیں کی۔ اس لئے ہم الیکشن ہار گئے۔ جس حکومت کے وزراء کی بات ضلعی انتظامیہ نہ مانے اسے ڈوب کے مر جانا چاہئے (اس میں کوئی مضائقہ نہیں) اور تمہاری بات تمہارے اپنے کل پرزے نہیں مانتے تم جھنگ میں جھنگوی کے پروانوں کو کیسے اپنی بات منوا سکتے تھے۔ اسلم بھروانہ نے ایک بیان دیا کہ "شرپسندوں کی مذموم کاروائیاں نہ روکی گئیں تو مذہبی منافرت کا کینسر دیہاتوں تک پھیل جائے گا" جسے موصوف مذہبی منافرت کا کینسر کہہ رہے ہیں۔ وہ دراصل پسے ہوئے مظلوم مستضعفین، مزدوروں اور استحصال زدہ طبقوں کے ظلم و ستم کے خلاف متوقع یلغار کا خوف ہے جس سے جاگیردارانہ اور سرمایہ دارانہ نظام کا تختہ گول ہو جانے کا خطرہ ہے۔ اور آئندہ ضلع کونسل جھنگ میں سپاہ صحابہؓ کی متوقع کامیابی کا خوف انہیں چین سے نہیں سونے دیتا۔

سپاہ صحابہؓ اسلامی انقلاب برپا کرنا چاہتی ہے۔ امید ہے کہ سپاہ صحابہؓ کی مدبرانہ قیادت اپنی صلاحیتوں کے ذریعے ملک میں موجود تمام دینی جماعتوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کر کے اسلامی نظام کے نفاذ کی راہیں ہموار کرے گی۔ اور، دشمنان اصحاب رسولؐ، دشمنان ازواج رسولؐ اور دشمنان اہلبیت کی سزائے موت کا بل اسمبلی میں پیش کرے گی۔ اصحاب رسولؐ کے خلاف چھپنے والے غلیظ لٹریچر پر پابندی لگوائے گی۔ اور جھنگ میں آئی جے آئی کے شروع کردہ ادھورے ترقیاتی منصوبوں پر عملدرآمد کیلئے حکومت پر دباؤ ڈالے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو اپنے مشن میں کامیاب فرمائے۔ (آمین)

چیئرمین بلدیہ جھنگ قتل کے مقدمے سے بری ہو گئے۔

چیئرمین بلدیہ جھنگ حاجی منیر احمد شاہد جو گزشتہ کئی ماہ سے قتل کے ایک مقدمے میں جیل میں تھے اور انہوں نے بلدیاتی انتخابات بھی جیل سے ہی لڑا تھا ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج جھنگ نے انہیں قتل کے ایک مقدمے سے باعزت بری کر دیا ہے ان کے ساتھ جناب آزاد عرف بھاوا جو کہ مولانا زاہد الراشدی کے بھائی ہیں وہ بھی بری ہو گئے ہیں جبکہ عبداللطیف عرف کانو گادھی کو سزائے موت کا حکم سنا دیا گیا ہے۔

"مقدمات کے نگران"

سپاہ صحابہؓ کے مرکزی ناظم دفتر نسیم صدیقی کے مطابق سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے شیخ محمد اشفاق اور چوہدری مختار احمد ایڈووکیٹ کو گرفتار شدہ کارکنان سپاہ صحابہؓ کے مقدمات کا نگران مقرر کر دیا ہے۔

آئندہ شمارے میں حضرت مولانا علی شیر حیدری صدر سپاہ صحابہؓ صوبہ سندھ کا انٹرویو ملاحظہ فرمائیں۔

خوشخبری

سپاہ صحابہؓ کے جماعتی اجتماعات کی کاروائیوں اور دیگر جماعتی خبروں کیلئے قارئین کے پرزور اصرار پر ہم نے ہر ماہ کی پندرہ تاریخ کو خبرنامہ خلافت راشدہ کے ضمیمہ کے نام سے شروع کر دیا ہے۔

سپاہ صحابہؓ کے تمام ساتھیوں سے گزارش ہے کہ اپنی خبریں مندرجہ ذیل پتے پر ارسال کریں۔

"خبرنامہ" خلافت راشدہ
ریلوے روڈ فیصل آباد۔

Scanned by CamScanner

فیض آباد، فیصل آباد، قاری محمد حسین انور سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس کی کھوہ، حافظ یامین رحمانی منڈی بہاؤالدین، محمد یوسف سلیم مٹھہ ٹوانہ خوشاب، قاری محمد کرم عثمانی بھیرہ، حافظ محمد امین چشتی، شاہد حسین چشتی، محمد بلال چشتی، حافظ محمد جاوید چشتی، محمد عمر چشتی، اکرام الحق چشتی، محمد آصف چشتی، قمر الحسن چشتی، جمشید چشتی، زاہد احمد چشتی، مظہر فرید چشتی، ضمیر احمد چشتی، یونس چشتی، حافظ زبیر احمد چشتی، ماسٹر جاوید احمد چشتی، ماسٹر سمیع الحق چشتی، عابد چشتی، سرفراز چشتی، اعجاز چشتی، حافظ ثقلین، ڈاکٹر محمد سلیم، اور دیگر کارکنان سپاہ صحابہؓ ٹھکر کے ڈرائیچ گوجرانوالہ، مولانا محمد ادریس، صادق آباد مولانا غلام یحییٰ فخری صدر سپاہ صحابہؓ ضلع خوشاب،

حاصل مطالعہ

شیر مست نامی ایک مجذوب قطب دوراں اعلیٰحضرت خواجہ ابوالسعد احمد خانؒ نقشبندی بانی خانقاہ سراجیہ کندیاں شریف کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا کرتے تھے۔ ایک دن حاضر ہوئے۔ پیاس لگی پانی مانگا ایک خادم لسی کا پیالہ بھر لایا۔ مجذوب شیر مست نے لسی پی چکنے کے بعد خالی پیالے کی طرف دیکھ کر کہا ایک شخص نے مجھ سے پانی مانگا میں نے پہچان لیا کہ یہ شیعہ ہے پیاسے کو پانی پلانا میرا فرض تھا۔ کٹورا بھر کر پلا دیا۔ جب پانی پی چکا تو میں نے کہا یہ کٹورا تم ہی لے جاؤ میرے کام کا نہیں رہا۔ پھر حضرت اقدس کو مخاطب ہو کر کہا۔ حضرت! چار چیزیں نجس ہیں۔ خنزیر، کتا، بھراڑ (ہندو) چوہا۔ مگر میرے نزدیک شیعہ ان سے بھی زیادہ ناپاک ہے ان چاروں چیزوں کا جوٹھا برتن پاک ہو سکتا ہے۔ شیعہ کا جوٹھا پاک نہیں ہو سکتا۔

از تحفۂ سعدیہ صفحہ ۲۹۸

● امام الاولیاء حضرت خواجہ غلام حسن گڑھے سواگؒ نقشبندی سلسلہ کے بہت بڑے مشہور بزرگ تھے خواجہ سراج الدین رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی سجادہ نشین موسیٰ زئی شریف کے مشہور خلفاء عظام میں سے تھے۔ حق تعالیٰ نے آپ کے فیض اور توجہ مبارک میں بڑا اثر رکھ دیا تھا۔ کثیر تعداد میں ہندو اور سکھ آپکی توجہ مبارک کی بدولت مشرف باسلام ہوئے ان نو مسلم حضرات کو تحصیل علم کے لئے دارالعلوم دیوبند بھیجا۔ آپ کے مشہور لانگری نو مسلم شیخ کلیم اللہ مرحوم دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے۔ آپ کا وعظ نہایت مؤثر اور پُر حکمت ہوتا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے "ہندو کے کنوئیں پر نماز پڑھو پانی پیو مگر شیعہ کے کنوئیں پہ نہ نماز پڑھنا اور نہ پانی پینا کیونکہ شیعہ کا ایمان حضرات شیخینؓ (جناب حضرت ابوبکر صدیقؓ، اور حضرت عمر فاروقؓ) پر سب کرنے اور بغض رکھنے کے جل جاتا ہے"۔

حضرت امام حسینؓ نے شیعوں کو تین بددعائیں کی تھیں۔

۱۔ یاخدا ان لوگوں نے مجھے میرے نانا حضورؐ کے روضہ کی زیارت سے محروم رکھا ان کو حضورؐ کی زیارت سے محروم رکھ۔

۲۔ ان لوگوں نے مجھے قرآن کی منزل پڑھنے سے محروم کیا اللہ تعالیٰ انکو قرآن کی منزل سے محروم کر

۳۔ ان لوگوں نے مجھے نماز باجماعت سے محروم کیا ان کو نماز جماعت سے محروم رکھ۔

یہ تینوں دعائیں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی خداوند تعالیٰ نے قبول کیں۔ شیعہ قرآن کی تلاوت سے محروم ہیں۔ شیعہ قرآن کو صحیفۂ عثمانی سمجھ کر اس کا انکار کرتے ہیں۔ روضۂ اقدس کی زیارت سے بالکل محروم ہیں۔ نماز باجماعت سے محروم ہیں۔ اگر کبھی نماز پڑھتے ہیں تو یہ نماز قرآن و سنت سے ثابت نہیں۔ ان کے مجتہدوں کی اپنی بنائی ہوئی نماز ہوتی ہے اللہ اور اس کے رسولؐ کے فرمان کے مطابق نہیں ہوتی۔ جب بھی میں شیعوں کے قلب پر توجہ کرتا ہوں ان کے سینے نور سے خالی پاتا ہوں۔

از ملفوظات خواجہ غلام حسن گڑھے سواگ

(محمد عمر فاروق خان گڑھ)

● حضرت مخدوم العلماء شمس العارفین مولانا محمد عبداللہ بہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ہمیں حضرت مرشد پاک فضل علی قریشی نقشبندی مسکین پوری ہر شیعہ مرزائی بیدین کی صحبت سے منع فرماتے تھے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اپنے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں۔ بدعتی کی صحبت کا فر کی صحبت کے فساد سے زیادہ ہے سب بدبختی فرقوں سے وہ فرقہ بدترین ہے جو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرات صحابہؓ کیساتھ بغض رکھتا ہے۔ حضرت بہلویؒ فرماتے تھے جنہوں نے شیعوں کے ساتھ دوستی لگائی مشاہدہ میں آیا ان کا خاتمہ خراب ہوا۔ عبرتناک موت سے کر دنیا سے رخصت ہوئے۔ جھنگ میں ایک شخص کو کلمہ کی تلقین کرتے تھے مگر وہ خرافات بکتا تھا۔ کسی نے پوچھا تم کلمہ شریف کیوں نہیں پڑھتے؟ کہنے لگا میری ایک شیعہ کے ساتھ دوستی تھی۔ دو فرشتے گرز لئے کھڑے ہیں۔ کلمہ پڑھنے نہیں دیتے پھر فرماتے تھے بھائی او دوستی دشمنی اللہ کے واسطے لگاؤ من احب للہ وابغض للہ دوست کی دوستی بھی اللہ واسطے اور دشمن کی دشمنی بھی اللہ واسطے پھر آگے فرمایا فقد استکمل الایمان ایسے آدمی نے ایمان کی تکمیل کرلی ہے۔

محمد عمر فاروق خانگڑھ

میں پہلے شیعہ تھا

میں پیدائشی طور پر سنی تھا لیکن مذہبی رجحان نہ ہونے کی وجہ اور شیعہ دوستوں کی وجہ سے شیعہ رجحان کیطرف مائل ہونے لگا۔ وہ میرے سامنے اصحاب ثلاثہؓ اور حضرت امیر معاویہؓ پر تبرا کرتے اور ہمیں اپنے ساتھ امام بارگاہ میں لے جاتے اور وہ حضرت حسینؓ کی شہادت کا نہایت دردناک انداز میں بیان کرتے کہ مجھے کچھ ہوش نہ رہتا۔ میں شیعہ مذہب کو سچا مذہب سمجھ کر اپنے اور سنی دوستوں کو بھی مجلس وغیرہ میں لے جاتا تھا۔ ایک دن مجھے ذاکر نے کہا کہ اگر تم سنیوں کو مجلس میں لاتے ہو تو پہلے مجھے بتا دیا کرو تاکہ صحابہؓ پر تبرا نہ کیا کرے تب مجھ پر شیعہ مذہب کا اصل روپ دیکھیں سامنے آیا اور میں نے شیعیت سے توبہ کر لی اور سپاہ صحابہؓ میں شامل ہو گیا اور دن رات صحابہؓ کے عظیم مشن پر لگا ہوا ہوں۔

(سید ضیاء الدین فاروقی ٹیکسلا)

دریاخان میں
سپاہ صحابہؓ کا ترجمان ماہنامہ خلافت راشدہ
جلال کلاتھ ہاؤس
اتفاق مارکیٹ مین حاصلکوہ۔
پروپرائٹر محمد اکرم فاروقی دریاخان

سعودی عرب میں مجلس شوریٰ کا قیام

حفیظ الرحمن قریشی

علماء کرام اور صاحب الرائے افراد پر مشتمل شوریٰ کا قیام شاہ فہد کا تاریخی اقدام ہے۔

سعودی حکومت کی مختصر تاریخ

۱۸۹۱ء میں ریاض پر آل رشید کا قبضہ ہوا تو شاہ فہد کے دادا امیر عبدالرحمن کو ریاض چھوڑنا پڑا۔ امیر عبدالرحمن کے آباؤ اجداد صدیوں سے سعودی عرب پر حکومت کرتے چلے آرہے تھے۔ اور سعودی عرب کا نام بھی انکے اجداد میں سے سعود بن محمد کے نام پر رکھا گیا تھا۔ اور انہی کی وجہ سے یہ خاندان آل سعود کے نام سے مشہور رہا۔ امیر عبدالرحمن ریاض چھوڑ کے بعد اپنے اہل وعیال کے ہمراہ قطر اور پھر کویت میں پناہ گزین ہوئے۔ اسوقت شاہ فہد کے والد عبدالعزیز کی عمر صرف گیارہ سال تھی۔ نوعمر فرزند والد کی صحبت میں احوال و وقائع کا بغور مشاہدہ کر رہا تھا۔ اسی دوران شاہ عبدالعزیز نے ذلت کی زندگی کے مقابلے میں غصب شدہ ریاست کی واپسی کے لئے اپنی جان کو داؤ پر لگانے کا فیصلہ کیا۔ اہل ریاض آل رشید کی حکومت کو اچھی نگاہ سے نہ دیکھتے تھے۔ انہی حالات نے شاہ عبدالعزیز کی ہمت کو دوچند کردیا۔ اور جلاوطنی کا عرصہ دس سال سے برداشت نہ کر سکا۔ امیر عبدالرحمن نہیں چاہتے تھے کہ کویت کی پرامن زندگی میں خلل پیدا ہو تاہم بیس سالہ عبدالعزیز والد موصوف کی اجازت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ جواں ہمت شہزادے نے امیر کویت مبارک الصباح سے فوجی امداد طلب کی۔ امیر کویت نے ایک ہزار جنگجو رضاکار مہیا کئے۔ جنگی لشکر جونہی الاحساء کے علاقے میں پہنچا۔ یہاں کے مقرر کردہ ترکی کے حاکم نے قلعہ کے دروازے بند کر دیئے۔ ادھر شام، عراق اور ترکی کے اطراف میں اس مجوزہ کارروائی پر شدید رد عمل ہوا۔ کئی رئیس مقابلے کی دھمکیاں دینے لگے۔ ریاض پر حملے سے پہلے متعدد مقامات پر کئی لشکر والے مقابلے کا سماں پیدا ہونے لگا۔ مال غنیمت اور بڑے بڑے عہدوں کے حرص رکھنے والے اکثر سپاہی فرار ہو گئے۔ شاہ عبدالعزیز کے پاس صرف ۴۰ افراد باقی رہ گئے۔ شاہ عبدالعزیز نے اس مختصر جماعت کے ساتھ "فتح یا موت" کا نعرہ لگا کر طبع آزمائی کا مکمل ارادہ کرلیا۔ امام عبدالرحمن اور امیر کویت نے حملہ نہ کرنے پر اصرار کیا تو شاہ نے فرمایا

مجلس شوریٰ کے قیام کا مطلب شریعت یا اسلام قوانین سے انحراف نہیں

"میں کسی حال میں بھی اس ارادہ سے باز نہیں رہ سکتا خواہ مجھے تنہا قصر ریاض پر حملہ کرکے خود کو ٹکڑے ٹکڑے کرانا پڑے۔ تعداد کی کمی اور وسائل کی قلت کے باوجود اپنا حق ضرور واپس لوں گا۔ ورنہ میرا دین اور میرا ضمیر ہمیشہ مجھے ملامت کرتا رہے گا۔"

پھر دنیا نے دیکھا کہ شاہ عبدالعزیز نے اپنی قوت ارادی کے بل بوتے پر راتوں رات آل رشید کی حکومت کا خاتمہ کرکے ریاض پر قبضہ کرلیا

سعودی عرب میں اسلامی نظام کی بدولت جرائم کی شرح دنیا بھر میں سب سے کم ہے۔

پھر امیر عبدالرحمن کو ایک بڑے وفد کے ذریعے انتہائی عزت و تکریم کے ساتھ ریاض لایا گیا۔ تو انہوں نے اپنے بیٹے عبدالعزیز کو مخاطب کرکے فرمایا۔ "بیٹا اس ملک کی بنیاد عدل و انصاف پر ہے۔ اللہ نے اسی خاطر تمہیں اس کا نگہبان مقرر کیا ہے۔ اگر تم نے خدا کے حکم پر عمل کیا اور عدل کی مضبوط کیا تو کبھی یہ حکومت تم سے جدا نہ ہوگی۔"

شاہ عبدالعزیز نے جوابی تقریر میں اعلان کیا "میری حکومت کی بنیاد قرآن اور رسول اللہ کی تعلیمات ہیں۔ ہم نے شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب کی اصلاحی تحریک کو ریاست کے ہر خطے میں پہنچانا ہے۔

پہلی سعودی مجلس شوریٰ

مذکورہ بالا اعلان کے بعد ریاض کی بڑی جامع مسجد میں علماء کرام اور مجلس شوریٰ کا اجتماع منعقد ہوا۔ اور امام عبدالرحمن کی تائید میں تمام اہل ریاض نے عبدالعزیز کے ہاتھ پر بیعت کی۔ بیعت کے بعد شاہ نے کہا۔ تمہاری بیعت تین شرائط پر قائم رہے گی۔

۱. تم میرے قول وعمل کی نگرانی کروگے اور ہر اچھے کام میں میرے ساتھ تعاون کروگے۔

۲. تمام علماء امور مملکت میں ہر طرح تعاون کرینگے۔

۳. مملکت کی وسعت اور دشمن سے مقابلہ کیلئے تمام لوگ میری ہر آواز پر لبیک کہیں گے۔

مختصر تاریخ بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ یہ بات ذہن نشین رہے کہ موجودہ سعودی حکومت کا قیام ہی جمہوری عمل سے گزر ہوا تھا۔

خادم الحرمین الشریفین فہد بن عبدالعزیز نے یکم مارچ کو ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر اپنے تاریخی اعلان میں ساٹھ رکنی مجلس شوریٰ کے قیام کے احکامات جاری کردیئے ہیں۔ مجلس شوریٰ خود نامزد کریں گے یہ ایک شاورتی ادارہ ہوگا۔ مجلس کے لئے صاحب الرائے صاحب علم، باعمل اور باکردار لوگ ہی نامزد ہو سکیں گے۔ ارکان کو وزراء سے پوچھ گچھ کا اختیار ہوگا۔ ان کے عہدے کی میعاد چار سال ہوگی۔ شاہ اس کی اختتامی مدت سے دوماہ قبل نئی مجلس شوریٰ نامزد کردیا گے۔ یہ نظام چھ ماہ سے ایک سال کے دوران نافذ کر دیا جائے گا۔

سعودی معاشرہ خوشحالی کی بلندیوں کو چھو رہا ہے

شاہ فہد نے کویت پر عراقی جارحیت کے فوراً بعد اگست ۹۰ء میں مجلس کے قیام کا وعدہ کیا تھا۔ اور اسے ملک میں جمہوریت کے مطالبوں کے جواب کے طور پر دیکھا گیا تھا۔ سعودی عرب متحدہ عرب امارات قطر اور عمان کے بعد چوتھی خلیجی ریاست ہوگی۔ جہاں اس قسم کی مجلس قائم کی گئی ہے۔ کویت کے امیر شیخ جابر احمد الصباح نے بھی اس سال اکتوبر میں پارلیمنٹ کی بحالی کا وعدہ کیا ہے۔ توقع ہے کہ خلیجی کونسل کا چھٹا رکن بحرین بھی جلد ہی اس راہ پر گامزن ہو جائے گا۔

مجلس کا قیام بہت بڑی سیاسی اصلاح —

لیکن اس کا مطلب شریعت یا اسلامی قوانین سے انحراف نہیں۔ شوریٰ کی حیثیت قومی پالیسی سازی میں پہلی مرتبہ سعودی شہریوں کی آواز ہوگی معلوم ہوتا ہے کہ ایک ایسی دستاویز جسے آئین بھی کہا جا سکتا ہے تیار کر لی گئی ہے۔ اس میں منجملہ دیگر امور کے شاہی جانشینی کے اصول و ضوابط بھی متعین کر دیئے گئے۔ دستاویز میں بادشاہت کا ادارہ صرف اور صرف سعودی کے موسس ملک عبدالعزیز کی آل کیلئے مخصوص کر دیا گیا ہے۔ شاہ کو جانشین نامزد یا برطرف کرنے کا مکمل اختیار ہوگا۔ خادم الحرمین والشریفین مملکت کے منصب اعلیٰ اور روحانی پیشوا ہوں گے۔ مجلس شوریٰ کے ارکان اور سپیکر کا انتخاب خود شاہ انکے علم، تجربے اور خصوصی تعلیم کو مدنظر رکھ کر کرینگے عام پالیسیوں پر مجلس شوریٰ کی رائے وزیراعظم کو پیش کی جائے گی۔ جو خود شاہ فہد ہیں۔ عام

اسلامی قوانین کی بدولت جرائم کی شرح کم ہے

پالیسیوں میں اقتصادی اور سماجی ترقی کے منصوبوں پر تبادلہ خیال اور ان پر رائے دینا۔ ضابطوں، بائی لاز، معاہدوں، عالمی سمجھوتوں اور رعایتوں کا مطالعہ کرنا اور ان پر تجاویز پیش کرنا، ضابطوں کی وضاحت کرنا اور انکے بارے میں ضروری تجویز پیش کرنا شامل ہے۔ کوئی بھی قرارداد اکثریتی ووٹوں سے منظور ہو سکے گی۔ منظور کی جانے والی قراردادیں وزیراعظم کو بھیجی جائیں گی جو انہیں غور کرنے کیلئے کابینہ کے سپرد کر دیں گے۔ دونوں اداروں کے متفق ہونے کی صورت میں شاہ ان کی منظوری دے سکتے ہیں۔ جبکہ اختلافی صورت میں اپنے اختیارات استعمال کریں گے۔ ایک رپورٹ کے مطابق ایک بنیادی قانون کے تحت سعودی عرب کے باشندوں کو بعض آئینی حقوق فراہم کئے گئے ہیں۔ اور انہیں مقدمہ چلائے بغیر گرفتاری اور سزا سے تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ اس قانون کے تحت چادر اور چاردیواری کے تقدس کی یقین دہانی بھی فراہم کی گئی ہے۔

ممکن ہے بعض لوگوں کو شاہ فہد کا یہ اعلان بہت ناکافی محسوس ہوا ہو لیکن سعودیہ کے مخصوص تاریخی جغرافیائی، معاشی اور معاشرتی حالات میں یہ بہت بڑا قدم ہے۔ تاریخ ساز ماضی کے حامل ملک میں دو ڈھائی ہزار سال پر محیط قبائلی نظام کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ تیل نکلنے سے پہلے یہاں کا طرز معاشرت چند ایک شہروں کو چھوڑ کر بدوی تھا۔ دولت کی اچانک ریل پیل میں اونٹ کی جگہ کاروں نے لے لی، دیئے کی جگہ برقی لیمپ اور صحرائی خیمہ کی جگہ شاندار محلات نے لے لی۔ مملکت کا شہری اوپر سے لیکر نیچے تک کاروبار میں مصروف ہوگیا۔ تعلیم عام ہوتی گئی۔ کوئی بے روزگار نہ رہا۔ آج سعودی معاشرہ بلاشبہ خوشحال ہے۔ شرح جرائم دنیا میں سب سے کم ہے۔ یہ سب تبدیلیاں ملوکیت کے سائے میں ہوئیں۔ گذشتہ تیس برس میں حالات پر تھے کہ لوگوں کو ہی جمہوریت کی کمی کا احساس ہوا۔

بہر حال منظر تیزی سے بدل رہے ہیں۔ تقریباً تمام بادشاہتیں ایک ایک کرکے ختم یا آئینی حیثیت اختیار کرتی جا رہی ہیں۔ گرد و پیش کے حالات سے سعودی معاشرہ زیادہ دیر تک لاتعلق نہیں رہ سکتا تھا۔ مملکت میں یہ احساس عام ہونے لگا کہ مطلق العنانیت کا ادارہ اب زیادہ دیر تک برقرار نہیں رہ سکے گا۔ کچھ دنوں سے نظام کو زیادہ جمہوری بنانے کی آوازیں بلند ہونے لگی

یا اللہ مدد

ہم جانشین جھنگوی و قاسمی شہید حضرت مولانا

محمد اعظم طارق

کو جنگ میں حکومتی امیدواروں کو شکست دینے پر عظیم مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت و استقامت عطا فرمائے

اور ہم امید کرتے ہیں کہ وہ سنی قوم کی بھرپور ترجمانی کریں گے !

منجانب پرنسپل جامعہ عربیہ ترتیل القرآن

معاویہ سٹریٹ لیاقت کالونی سرگودہا فون ۶۶۲۳۰

یا اللہ مدد

ہم جانشین جھنگوی و قاسمی شہید حضرت مولانا

محمد اعظم طارق

کو جنگ میں حکومتی امیدواروں کو شکست دینے پر عظیم مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت و استقامت عطا فرمائے

اور ہم امید کرتے ہیں کہ آپ سنی قوم کی بھرپور ترجمانی کریں گے۔

شیشہ فریم، فرشی، عمارتی پلاسٹک شیٹ وغیرہ کا مرکز

نیو مدینہ گلاس ہاؤس

کلیار مارکیٹ مسلم بازار سرگودہا

Scanned by CamScanner

الیکشن جھنگ

روبینہ انصاری

۲ مارچ ۱۹۹۲ء کو آخر اس شہر کی بھی سنی گئی جس کے بارے ملک بھر کے کونے کونے میں یہ سوال پچھلے ایک سال تک پوچھا جاتا رہا کہ اس شہر کا نام بتائیے جہاں نہ ایم این اے ہے نہ ایم پی اے ایک سال قبل ہی ہم بسلسلہ ملازمت جھنگ چھوڑ چکے تھے اور فیصل آباد اقامت اختیار کر لی تھی ۸۸ اور ۹۰ کے قومی انتخابات اور پھر ۹۱ کا ضمنی الیکشن جس میں جرنیل سپاہ صحابہؓ نے شہادت کا جام پیا تھا اور پھر بلدیاتی انتخابات ہم نے جھنگ میں ہی دیکھے تھے اب جونہی اخبارات کے ذریعے جھنگ کے الیکشن اور انتخابی مہم کی خبریں پڑھیں جی چاہتا ہے فوراً اڑ کر جھنگ پہنچ جاؤں جہاں چھوٹی چھوٹی تنگ و تاریک گلیوں میں غربت اور اقتصادی ناہمواری کے مارے لوگ بستے ہیں مگر آفرین ہے ان لوگوں پر کہ تحریکی زندگی گزارنے کے عادی ہو چکے ہیں گلیوں میں ایمان اسلام خلوص اور بھائی چارہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے شام ہوتے ہی گلیوں میں بچوں کے نعروں کی آوازیں کہ

یہ بچے کس کے — جھنگوی کے

یہ دیوانے کس کے — جھنگوی کے

یہ پروانے کس کے — جھنگوی کے

یہ ووٹ کس کے — جھنگوی کے

جھنگوی تیرا قافلہ — رواں دواں رواں دواں

جھنگوی تیری عظمت کو — سلام ہے سلام ہے

قاسمی تیری شہادت کو — سلام ہے سلام ہے

ایک عجیب سا سماں پیدا کرتی تھی اور پھر صبح نماز فجر کے بعد جب شام کو ہونے والا جلسہ کا اعلان کیا جاتا تو یہ شعر

"اب جس کے جی میں آئے وہی پائے روشنی
ہم نے تو دل جلا کر سر بازار رکھ دیا
دل پر ایک چوٹ لگاتا"

سچ پوچھیے تو سپاہ صحابہؓ کی جو تحریک جھنگ سے اٹھی اور پورے ملک پر چھا گئی ہم جیسے مادی وسائل کی تلاش میں بسنے والے اور اعلیٰ و ارفع زندگی گزارنے کے شائق لوگوں کی زندگی میں بھی نئی تحریکی تڑپ پیدا کر دی یہ اسی تڑپ کا نتیجہ تھا کہ ہم الیکشن جھنگ میں گزارتے اس بار بھی ہم الیکشن سے چند روز قبل جھنگ پہنچ گئے وہی گلیاں اور بازار تھے وہی گہما گہمی جلسے جلوس رات تین بجے تک ہم گھر بیٹھے جلسہ گاہ سے آنے والی آوازیں سنتے جو کسی رکاوٹ کے بغیر ہمیشہ ہم تک پہنچیں پولنگ کے روز ووٹ ڈالنے اپنی محلہ کی عورتوں کے ساتھ ہم بھی پولنگ اسٹیشن پہنچ گئی تمام علاقوں میں پولیس کی حفاظت تاکہ بندی تھی فوج گشت کر رہی تھی موبائیل ہسپتال اور ایدھی ویلفیئر کی ایمبولینس گاڑیاں پریس بی بی سی وائس آف امریکہ ٹی وی ریڈیو ملک بھر کے ذرائع ادھر ہی امڈ آئے تھے ہمارے محلہ کی غریب اور ان پڑھ عورتیں جو کہلاتی ہوتی تھیں مگر ووٹ ڈالے بغیر گھر واپس جانے کا کوئی عورت تصور نہ کر رہی تھی جلسے اور جلوسوں میں مرد ہی شامل ہوتے ہیں مگر سپاہ صحابہؓ کی تحریک کی معنوی کا عالم جو عورتوں میں دیکھنے کو ملا اس نے میرے ان خیالات پر مہر تصدیق ثبت کر دی کہ جھنگ کے ۵۰ سے زائد شہداء کے وارث ان کی بہنیں اور مائیں اپنے جوانوں کے رخصت ہونے پر ہرگز نادم یا افسوس زدہ نہیں ہیں بلکہ ان کی شہادتوں نے تو ان کی ماؤں اور بہنوں کو ایسا حوصلہ بخشا تھی شاید اسی دن کے انتظار میں تھے مولانا جھنگوی شہید بارہا ویڈیو پر بھی دیکھا کہ جب مولانا شیعہ اہل تشیع کے خلاف سخت الفاظ استعمال کرتے اور حاضرین مجلس سے جان کی قربانی کا وعدہ لیتے تو لوگ فوراً کھڑے ہو جاتے اور فوراً ہی مرنے مارنے پر تل جاتے تو مولانا کہتے کہ ہم ہر کام موقع کی مناسبت اور ڈسپلن سے کریں گے جو مولانا نے جان کی قربانی کا نوجوانوں سے ہزاروں بار حلف لیا ہو گیا مگر نوجوانوں کو کبھی آزمائش میں نہ ڈالا تھا دراصل مولانا اپنے اس طریقہ کار سے امت مسلمہ اور خصوصاً جھنگ کی عوام کے اس نظریہ کو کہ شیعہ یقیناً اور under all Circumastances کافر ہیں کا سب سے بڑا اور بدترین کافر ہے اجاگر کرنا چاہتے تھے جتنا کہ پوری دنیا کو اب جھنگوی کے شہر کے باسیوں کے ذہنوں پر نظر آ رہا ہے بلکہ تمام کا کا بھی چھا رہا ہے شام کو پولنگ کا وقت ختم ہوا تو ہم تمام لوگ رات کے کھانے سے فارغ ہو کر اپنے مکان کی چھت پر بیٹھ گئے سردی بھی کافی تھی مگر نتائج کا اس شدت سے انتظار تھا کہ بتایا نہیں جا سکتا رات کے تقریباً نو بجے مولانا شہید کی مسجد سے ایک دو اعلان ہوئے جس سے ضمنی نتائج کا کچھ اندازہ نہ ہو سکتا تھا ہر پل بے چین اور ہر گھڑی بے قرار اللہ خیر کرے منٹ گھنٹوں میں تبدیل ہونے لگے سردی کی شدت میں اتنا اضافہ ہونے لگا کہ ہم گھر کی کھلی چھت پر کھڑے نہ رہ سکے دعاؤں میں اضافہ ہونے لگا چاروں طرف سناٹا طاری واللہ کیا ماجرا ہے کوئی اعلان کوئی نعرہ کوئی گونج کوئی آواز نہیں کیا کہیں — مگر نہیں گیارہ سے کچھ ہی اوپر ٹائم ہوا ہو گا کہ فضا نعرہ تکبیر اور زندہ باد جھنگوی کے نعروں سے گونج اٹھی اور فوراً ہی ایک مسجد سے دونوں نشستوں پر کامیابی کا اعلان ہوا اعلان سننے والے سجدے میں گر گئے فضا کا سناٹا خوشیوں کے نعروں میں بدل گیا محلے بھر کے مکانوں کی گل بتیاں روشن ہو گئیں خوشی سے دمکتے چہرے آنسو بھرے بھرے نظر آنے لگے خوشیوں کا وہ سماں کیا کبھی الفاظ کی صورت اختیار کر سکے گا ناممکن اگلے روز جھنگ سے واپسی پر ایک چوک میں لگے ہوئے بینر پر پھر نظر پڑی یقیناً جھنگ کے باسیوں نے اس بینر اور اس پر لکھے شعر کی لاج رکھ لی تھی جو کہ جھنگ کے ۵۰ شہداء کے حوالے سے تھا کہ

تو بھی بھلا میرے شہر کے باسی بھی بھلے
کس نے بخشے ہیں یہ صدمات تجھے یاد نہیں

دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ سپاہ صحابہؓ کے قائدین کو اپنی نئی ذمہ داریوں سے پورا پورا انصاف کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

تھیں. چنانچہ حکمرانوں نے محسوس کر لیا کہ سفر کا سمت جمہوریت کی طرف بدلنا ضروری ہو گیا ہے سعودیہ کے ان خصوصی سماجی و تاریخی پس منظر کو سامنے رکھ کر دیا جائے تو مجلس شوریٰ کا اعلان بہت اہم ہے. ابتدا ہو گئی ہے. احتیاط اور افہام و تفہیم سے سفر جاری رہا تو وقت کے ساتھ ساتھ جمہوری بادشاہت بن جائے گی. خادم الحرمین الشریفین کی یہ خدمت تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائے گی کیونکہ اسلام کا مزاج ہی شورائی و جمہوری کا ہے.

جھنگ ضمنی الیکشن

محمد منظہر اقبال ایم اے صحافت

۴ مارچ کو جھنگ میں ہونے والے ضمنی انتخاب میں سپاہ صحابہؓ پاکستان کے نائب سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اعظم طارق نے کثیر تعداد میں کامیابی حاصل کی اور یہ ثابت کر دیا کہ جھنگ سپاہ صحابہؓ کا مضبوط قلعہ ہے جسکو تسخیر کرنا ناممکن ہے جھنگ جو ماضی میں امن کا گہوارہ سمجھا جاتا تھا کچھ عرصہ سے آگ اور خون کی لپیٹ میں تھا ۱۹۸۸ء کے عام انتخابات میں سپاہ صحابہؓ کے بانی مولانا حقنواز جھنگوی نے این اے ۶۸ سے جمعیت علمائے اسلام کے ٹکٹ پر انتخاب لڑا انکا مقابلہ آزاد امیدوار عابدہ حسین اور پی پی پی کے سید ذوالفقار حسین بخاری سے تھا مولانا حقنواز جھنگوی اس الیکشن میں کامیاب تو نہ ہو سکے مگر انکے حاصل کردہ ووٹوں نے یہ ثابت کر دیا کہ محنت کے بل بوتے پر جاگیرداری کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے مولانا حقنواز جھنگوی کو اپنی ہار کا بالکل افسوس نہیں تھا جس کا برملا اظہار انہوں نے اپنی ایک تقریر میں کیا اور کہا تھا کہ جاگیرداروں اور سرمایہ داروں کے مقابلے میں مجھ جیسے غریب آدمی کا ۳۸۰۰۰ ووٹ حاصل کرنا بہت بڑی کامیابی ہے مولانا حقنواز جھنگوی کی بڑھتی ہوئی مقبولیت سے خائف ہو کر جھنگ کے جاگیرداروں نے مولانا کے خلاف سازشیں شروع کر دیں ان پر قاتلانہ حملے کیے گئے آخر کار انہیں ۲۲ فروری ۱۹۹۰ء کو فائرنگ کر کے شہید کر دیا گیا مولانا کی شہادت کے بعد جھنگ میں ہنگاموں کا آغاز ہو گیا سرِ شام بازار سنسان دکھائی دینے لگے ۶ اگست ۱۹۹۰ء کو صدر پاکستان غلام اسحاق خاں نے اسمبلیاں توڑ کر نئے انتخابات کرانے کا اعلان کیا ۲۴ اکتوبر کو ہونے والے انتخابات میں سپاہ صحابہؓ نے آئی جے آئی کی حمایت کی اور جھنگ سے سپاہ صحابہؓ کے نائب سرپرست اعلیٰ مولانا ایثار القاسمی نے این اے ۶۸ پر آئی جے آئی کی جانب سے اور حلقہ پی پی ۶۵ پر آزاد امیدوار کی حیثیت سے حصہ لیا اور دونوں نشستوں پر کامیابی حاصل کی قومی اسمبلی کی نشست پر مولانا ایثار القاسمی کا مقابلہ جھنگ کے جاگیردار امان اللہ خاں سیال سے تھا جبکہ صوبائی اسمبلی کی نشست پر آئی جے آئی کے سابق ایم پی اے و چیئرمین بلدیہ جھنگ شیخ اقبال سے تھا مولانا ایثار القاسمی نے دونوں نشستوں پر واضح برتری حاصل کر کے مخالفین کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا مولانا ایثار القاسمی نے قومی اسمبلی کی نشست اپنے پاس رکھی اور صوبائی اسمبلی کی نشست چھوڑنے کا فیصلہ کیا اور مولانا کی خالی کردہ نشست پر سپاہ صحابہؓ نے میاں اقبال حسین کو اپنا امیدوار نامزد کیا جبکہ آئی جے آئی نے شیخ اقبال سابق ایم پی اے کو ٹکٹ جاری کیا ۱۰ جنوری ۱۹۹۱ء کو ہونے والے ضمنی انتخاب میں مولانا ایثار القاسمی کو ایک پولنگ اسٹیشن کے قریب انکے مخالفین نے شہید کر دیا اور ایک دفعہ پھر جھنگ میں آگ اور خون کی ہولی شروع ہو گئی سپاہ صحابہؓ کے حامیوں نے مظاہرے شروع کیے اور شیخ اقبال کے داماد کو ہلاک کر دیا گیا شیخ اقبال اور انکے بیٹے پر مولانا ایثار القاسمی کے قتل کا مقدمہ درج ہوا اور انہیں پابند سلاسل کیا گیا جھنگ میں آئے دن ہنگامے ہوتے رہے شیعہ جاگیرداروں نے سید صادق حسین شاہ اور دیگر چار علماء کرام کو ہلاک کر دیا گیا جھنگ کے معروف صنعتکار اور سپاہ صحابہؓ کے انتخابی امیدوار میاں اقبال حسین بھی مخالفین کی گولیوں کا نشانہ بنے ان ہنگاموں کے دوران تقریباً ۵۰ سے زائد افراد ہلاک ہوئے املاک نذر آتش ہوئیں کئی مکان ویران ہوئے خاندان اجڑ گئے اور فوج نے یہاں مستقل ڈیرے ڈال دیئے فائرنگ روز کا معمول بن گئی جھنگ کی گلیوں سے لوگ دن دیہاڑے خوف کھانے لگے وزیر اعظم وزیر اعلیٰ کسی وزیر یا مشیر کو جھنگ آنے کی جرأت نہیں ہوئی ان حالات میں سپاہ صحابہؓ کے قائد مولانا ضیاء الرحمٰن فاروقی اور مولانا محمد اعظم طارق شیخ حاکم یوسف مجاہد نے عوام کو امن اور صبر کی تلقین کی اور آہستہ آہستہ جھنگ میں امن ہونا شروع ہو گیا تو عوام نے جھنگ میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات کا مطالبہ شروع کر دیا مگر حکومت کی جانب سے یہی کہا جاتا رہا کہ جب حالات سازگار ہو جائیں گے تو انتخابات کرا دیئے جائیں گے آخر کار جھنگ میں بلدیاتی انتخابات بلدیات پر امن طریقے سے ہوئے بظاہر یہ انتخابات غیر جماعتی تھے مگر تمام سیاسی جماعتوں اور گروپوں نے اپنے نمائندے کھڑے کیے ہوئے تھے جھنگ سے بلدیاتی انتخابات میں سپاہ صحابہؓ نے جھنگوی گروپ کے نام سے حصہ لیا اور واضح کامیابی حاصل کی اور بلدیہ جھنگ کا چیئرمین جھنگوی گروپ کا بنا واضح رہے کہ جو شخص بلدیہ جھنگ کا چیئرمین بنا وہ ابھی تک جیل میں ہے وہ کونسلر بھی جیل میں ہی منتخب ہوا۔ جھنگ کے بلدیاتی انتخابات میں سپاہ صحابہؓ کی واضح برتری نے جھنگ سے مسلم لیگ کا جنازہ نکال دیا کیونکہ جھنگ کی تحصیلوں چنیوٹ شورکوٹ کی چیئرمین شپ بھی مسلم لیگ کے ہاتھ سے نکل گئی بلدیاتی انتخابات کے پرامن انعقاد کے بعد سپاہ صحابہؓ نے جھنگ میں قومی و صوبائی اسمبلی کے انتخابات کروانے کا مطالبہ تیز کر دیا آخر کار حکومت نے ۴ مارچ کو جھنگ میں قومی و صوبائی اسمبلی کے انتخابات کروانے کا اعلان کر دیا مسلم لیگ نے حلقہ این اے ۶۸ پر شیخ محمد یوسف سابق ایم پی اے اور پی پی ۶۵ کیلئے حاجی افتخار حسین کو اپنا انتخابی امیدوار نامزد کر دیا اور ساتھ ہی وزیروں اور مشیروں کی فوج ظفر موج جھنگ بھیج دی تاکہ وہ جھنگ کے عوام کا ضمیر خریدنے کی کوشش کرے اور ہر حال حکومتی امیدوار کو جتوائے سپاہ صحابہؓ نے مذکورہ دونوں نشستوں کیلئے سپاہ صحابہؓ پاکستان کے نائب سرپرست اعلیٰ مولانا محمد اعظم طارق کو نامزد کیا جمعیت علمائے اسلام جماعت اسلامی انجمن تاجران جھنگ حتیٰ کہ پیپلز پارٹی کے سنی کارکنوں نے بھی مولانا محمد اعظم طارق کی حمایت کا اعلان کر دیا اور ریاض حشمت جنجوعہ جو پی ڈی اے کے امیدوار تھے مولانا محمد اعظم طارق کے حق میں دستبردار ہو کر مولانا اعظم طارق کی انتخابی مہم کا حصہ بن گئے میں یہاں پر ایک بات واضح کرتا چلوں کہ ۱۹۹۰ء کے انتخابات سے اختر عباس بھروانہ صوبائی وزیر صنعت نے شورکوٹ سے قومی اور صوبائی اسمبلی کی نشست پر انتخاب لڑا قومی اسمبلی تو ایک طرف صوبائی نشست پر بھی مہر اختر عباس کی کامیابی ناممکن تھی مگر ان دنوں سپاہ صحابہؓ نے مہر اختر عباس بھروانہ کے حق میں زبردست تحریک چلائی اور موصوف نہ صرف صوبائی اسمبلی کی نشست پر واضح برتری سے جیت گئے بلکہ قومی اسمبلی میں صرف ۱۹۵ ووٹوں سے ہارے اسی طرح اسلم بھروانہ سطح

اصحابِ رسولؐ کے گستاخ کیلئے سزائے موت میری پہلی ترجیح ہو گی!

جرنیل سپاہ صحابہ رضؓ مولانا محمد اعظم طارق سے خصوصی انٹرویو

ابو عامر قاری اظہر ندیم

◉ ابو عامر۔ سب سے پہلے سپاہ صحابہؓ پاکستان کے کارکنوں کو اپنا مکمل تعارف کروائیں۔

✹ اعظم طارق۔ میرا نام محمد اعظم ہے، ہمارا راجپوت قبیلے سے تعلق ہے، میرے والدین پاکستان معرض وجود میں آنے سے پہلے لدھیانہ قصبہ نابھہ کے ایک گاؤں کلیان میں رہائش پذیر تھے۔

ہماری دو مربع زمین تھی۔ والد محترم نے واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ میں ہل چلا رہا تھا کہ اچانک ایک مولوی صاحب گاؤں کی طرف جاتے ہوئے دکھائی دیئے۔ والد صاحب ہل چھوڑ کر جنازہ ہو کر مسجد میں آگئے۔ تاکہ مولوی صاحب سے دین کی باتیں سنیں مولوی صاحب نے بہت عمدہ تقریر کی انکا ایک ایک لفظ اللہ اور رسول ﷺ کی محبت میں ڈوبا ہوا تھا۔ آپکی تقریر سے اتنا اثر ہوا کہ والد صاحب کا دین کی باتوں کی طرف لگاؤ زیادہ ہو گیا۔ چنانچہ ایک مرتبہ والد صاحب سے کہا کہ تم اپنے گاؤں میں مدرسہ کیوں نہیں بنالیتے چنانچہ سب کے مشورہ سے وہاں ایک مدرسہ انوار الاسلام کے نام سے بنایا گیا۔

سب سے پہلے شاگرد جو وہاں سے فارغ ہوئے وہ شاہ جی نظر محمد صاحب تھے جو جامعہ رشیدیہ میں درجہ حفظ کے استاد رہے ہیں۔

پاکستان آنے کے بعد یہاں پھر مدرسہ بنایا۔ اور وہاں سے میرے تایاجی کے بچوں نے قرآن پاک پڑھا۔ میرے والد صاحب کی پہلی شادی سے ایک بہن کے علاوہ کوئی نرینہ اولاد نہ ہوئی۔ پاکستان آنے کے بعد دوسری شادی کی، اور میری پیدائش ۱۵ مارچ ۱۹۶۲ء میں ہوئی۔

ابتدائی پڑھائی اپنی والدہ سے سیکھی اور قرآن اپنے گاؤں میں حفظ کیا۔ میرے دوسرے بھائی محمد عالم صاحب مجھ سے دو سال چھوٹے ہیں۔ والدین نے ہماری اسطرح تربیت کی کہ عموماً مغرب کے بعد صحابہ کرامؓ کے حالات و واقعات سناتے تھے میں آپکو بتا رہا تھا کہ جب کتابیں پڑھتا تھا۔ تو ایک مرتبہ رات کو میری والدہ ماجدہ نے کہا جب تم بڑے ہو جاؤ گے۔ تو اعلان ہوگا۔ اب آپکے سامنے مولانا محمد اعظم تقریر کریں گے اور پھر کچھ دیر کے بعد اعلان ہوگا اب آپ کے سامنے مولانا حافظ قاری محمد عالم تقریر کریں گے۔ ~~اس بات سے عالم بھائی ناراض ہو گئے~~ اور کہا یہ حافظ قاری میرے لیئے نہیں کہیں گے۔ فرمانے لگی کہ تم نے قرآن پاک حفظ ہی نہیں کیا۔ بس والدہ کی یہ بات سن کر میں نے کہا اب میں بھی حفظ کرونگا۔ خدا کے فضل سے میں نے دوبارہ حفظ شروع کر دیا۔ میں اور میرے بھائی نے ۱۹۷۷ء میں قرآن پاک حفظ کر لیا۔

۱۹۷۸ء میں اپنے بھائی کے ساتھ درس نظامی کی تعلیم شروع کی۔ پہلا سال مدرسہ رہا پھر دوسرا اور تیسرا سال وچھووالی اور چوتھے سال پنجوت میں تعلیم حاصل کی علم عربی اور مناظرہ بھی مولانا منظور احمد چنیوٹی کے پاس پڑھا۔ پھر ہم دونوں بھائی کراچی آگئے اور یہاں موقوف علیہ تک تعلیم حاصل کی۔ دوران تعلیم ہی ہماری شادیاں ہوگئیں تھیں۔ اللہ نے مجھے ایک بچی اور بچہ عطا فرمایا۔ پھر دورہ حدیث کراچی نیوٹاؤن سے کیا۔ یہ اسوقت کا ذکر ہے کہ جب کراچی میں سواد اعظم کی تحریک چل رہی تھی اور ہم نے بھی ایک تنظیم جمیعت نوجوانان اہلسنت بنائی تھی۔ یہ تھا میرا مختصر سا تعارف۔

◉ ابو عامر۔ سپاہ صحابہؓ میں شامل ہونے کا سبب کیا بنا؟

✹ اعظم طارق۔ میں نے مولانا حق نواز شہید کی ایک کیسٹ سنی اور بہت متاثر ہوا۔ دل میں سوچا کہ کتنی دلیری کے ساتھ مولانا حق بیان کرتے ہیں۔ چنانچہ انہی دنوں مولانا جھنگوی صاحب مولانا حق نواز شہید سے تقریر کے لئے وقت لے لئے۔ مجھے پتہ چلا تو میں نے کہا ایک دن ہمیں بھی دے دیں۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔

چنانچہ وقت مقررہ پر مولانا میرے ساتھ آئے۔ انہوں نے میری لائبریری دیکھی وہاں رد شیعت پر بہت سی کتب موجود تھیں۔ اور بعض کتابوں پر بریکٹ میں نشان لگے ہوئے تھے۔

آپ نے فرمایا کہ یہ نشان تم نے لگائے ہیں۔ میں نے کہا جی ہاں، بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے تم میری جماعت انجمن سپاہ صحابہؓ میں شامل ہو جاؤ، میں نے اقرار کر لیا۔

چنانچہ مسجد میں آکر مولانا کی تقریر سے پہلے میں نے مائیک پر اعلان کیا کہ میں انجمن نوجوانان اہلسنت ختم کر کے انجمن سپاہ صحابہؓ میں شمولیت کا اعلان کرتا ہوں، بھرپور نعروں سے لوگوں نے خوشی کا اظہار کیا۔ اسطرح میں سپاہ صحابہؓ میں شامل ہوا جماعت نے مجھے کراچی کا سیکرٹری بنا دیا۔ اسکے بعد صوبہ سندھ کا سیکرٹری اور اب مجھے نائب سرپرست بنایا گیا ہے۔

◉ ابو عامر۔ جمیعت علماء اسلام کے متعلق بیان کرنا پسند فرمائیں گے؟

✹ اعظم طارق۔ الحمدللہ ہمارا شروع سے جمیعت علماء اسلام سے ہی تعلق رہا۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے ۱۹۷۰ء میں جب لاہور موچی دروازہ میں آئین شریعت کانفرنس ہوئی تو اپنے والد صاحب کے ساتھ لاہور آیا تھا۔

جب گروپ بندی شروع ہوئی تو اسوقت میں پنجوت میں پڑھتا تھا۔

والد صاحب فرماتے تھے کہ سب بزرگوں کا احترام کرو اسلیئے میں نے اول دن سے ہی دونوں طرف کے بزرگوں کا احترام کیا چنانچہ مولانا فضل الرحمن اور مولانا سمیع الحق دونوں کا ہم اب بھی احترام کرتے ہیں۔ الیکشن سے قبل مولانا سمیع الحق سے ملنے انکوڑہ خٹک گیا انہوں نے کہا آپ میری جماعت میں شامل ہو جائیں میں نے کہا میں تو پہلے ہی سے جمیعت میں شامل ہوں۔ اور میں نے انکو لکھ کر بھی دے دیا الیکشن ہم میں مولانا سمیع الحق کے ساتھ ساتھ مولانا فضل الرحمن بلکہ جمیعت کے دونوں

گروپوں نے ہمارا مکمل ساتھ دیا۔ اسی اتحاد کی برکت اور اصحاب رسولؐ کی عظمت کے تحفظ کی جدوجہد کے طفیل خداوند کریم نے ہمیں کامیابی سے ہمکنار کیا۔

ابوعامر۔ سپاہ صحابہؓ کے نائب سرپرست ہونے کی حیثیت سے بتائیں کہ اگر کسی موقع پر سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں کو ملک کی دیگر سیاسی جماعتوں میں سے کسی جماعت کی حمایت کرنی پڑے تو کس کی حمایت کی جائے۔

اعظم طارق۔ اگر ایسا موقع آجائے تو شیعہ کے مقابلہ میں جس جماعت کا امیدوار ہو اسکی حمایت کی جائے اور یہ خیال بھی رہے کہ کونسی جماعت سپاہ صحابہؓ کے مشن کے قریب تر ہے۔

اور جس جماعت کی اکثریت شیعہ مذہب سے تعلق رکھتی ہو تو اسکی حمایت نہ کی جائے۔

اگر شیعہ کے مقابلہ میں کوئی دینی جماعت نہ ہو تو پھر ایسے لوگوں کو ترجیح دی جائے جو اپنے آپکو سنی کہلواتے ہوں خواہ عمل کے لحاظ سے وہ کمزور ہی ہوں۔

ابوعامر۔ سپاہ صحابہؓ کے پرچم کے مخصوص رنگ کس بات کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔

اعظم طارق۔ سب سے پہلے جب پرچم شروع ہوتا ہے اسمیں سفید اور سیاہ دھاریوں والا حصہ ہے اور یہ پرچم نبویؐ کا نشان ہے۔ گویا ہم بتانا یہ چاہتے ہیں کہ جو کچھ ہم کرتے ہیں وہ پرچم نبویؐ کے سائے تلے کرتے ہیں۔ اور پرچم نبویؐ کے سائے تلے کیا کرنا چاہیئے تو اسکے نیچے سرخ رنگ ہے یعنی انقلاب لانا چاہتے ہیں۔ اور وہ انقلاب کیسا ہوگا آگے سبز رنگ ہے یعنی وہ اسلام کا انقلاب ہوگا۔

ابوعامر۔ سپاہ صحابہؓ سے انجمن کا لفظ کیوں حذف کیا گیا۔

اعظم طارق۔ دراصل جب مولانا حقنواز شہید نے جماعت بنانے کا ارادہ کیا تو اسوقت جھنگ کی سطح پر یہ کام شروع کیا گیا۔ مولانا کے ذہن میں یہ بات نہ تھی کہ انجمن سپاہ صحابہؓ نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں متعارف ہو جائے گی۔

انجمن کا لفظ ایک محدود سا اثر چھوڑتا ہے۔ چنانچہ مجلس شوریٰ میں اسپر کافی بحث ہوئی۔ اور اتفاق رائے سے انجمن کا لفظ ختم کر کے سپاہ صحابہؓ پاکستان کر دیا گیا۔

ابوعامر۔ جماعت کا نام سپاہ صحابہؓ رکھنے کی خاص وجہ کیا ہے۔

اعظم طارق۔ جھنگ میں پہلے ایک جماعت سپاہ صدیق اکبرؓ اور دوسری جماعت سپاہ فاروق اعظمؓ تھی مولانا حقنواز شہید نے کہا کیوں نہ انفرادیت کی بجائے ایسے نام کا انتخاب کریں جس میں تمام صحابہؓ شامل ہوں چنانچہ اسی وجہ سے سپاہ صحابہؓ نام رکھدیا گیا۔

ابوعامر۔ سپاہ صحابہؓ ویلفیئر ٹرسٹ قائم کرنے کا مقصد کیا ہے۔

اعظم طارق۔ سپاہ صحابہؓ کے جو کارکن شہید ہوگئے ہیں۔ انکی بیگمات اور بچوں کے اخراجات برداشت کئے جائیں گے۔ اسی طرح جو کارکن مقدموں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ یا جیلوں میں ہیں ایسے تمام حضرات کے لئے زکوٰۃ، صدقات، خیرات سے مکمل امداد کرنا اور انکی تمام ضروریات پورا کرنے کے لئے سپاہ صحابہؓ ٹرسٹ قائم کی گئی۔ تاکہ جماعت کا جو تنظیمی خلا ہے وہ اسمیں نہ لگے۔

ابوعامر۔ جھنگ کے الیکشن میں کامیابی کا سیاسی پس منظر بیان فرمائیں

اعظم طارق۔ پس منظر سے پہلے جھنگ کی مختصر سی سیاسی، مذہبی تاریخ کا حوالہ دوں گا۔ یہاں فسادات پہلے بھی ہوتے تھے۔ لیکن ان پر قابو پالیا جاتا تھا۔ لیکن گذشتہ دو سالوں سے فسادات پر قابو پانے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ بلکہ بیرونی طاقتیں اور حکومتی کارندے اختلافات بھڑکانے کی کوشش کرتے رہے ہیں۔ جھنگ وہ ضلع ہے جس میں جاگیرداروں کے ۵۰ خاندان آباد ہیں اور وہ سب جاگیردار شیعہ مذہب سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ جاگیردار سنی مزارعوں کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کرتے بلکہ ان میں سے تو کئی مذہبی فرائض کی ادائیگی کا موقع بھی نہیں دیتے۔ ۱۹۷۰ء میں جب باب عمرؓ پر حضرت فاروق اعظمؓ کا نام ملانے کی کوشش کی گئی۔ تو پانچ نوجوانوں نے شیعہ کو روکا اسی جرم میں یہ نوجوان قتل کر دیئے گئے۔ بعد ازاں انکے بڑے ساتھی کو شیعہ وڈیروں نے اپنے اثر و رسوخ کے ذریعے دبا دیا۔ تو مسلمان قوم (سنی) میں عدم تحفظ کی فضا پیدا ہوئی جھنگ کے اندر شیعہ جاگیرداروں نے مسلمان مزارعین کی مذہبی آزادی چھین رکھی تھی سیدنا ابوبکرؓ، عمرؓ، سیدنا عثمانؓ

کا نام تک لینا جرم تھا۔ ابتداء میں سپاہ صحابہؓ جھنگ تک محدود تھی۔ اور اسکے دو مقاصد تھے۔ جن میں پہلا مقصد اپنے مذہبی حقوق کا تحفظ اور دوسرا شیعہ جاگیردار کے ظلم میں جکڑے ہوئے لوگوں کا تحفظ کرنا۔ چنانچہ مولانا حقنواز شہید نے مذہبی امور کے ساتھ ساتھ لوگوں کے سماجی کام بھی کروائے۔ یہی وجہ تھی کہ سپاہ صحابہؓ کو جھنگ میں پذیرائی حاصل ہوئی۔ نوجوان اور پسے ہوئے طبقات کے لوگ مولانا حقنواز جھنگوی شہید کے ساتھ ملتے گئے۔ پھر یہ آواز پورے ملک میں پھیل گئی۔ چنانچہ مولانا حقنواز جھنگوی شیعہ کی سازش کا شکار ہوگئے۔

مولانا جھنگوی کی شہادت کے بعد جھنگ خاک و خون میں نہا گیا۔ مجلس شوریٰ کے ذریعے مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کو سپاہ صحابہؓ کا سرپرست اعلیٰ منتخب کیا گیا۔ اس وقت دستور میں نائب سرپرست کا عہدہ نہیں تھا۔ دستور میں ترمیم کر کے نائب سرپرست کے عہدہ پر مولانا ایثار القاسمی کو نامزد کیا انہوں نے ۱۹۹۰ کے انتخابات میں قومی اور صوبائی دونوں سیٹوں پر کامیابی حاصل کی ـــــ لیکن ایک سازش کے تحت انہیں بھی ۱۰ جنوری ۱۹۹۱ میں شہید کر دیا گیا۔ جھنگ کے حالات دوبارہ خراب ہوئے۔ دو ماہ کے بعد جب حالات ٹھیک ہوئے تو الیکشن کی بات ہونے لگی۔ تو پھر پانچ علماء کو شہید کر دیا گیا۔ اس کے بعد سپاہ صحابہؓ کے صوبائی اسمبلی کے امیدوار میاں اقبال حسین کو بھی گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ اس وقت تک علماء، قائدین کے علاوہ سپاہ صحابہؓ کے پچاس کے قریب نوجوان شہید ہو چکے تھے۔

ہماری معلومات کے مطابق وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں صاحب جھنگ میں بلدیاتی انتخابات نہیں کروانا چاہتے تھے۔ انتخابات میں ہماری زبردست کامیابی نے واضح کر دیا کہ سپاہ صحابہؓ کی مقبولیت سے خوفزدہ ہو کر ہی آج تک ضمنی الیکشن نہیں کروائے گئے۔

ناظر ندیم۔ حکومت نے آئی جے آئی کا ٹکٹ آپ کو کیوں نہیں دیا۔

اعظم طارق۔ ایک سازش کے تحت آئی جے آئی نے ہمارا حق نہیں دیا۔ اسکی ایک وجہ ایران کی شیعہ حکومت کا دباؤ اور دوسری وجہ مولانا سمیع الحق کا شریعت بل کے مسئلہ پر حکومت سے اختلاف تھا۔

Scanned by CamScanner

حکومت اس ٹکٹ کے ذریعے مولانا سمیع الحق کے ساتھ شریعت بل کے مسئلہ پر سودے بازی کرنا چاہتی تھی۔ اس نے ایک سرمایہ دار کو ہمارے مقابلے میں کھڑا کیا۔ اسکے تعاون کیلئے وزیروں اور مشیروں کو بھیجا گیا۔ پھر انہیں کروڑوں روپے کی گرانٹ دی ......

انجم ندیم۔ الیکشن کے دوران دھاندلی کے متعلق آپ کچھ بیان کرنا پسند فرمائیں گے۔

اعظم طارق۔ مخالف امیدوار کو سو فیصد یقین ہوگیا تھا کہ اب ہم ضرور جیتیں گے حالانکہ انکے جلسے ناکام ہوئے تھے۔ کرسیاں خالی ہوتی تھیں۔ لیکن انہوں نے کہا ہم بھرلو اور دھاندلی کے ذریعے جیت جائیں گے۔ کیونکہ حکومت ہمارے ساتھ ہے۔

اس سلسلے میں ہم نے مقامی انتظامیہ خاص طور پر چیف الیکشن کمشنر اور صدر کو تار دیئے۔ کہ وہ آئیں اور یہاں کے حالات دیکھیں ہم صدر پاکستان اور چیف الیکشن کمشنر صاحب کے بے حد مشکور ہیں کہ انہوں نے ہماری شکایات کے ازالہ کے کیلئے ہر ممکن تعاون کیا جسکی وجہ سے مقامی انتظامیہ نے ہماری معلومات کے مطابق وزراء کو دھاندلی سے معذوری ظاہر کردی۔ تو اللہ کے فضل سے ہم قومی اور صوبائی اسمبلی میں بھاری اکثریت سے کامیاب ہوگئے۔ اگر دیہاتوں میں عوام کو دبایا گیا نہ ہوتا۔ اور ہمارے ووٹر پولنگ سٹیشنوں تک آتے تو ہماری لیڈ دوگنی ہوتی۔ اسکے علاوہ مخالف امیدوار پر انتظامیہ کا دست شفقت نہ ہوتا اور وزیروں کی فوج اسکا ساتھ نہ دیتی تو وہ الیکشن ہی نہ لڑتا۔

انجم ندیم۔ کامیابی کے بعد آئندہ لائحہ عمل کیا ہے۔

اعظم طارق۔ اب جبکہ جھنگ کے ایم این اے، ایم پی اے اور بلدیہ ہمارے ہاتھ میں ہے۔ تو ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہمارے اوپر بہت بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ ہم نے جس نظریہ پر الیکشن لڑا تھا۔ وہ لفظوں میں درج ذیل ہے۔

"اصحاب رسول ﷺ کی عظمت کا تقدس اور دشمنان اصحاب رسول ﷺ کی مذمت"

اب انشاء اللہ العزیز قومی اسمبلی کا حلف اٹھانے کے بعد میں، بھرپور تیاری کے ساتھ اسمبلی میں ناموس اصحاب رسول ﷺ کا بل پیش کرونگا۔ اس کیلئے تمام مسلمان ممبران کی حمایت حاصل کی جائیگی۔ اسکے علاوہ جھنگ میں ہر طرح کے بدامنی کے اسباب ختم کرکے مستقل امن کے قیام کے لیے قدم اٹھائیں گے لیکن ہم اس میں اس وقت تک کامیاب نہیں ہوسکیں گے جب تک مقامی انتظامیہ ہمارے ساتھ تعاون نہیں کرتی۔ اور ہم وزیر اعلیٰ کی طرف سے جھنگ کے عوام کے ساتھ کئے گئے وعدوں کی ایک یادداشت حکمرانوں کو پیش کریں گے۔

سوال۔ الزام لگایا جاتا ہے کہ سپاہ صحابہؓ فرقہ پرست جماعت ہے

جواب۔ پہلے فرقہ پرستی کی تعریف کی جائے۔ فرقہ پرستی تو تب ہوگی جب فروعی باتوں کو اچھالیں۔ لیکن اگر اصولی باتوں پر آئیں اور ایک حقیقت کو واضح کریں۔ اور تبرا کے بازار کو ختم کرنے کی کوشش کریں اور اسلام کے نام پر جو کفر پھیل رہا ہے، ہم لوگوں کو اس سے آگاہ کریں۔ تو یہ ہرگز فرقہ پرستی نہیں۔

سوال۔ مستقبل میں اگر حکومت شیعوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دے تو کیا سپاہ صحابہؓ کو اپنی لائن بدلنی پڑے گی۔

جواب۔ ہماری آخری منزل شیعوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانا نہیں بلکہ ہمارا مقصد غلبہ اسلام ہے۔ چونکہ شیعہ اسلام کے راستے میں رکاوٹ ہیں اسلئے ہم پہلے شیعہ کے کفر کو عوام اسلام کے سامنے ننگا کریں گے۔

سوال۔ بعض اہل علم حضرات مولانا حقنواز کے کام کے طریقہ کار کو درست نہیں سمجھتے اسکی وجہ

جواب۔ اہل علم حضرات یہ تو کہتے ہیں کہ شیعہ کافر ہیں۔ لیکن جو یہ کہتے ہیں کہ یہ طریقہ ٹھیک نہیں تو ٹھیک ہے جہاں طریقہ کی بات ہے، طریقہ اپنا اپنا مختلف بھی ہوسکتا ہے۔

سوال۔ کیا سب سے پہلے مولانا حقنواز شہید کے اسٹیج سے کافر کافر شیعہ کافر کا نعرہ لگایا گیا۔

جواب۔ جہاں تک اس نعرے کا تعلق ہے وہ تو مولانا کے اسٹیج سے لگا۔ لیکن یہ فتویٰ ۱۲ صدیوں سے موجود ہے۔ پاکستان کے علاوہ بے شمار اسلامی ملکوں کے علماء شیعہ کے کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔

امت اسلامیہ، رسول ﷺ کے گستاخ کیلئے سزائے موت

وزیر اعلیٰ پنجاب بھی سپاہ صحابہؓ کی حمایت سے اسمبلی میں پہنچے دونوں نے الیکشن میں سپاہ صحابہؓ کے خلاف زبردست پروپیگنڈہ کیا

جن پتھروں کو ہم نے عطا کی تھی دھڑکنیں
جب دھڑکنے لگے تو ہمیں پر برس پڑے

حکومتی فوج نے جھنگ کے غیور عوام کو سبز باغ دکھانے شروع کیے حتیٰ کہ وزیر اعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں نے بھی جھنگ میں جلسہ عام سے خطاب کیا وزیر اعلیٰ نے جھنگ میں سوئی گیس اور شہریوں کیلئے دیگر مراعات کا اعلان کیا واضح رہے کہ جونیجو دور حکومت میں اس وقت کے وزیر اعظم محمد خان جونیجو نے بھی جھنگ کے ایک جلسہ عام میں سوئی گیس کی فراہمی کا اعلان کیا تھا مگر تادم تحریر یہ منصوبہ کاغذوں میں ہے۔ حکومتی وزراء نے اخبارات میں سپاہ صحابہؓ کیخلاف زہر اگلنا شروع کیا جواباً مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے کہا کہ اگر کسی وزیر نے دھاندلی کی کوشش کی اسکو زندہ بچ کر نہیں جانے دیا جائے گا سپاہ صحابہؓ کے رضاکاروں کارکنوں اور لیڈروں نے وزراء کو دھاندلی نہیں کرنے دی جس سے سپاہ صحابہؓ کے مولانا محمد اعظم طارق دونوں نشستوں پر واضح برتری سے جیت گئے

سپاہ صحابہؓ دوبئی (متحدہ عرب امارات)

سپاہ صحابہؓ دوبئی کا اجلاس صدر متحدہ عرب امارات و جنرل سیکرٹری کی زیر نگرانی کو منعقد ہوا جس میں نئے منتخب عہدیداروں اور سپاہ صحابہؓ کے کارکنوں نے بھرپور شرکت کی۔

صدر و جنرل سیکرٹری نے اجلاس میں شریک تمام حضرات کو پاراچنار میں زخمی ہونیوالے ساتھیوں کی صحت یابی کی دعا کی۔ صدر نے تفصیل سے اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسے دہشت گردی کے واقعات حکومت پاکستان کی کمزوری اور دشمنان اسلام کی مکارانہ سازش کا نتیجہ ہیں۔ جامعہ بدر العلوم حسینیہ پر دشمنان اصحاب رسول نے حملہ کیا اور مدرسہ کے تقدس کو پامال کیا۔ ایسی دہشت گرد کاروائیاں سپاہ صحابہؓ کا راستہ نہیں روک سکتی۔

میں سپاہ صحابہؓ متحدہ عرب امارات اور دوبئی کے تمام ساتھیوں کیطرف سے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہوں کہ ایسی کاروائیوں کے خلاف سخت ترین اقدام کریں۔

(نور محمد اعوان)

ترتیب: نسیم صدیقی جھنگ

۶ مارچ ۱۹۹۰ سے ۶ مارچ ۱۹۹۲ تک

قائد سپاہ صحابہ رضؓ حضرت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کی سرپرستی کے دو سال

سپاہ صحابہ رضؓ کی نشاۃ ثانیہ خدمات اور دنیا بھر میں تنظیمی ترقی کا سرسری جائزہ

امیر عزیمت مولانا حق نواز شہید نے صحابہ کرامؓ کی ناموس کے تحفظ کیلئے جس طرح جاں گسل قربانی پیش کی شیعہ کے کفر پر جس قدر مضبوط موقف اختیار کیا تھا حالات کی سنگینی سے انہیں پالا پڑا جس انداز سے انہوں نے عظیم الشان کردار پیش کیا وہ انہی کا حصہ تھا ان کے مخالفین بھی ان کی استقامت اور استقلال پر رطب اللسان ہیں وہ سپاہ صحابہؓ کے فکر کے بانی تھے انہوں نے نئے انداز سے ناموس صحابہؓ کے تحفظ کی بنیاد رکھی تھی اس بنیاد میں ان کا خون جگر شامل تھا بنیاد بڑی مستحکم تھی ابھی عمارت کھڑی نہیں ہوئی تھی صرف بنیاد رکھی گئی تھی کہ ۲۲ فروری ۱۹۹۰ کو وہ ہم سے [illegible] لئے گئے اللہ کو کچھ اور ہی منظور کہ خون ناب سے جس عمارت کی بنیاد رکھی گئی ہے اب اس پر عظیم الشان محل تیار کرنے کیلئے ایک ہی شخصیت کا انتخاب درکار تھا جو قربانی الاؤ سے بھی گذر چکی ہو علم و فضل کے زیور سے بھی آراستہ ہو خطابت و بلاغت کے بانکپن سے بھی مرصع ہو سو وہ شخصیت جانشین امیر عزیمت مولانا ضیاء الرحمن فاروقی کی صورت میں ہمیں میسر آئی مجھے اچھی طرح یاد ہے جب ۶ مارچ ۱۹۹۰ کو جامع مسجد میں قائد سپاہ صحابہؓ کا انتخاب عمل میں لایا گیا تو آپ نے اجلاس کے آغاز ہی میں کہہ دیا تھا میں ایک لمحہ کیلئے بھی اس عظیم بار کا متحمل نہیں انہوں نے انکسار لہجے میں فرمایا مولانا حق نواز کی جانشینی کوئی معمولی بات نہیں میں اس کا اپنے آپ کو اہل نہیں سمجھتا بہرحال اجلاس مذکورہ میں متفقہ طور پر علامہ ضیاء الرحمن فاروقی کو جانشین منتخب کر لیا گیا ۶ مارچ ۱۹۹۲ کو آپ کی قیادت کو دو سال کا عرصہ گذر چکا ہے اس عرصہ میں سپاہ صحابہؓ کہاں سے کہاں پہنچ گئی جس جماعت کو ملک میں بھی اکثر لوگ نہیں جانتے تھے اس کی صدائیں دنیا کے ڈیڑھ درجن ممالک میں بلند ہونے لگیں اس سلسلے میں جماعت طائرانہ نظر سے اپنی چند اہم خدمات کا ذکر کیا جاتا ہے جو قائد سپاہ صحابہؓ صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت ہیں سپاہ صحابہؓ کی دو سالہ ترقی پر غور کرنے والا ہر انسان یہ بات کہے گا کہ دو سال سپاہ صحابہؓ کی نشاۃ ثانیہ کے طور پر آپ کے اعلیٰ کارناموں کا منہ بولتا ہوا ثبوت ہیں

ماہنامہ خلافت راشدہ کا اجراء

عصر حاضر میں کوئی بھی جماعت نشر و اشاعت کے بغیر ایک قدم آگے نہیں بڑھ سکتی چنانچہ قائد سپاہ صحابہؓ چونکہ خود کئی کتابوں کے مصنف اور نامور صاحب قلم ہیں لہٰذا ان کی نگرانی میں ۱۵ مارچ ۱۹۹۰ء سے ماہنامہ خلافت راشدہ کا آغاز ہوا مالی وسائل کی شدید قلت اور نامناسب حالات کے باوجود یہ مجلہ تاحال جاری و ساری ہے بارہا حکومت کی بندشوں اور طباعت سے چھاپہ خانوں کے انکار اور چھاپوں کی وجہ سے بھی اس رسالہ کا جاری رہنا ایک زندہ جاوید کارنامہ ہے جن لوگوں کو معلوم ہے کہ رسالہ جاری کرنے میں کس قدر مشکلات ہوتی ہیں وہ اس کی اہمیت سے بخوبی واقف ہیں

سپاہ صحابہ رضؓ کے لٹریچر کی اشاعت

آپ ہی کے دور میں پہلی مرتبہ سپاہ صحابہؓ کے دستور اور نصب العین پر مشتمل دو پمفلٹ ایک لاکھ کی تعداد میں شائع ہو کر دنیا بھر میں پھیلائے گئے علاوہ ازیں قائد سپاہ صحابہؓ کی تین کتابیں انگریزی اور عربی میں بھی شائع ہوئیں

۱۔ مولانا حق نواز شہید کی جدوجہد اور نصب العین (اس کا عربی اور انگریزی ترجمہ ہو چکا ہے)

۲ جو شیعہ کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہے (دیوبندی علماء کے فتاویٰ جات)

۳ سپاہ صحابہؓ کے اغراض و مقاصد

۴ صحابہ کرامؓ کا مختصر تعارف

۵ مولانا حق نواز کا پیغام ملت اسلامیہ کے نام

۶ افسران حکومت کے نام ایک اہم خط

۷ دستور (سپاہ صحابہؓ) وغیرہ

یہ لٹریچر مختصر ہدیہ کے ساتھ مرکزی دفتر جھنگ سے ہر وقت دستیاب ہے

مرکزی مجلس عاملہ کی تکمیل اور مجلس شوریٰ کا قیام شہید قائد کی قید و بند کی مجبوریوں اور مشکلات کے باعث آپ کی شہادت تک مرکزی مجلس عاملہ کے نصف سے زائد عہدیدار بھی ابھی مکمل نہیں ہوئے تھے کہ علامہ فاروقی نے پہلے ہی اجلاس میں مرکزی مجلس شوریٰ کا قیام عمل میں دے دیا تاحال اس کے تین اجلاس منعقد ہو چکے ہیں

صوبوں اور ڈویژن اور اضلاع کی باڈیوں کی تشکیل

دو سالوں میں سپاہ صحابہؓ کی صوبائی باڈیاں تشکیل دی گئیں قائد سپاہ صحابہؓ کے خصوصی حکم اور دستور میں ترمیم کے ذریعے ڈویژنل سطح پر سپاہ صحابہؓ کی شاخیں قائم کی گئی اسطرح ملک بھر میں تمام اضلاع کی سطح پر تنظیمیں مکمل ہو چکی ہیں۔ اگرچہ مولانا حق نواز شہید کی زندگی میں بھی قائد سپاہ صحابہؓ نے ملک بھر میں سپاہ صحابہؓ کی تشکیل میں نمایاں کردار ادا کیا تھا باضابطہ تنظیموں کی تشکیل شہید قائد کی زندگی میں بھی شہید قائد کے حکم پر آپ ہی نے کی تھیں مولانا حق نواز شہید کی مسلسل نظر بندی اور گرفتاری کے دوران آپ نے نمایاں طور پر بڑی جرات کے ساتھ قائم مقامی کا حق ادا کیا

Scanned by CamScanner

تھا تاہم علامہ فاروقی کی صلاحتیں شہید قائد کے بعد واضح انداز میں قوم کے سامنے آئیں صاحب قلم ہونے کی وجہ سے اخباری بیانات سے لیکر مختلف مضامین کی صورت میں سپاہ صحابہؓ کے کام کو بام ثریا تک پہنچا دیا گیا ہے دنیا کا کوئی خط ایسا نہیں جہاں جماعت کا نام اور کام پہنچ نہیں گیا

سپاہ صحابہ رض کی سپریم کونسل کا قیام

ملک بھر میں علماء سے مستقل رابطہ اور تعلق اور بریلوی دیوبندی اہلحدیث علماء کے تعاون سے اور محنت سے حضرت مولانا ضیاء القاسمی کی قیادت میں سپریم کونسل کا قیام عمل میں لایا گیا

حضرت قاسمی صاحب کی شفقت و محبت اور سپاہ کے کارکنوں سے قلبی لگاؤ شہید قائد کے دور ہی سے مثالی رہا اب ان کی مستقل سرپرستی کے ذریعے علماء کے ایک بڑے طبقے کو سپاہ کے مشن سے ہم آہنگ کرنا قابل قدر کارنامہ ہے

اہم کانفرنس کا انعقاد اور مشن جھنگوی کی صدائے بازگشت

قائد سپاہ صحابہؓ نے ۶ مارچ کو سرپرستی کا عہدہ سنبھالتے ہی سب سے پہلا کام یہ کیا کہ خود مولانا حق نواز شہید ۱۹ مارچ کو مینار پاکستان پر دفاع صحابہؓ کانفرنس کا اعلان کر چکے تھے اس کے انعقاد کا اعلان کر دیا اگرچہ اس مختصر ترین وقت میں اتنی بڑی کانفرنس ممکن نہ تھی تاہم ۶ مارچ سے لیکر ۱۹ مارچ تک قائد نے ایک دن بھی چین نہ لیا اور پہلی تاریخی کانفرنس پنجاب کے دارالحکومت لاہور میں منعقد کر کے ملک گیر سطح پر سپاہ صحابہؓ کا ایج بنا کر دکھایا اس کے بعد ۲۹ مئی کو آل پاکستان دفاع صحابہؓ کانفرنس تالاب کمپنی گراونڈ جھنگ میں منعقد کی جس میں ڈیڑھ لاکھ سے زائد سپاہ صحابہؓ کے کارکن شریک ہوئے جنہوں نے سپاہ صحابہؓ پاکستان کے مشن کی خاطر جان قربان کرنے کا عہد کیا اسطرح اگلے سال فروری میں ہونے والی حق نواز شہید کانفرنس جب خلیج کی جنگ کی وجہ منسوخ ہوئی اور ۹ جون کو انٹرنیشنل حق نواز کانفرنس کا اعلان ہوا تو اس کے انعقاد کی شدید دشواریوں کے باوجود اپنے موقف پر قائم رہتے ہوئے اسلام آباد میں تاریخ ساز کانفرنس منعقد کی جہاں ایک طرف سپاہ صحابہؓ عالمی سطح پر نمایاں ہوئی وہاں حکومتی حلقوں میں سپاہ صحابہؓ کے بارے میں منفی تاثرات بھی فرو ہوئے اعلیٰ حکومتی ایوانوں میں سپاہ صحابہؓ کی آواز بڑی سنجیدگی سے سنی گئی غیر ملکی ذرائع ابلاغ نے پہلی مرتبہ سپاہ صحابہؓ کی تحریک اور مشن پر روشنی ڈالی

سپاہ صحابہ رض سٹوڈنٹس سپاہ صحابہ رض خواتین کا قیام

قائد سپاہ صحابہؓ نے سرپرستی کے تیسرے ماہ ملک بھر میں یونیورسٹی کالجوں اور سکولوں کے طلبہ کیلئے سپاہ صحابہؓ سٹوڈنٹس کے باقاعدہ قیام کا اعلان کر کے ایک بڑی قوت کو سپاہ صحابہؓ کے مشن سے روشناس کرانے کا تاریخی کارنامہ سرانجام دیا اس طرح باضابطہ طور پر سپاہ صحابہؓ طالبات کا قیام بھی عمل میں لایا گیا

ایک سال قبل ۱۹۹۱ء کے آغاز میں پاکستان سنی اساتذہ کے نام سے لیکچرارز اور تعلیمی اداروں کے اساتذہ کیلئے علیحدہ فورم تشکیل دیا

غیر ممالک میں جھنگوی شہید کے مشن کا فروغ

قائد سپاہ صحابہؓ نے دو سالوں میں دنیا کے ڈیڑھ درجن ممالک اور ریاستوں میں خود جا کر سپاہ صحابہؓ کی تشکیل کی آپ کی کتاب انگریزی زبان میں خمینی ازم اور اسلام

اور ———— دی سزگل آف مولانا حق نواز کے ذریعے دنیا کے مختلف خطوں میں سپاہ صحابہؓ کے موقف کو پیش کیا گیا

۱۔ برطانیہ (باضابطہ دسمبر ۹۰ بمقام لندن)
انگلینڈ = سکاٹ لینڈ = مڈلینڈ = = ویلز
۲۔ متحدہ عرب امارات (باضابطہ تشکیل ستمبر ۱۹۹۱ء
ابوظہبی = = الجیر ہ = = دبئی = = بمقام دبئی)
راس الخیمہ الشان = = العین = =
۳۔ سعودی عرب ۱۹۹۰ء بموقع حج مکہ مکرمہ = =
مدینہ منورہ = طائف = =
۴۔ بنگلہ دیش (باضابطہ تشکیل ۳ فروری ۱۹۹۱ء بمقام سلہٹ)
۵۔ امریکہ باضابطہ تشکیل (شکاگو دسمبر ۱۹۹۱ء)
۶۔ ہانگ کانگ (بمقام خاص ۱۹۹۰ء اپریل)
۷۔ افغانستان (خوست دسمبر ۱۹۹۰ء)

علاوہ ازیں اب تک بھارت، افریقہ، قطر، بحرین، کویت، ایرانی بلوچستان، میں بھی سپاہ صحابہؓ کی شاخیں قائم ہو چکی ہیں۔

قائد کی کوشش ہے کہ دنیا کے ہر خطے میں ہر زبان میں سپاہ صحابہؓ کا لٹریچر اور شہید قائد کی تقاریر ڈب کرا کر عام کی جائیں۔

رجال کار کی تشکیل اور قابل قدر افراد کا تعین

محدود وسائل اور مشکلات کے باوجود قائد سپاہ صحابہؓ نے مختلف مواقع پر سپاہ صحابہؓ کی دوسری اور تیسری قیادت کو نمایاں کیا، سرپرست اعلیٰ منتخب ہوتے ہی آپ نے سپاہ صحابہؓ کے دستور میں ترمیم کر کے نائب سرپرست اعلیٰ کے عہدہ پر مولانا ایثار القاسمی شہید کو کھڑا کیا جب کہ اس سے قبل دستور میں نائب سرپرست اعلیٰ کا عہدہ موجود نہیں تھا۔

اس وقت اگرچہ کئی اصحاب نے اختلاف کیا اور ناتجربہ کاری کے طعنے بھی دیئے تاہم دنیا نے دیکھا کہ مولانا ایثار القاسمی نے اپنی خداداد صلاحیتوں کے پیش نظر ایک طرف جہاں مولانا حق نواز شہید کے مسلک کا حق ادا کیا وہاں اسمبلی میں پہنچ کر گرجدار لہجے سے دنیا بھر کو اپنی طرف متوجہ کر لیا۔

قاسمی شہید کے فوراً بعد قائد سپاہ صحابہؓ نے ۱۹۹۱ء کو مولانا محمد اعظم طارق کو انکی جگہ کھڑا کر دیا۔ اسطرح سپاہ صحابہؓ سے حضرت مولانا علی شیر حیدری جیسے اعلیٰ مناظر اور پائے کے خطیب کا انتخاب بھی قائد سپاہ صحابہؓ کی نظر قدر شناس کا حصہ ہے۔

سیاسی پالیسی اور خارجہ پالیسی

کسی جماعت کیلئے سب سے زیادہ اہم بات یہ ہوتی

Scanned by CamScanner

ہے کہ اسکے مخالف کم سے کم ہوں شہید قائد کا یہی مشن تھا، آپ نے جس شاہراہ پر قدم رکھا تھا قائد سپاہ صحابہؓ اس سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے بلکہ اس کام کو آگے بڑھایا۔

جمعیت علماء اسلام کے دونوں دھڑوں کے اختلاف میں سپاہ صحابہؓ کو کسی معاملے میں بھی فریق بننے نہیں دیا۔ جماعت کی پالیسی کو دونوں دھڑوں کے اکابرین کیلئے یکساں بنایا انکے احترام کو لازم قرار دیا۔ بریلوی دیوبندی اہلحدیث علماء ومشائخ سے نیازمندانہ تعلق قائم رکھا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ آج ملک بھر میں بریلوی دیوبندی اہلحدیث نوجوانوں کی اکثریت سپاہ صحابہؓ کے ساتھ شانہ بشانہ چل رہی ہے۔ کئی افراد نے آپ پر تنقید بھی کی۔ جھوٹے الزام لگانے سے بنیاد باتیں شائع کیں آپ نے دو ایک الزام کا جواب خاموشی کے تیر سے دیا۔

خلیج کی جنگ میں بھی سپاہ صحابہؓ کو کسی گروپ میں نہیں الجھایا۔ ہر اعتبار سے عالم اسلام کی امنگوں کی ترجمانی کی۔ ہر موقع پر اخباری بیانات اور پریس کے رابطے کے ذریعے کارکنوں کو ہر موڑ پر حوصلہ دیا چاروں طرف سے مخالفتوں کے باوجود جوش میں آکر اپنوں سے نہیں الجھے، اہلسنت کے باہمی اختلاف اور اپنوں کی رقابتوں میں خاموشی کیساتھ جماعت کو بچا کر لے گئے۔

جرات مندانہ کردار

حضرت مولانا حقنواز کی شہادت کے بعد سے لیکر آج تک ۵۲ کارکن شہید کئی سوزخمی اور بے شمار افراد جیلوں کی نذر ہوئے، قائد سپاہ صحابہؓ خود تین مرتبہ قاتلانہ حملوں میں بال بال بچے، تاہم کسی مشکل اور تکلیف میں بھی آپ نے حوصلہ نہیں ہارا جھنگ میں برستی گولیوں اور دھکتے ہوئے بازاروں میں بھی جرات کا مظاہرہ کیا، ایسے حالات میں جبکہ ملک کے بڑے بڑے سیاستدان، خطیب جھنگ کا رخ کرتے ہوئے ڈرتے تھے قائد نے ہر گلی اور ہر چوک میں خود جاکر کارکنوں کا حوصلہ بڑھایا ملک بھر میں جہاں بھی کارکن شہید یا زخمی ہوئے آپ فی الفور ہر جگہ خود تشریف لے گئے۔ ہسپتالوں میں خود جاکر عیادت کی۔ کارکنوں سے محبت کرنے والے اسی کردار کو زندہ کیا جسکا مظاہرہ مولانا حقنواز شہید کرتے تھے قائد کا یہ اصول ہر کارکن کیلئے نمونہ کیا ہے

"لہجہ نرم رکھو موقف سخت رکھو"

تاریخ ساز اقدام

اس اقدام سے یقیناً حضرت قائد جھنگوی شہید کی روح پر فتوح مسرور ہوگی جسکے مطابق ۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء کو قائد سپاہ صحابہؓ نے وزیر اعظم پاکستان کے سامنے ملک بھر کی تمام جماعتوں کی موجودگی میں سپاہ صحابہؓ کا موقف پیش کیا۔ پاکستان کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی وزیر اعظم کے سامنے اس طرح کھلے انداز میں خمینی کے کفریہ عقائد اور شیعہ کی سرگرمیوں کا تذکرہ کیا گیا۔ بار بار حکومت کی طرف سے روکنے کے باوجود قائد نے نہایت جرات کے ساتھ گورنر ہاؤس کے پورے ہال میں شیعہ کتابیں پیش کرکے وزیر اعظم پاکستان کے سامنے شیعہ کی ۱۰۰ کے قریب قابل اعتراض کتابوں کے فوٹو سٹیٹ پر ۲۲۰ صفحات پر مشتمل ایک یادداشت پیش کی اسطرح حقیقت پہلی مرتبہ آشکار ہوئی کہ شیعہ کی قابل اعتراض کتابیں یہودیوں عیسائیوں اور ہندوؤں سے بھی بدتر ہیں۔ ابتداء میں وزیر اعظم نے قائد کی باتوں کو دھوکا سمجھا لیکن اصل کتب پیش کی گئیں تو فوراً مولانا عبدالستار نیازی کی نگرانی میں ان کتابوں کی ریسرچ پر ایک کمیٹی قائم کردی گئی۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ ۲۰ جنوری ۱۹۹۲ء کو اسی کمیٹی نے اسلام آباد میں حضرت مولانا ضیاء القاسمی کی طرف سے پیش کیا جانے والا سپاہ صحابہؓ کا مطالبہ مان لیا کہ صحابہ کرامؓ کے گستاخ کو سزائے موت دی جائے اب یہ سفارشات آئین کا حصہ بننے کیلئے وزیر اعظم کو بھیج دی گئی ہیں۔

وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف کے سامنے موقف کی وضاحت کے بعد قائد سپاہ صحابہؓ نے جنگ فورم لاہور میں ملک بھر کی تمام جماعتوں کی موجودگی میں جسطرح صحابہؓ کا موقف پیش کیا اس سے شیعہ ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی۔ قائد سپاہ صحابہؓ کی تقریر کے بعد حضرت مولانا عبدالقادر روپڑی نے آپ کا ماتھا چوم لیا۔ علامہ طاہر القادری نے کھڑے ہوکر آپکے موقف کی تائید کردی۔

فنڈز کے حصول کیلئے انقلابی حکمت عملی

سپاہ صحابہؓ کی مالی مشکلات کو دور کرنے کے لئے قائد سپاہ صحابہؓ نے کارکنوں کیلئے ۵۰ روپے کی سالانہ امدادی فنڈ اسکیم جاری کی جس سے مالی مشکلات پر قابو پالیا گیا ہے

سپاہ صحابہ رض ویلفیئر ٹرسٹ

اسی طرح زکوٰۃ اور عطیات کی مدوں کو علیحدہ کرکے مسجی فنڈ اور مقدمات، بیوگان، شہداء کیلئے زکوٰۃ وصدقات کا فنڈ علیحدہ کرکے سپاہ صحابہؓ ویلفیئر ٹرسٹ قائم کردیا گیا۔ اس ٹرسٹ میں ممتاز کاروباری حضرات پر مشتمل لاہور میں ایک مالیاتی کمیٹی قائم کی گئی ہے جو جملہ رقوم کی ترسیل اور وصولی کی نگران ہوگی۔ اس ٹرسٹ کے ساتھ ساتھ اہم مقدمات کی پیروی کیلئے ایک اعلیٰ سطحی کمیٹی قائم کی گئی ہے۔ جو ملک بھر کے تمام اہم مقدمات کی نگرانی ہوگی۔ جسکے نگران شیخ اشفاق ہونگے۔

۴ مارچ ۱۹۹۲ء الیکشن کی کامیابی

ساری دنیا جانتی ہے کہ اس الیکشن میں مولانا اعظم طارق کی کامیابی میں قائد سپاہ صحابہؓ کی صلاحیتوں نے کس قدر کامیابی سے ہمکنار کیا ہے

ابتدائی دو سال کے بعد آئندہ عزائم

قائد سپاہ صحابہؓ مولانا ضیاء الرحمن فاروقی نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ وہ جماعت کو منظم کرنے اور ملک کے ہر طبقے میں سپاہ صحابہؓ کی تشکیل کیلئے انقلابی لائحہ عمل اختیار کر رہے ہیں انہوں نے کہا اس سلسلے میں بہت جلد وہ انقلابی حکمت عملی کا اعلان کریں گے۔

قائد سپاہ صحابہؓ کے مطابق آئندہ اولین ترجیحات حسب ذیل ہونگی۔

۱۔ ملک اور بیرون ملک سپاہ صحابہؓ کے تنظیمی ڈھانچوں کی دیکھ بھال

۲۔ لاہور میں مرکزی سیکریٹریٹ کا قیام

۳۔ پریس کا قیام اور صفت روزہ کا اجراء۔

۴۔ کراچی، اسلام آباد، امریکہ، برطانیہ، فرانس، میں رابطہ دفاتر کا قیام۔

۵۔ اردو، عربی، انگریزی میں وسیع لٹریچر کی اشاعت

یا اللہ مدد

ممبر الیکشن میں

مولانا محمد اعظم طارق

کی شاندار کامیابی پر انہیں مبارکباد پیش کرتے ہیں اور اُمید کرتے ہیں۔ کہ وہ اسمبلی میں پہنچ کر اصحابِ رسولؐ کی عظمت اور دشمنانِ اصحابِ رسولؐ کی مذمت کے مشن کی تکمیل کیلئے آواز بلند کریں گے۔

منجانب: عنایت اللہ بلوچ، راجہ محمد اکرم الطائف سعودی عرب

یا اللہ مدد

میرے دل کی گہرائیوں سے

مولانا محمد اعظم طارق

کو ایم این اے اور ایم پی اے

بننے پر مبارکباد پیش کرتا ہوں

منجانب

- حافظ محمد عمر فاروق ــــ امریکہ
- چوہدری ازہر علی صدر سپاہ صحابہؓ شکاگو امریکہ
- لیاقت علی سیکرٹری 〃 〃 〃 〃

یا اللہ مدد

یہ سب تمہارا کرم ہے آقا کہ بات اب تک بنی ہوئی ہے۔

میں ساؤتھ پیسفک کے تمام مسلمانوں کی طرف سے قومی، صوبائی اسمبلی کے الیکشن میں عظیم الشان کامیابی پر

مولانا محمد اعظم طارق کو مبارکباد پیش کرتا ہوں...

منجانب: عبداللطیف نعمانی صدر مسلم تنظیم اتحاد العالمی ساؤتھ پیسفک مرکزی دفتر فجی آئی لینڈ

Scanned by CamScanner

یا اللہ مدد

ھم

ضمنی انتخابات قومی اسمبلی حلقہ ۶۸

اور صوبائی اسمبلی حلقہ ۶۵ میں سرکاری

امیدوار کو عبرتناک شکست سے دوچار کرنے پر

نائب سرپرست سپاہ صحابہ (رض)

جانشین ایثار القاسمی

حضرت مولانا

محمد اعظم طارق

کو

دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں؟

منجانب

صوفی گروپ آف انڈسٹریز

(جھنگ)

Scanned by CamScanner

یا اللہ مدد

کافر ہے تو شمشیر پہ کرتا ہے بھروسہ

مومن ہے تو بے تیغ بھی لڑتا ہے سپاہی

سپاہ صحابہ رض خانگڑھ کے تمام کارکنوں کی طرف سے

ہم

مولانا محمد اعظم طارق کو

قومی و صوبائی اسمبلی کے الیکشن میں عظیم کامیابی پر

مبارکباد پیش کرتے ہیں

منجانب سردار محمد عباد ڈوگر نائب صدر سپاہ صحابہ رض ضلع مظفر گڑھ

چیئرمین بلدیہ خانگڑھ

Scanned by CamScanner